بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# ردِ قادیانیت

# انتساب

"خاتم النبیین حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شانِ محبوبیت کے نام"
کہ جن کی نظرِ کرم کے بغیر یہ کائنات کچھ بھی نہیں۔

# اظہارِ تشکر

میں سب سے پہلے مالک کل کائنات اللہ تعالیٰ اور وجہِ کائنات ، فخرِ موجودات، خاتم النبیین ، رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور شکر گزار ہوں کہ جن کے خصوصی کرم اور مدد سے یہ کتابچہ پایا تکمیل تک پہنچا ۔

اس کے بعد میں اُن تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں کہ جن کی محنت اور خصوصی توجہ سے اس سارے مواد کو اکٹھا کر کے ایک کتابی شکل کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے ۔

مالک کریم تمام دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

آمین ۔

والسلام

# پڑھنے والوں کے لیے

ختمِ نبوت پر متعدد کتب، بیشمار مکالمے، مباحثے، مناظرے اور مجادلے ہو چکے ہیں اس کتابچے میں کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ دور کے تناظر میں لکھا جائے۔
نفسا نفسی کے اس عالم میں جہاں کتابیں پڑھنے والے کم ہورہے ہیں وہیں انٹرنیشنل نیٹ ورک استعمال کرنے والوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے ۔سوشل میڈیا پر بدعقیدہ لوگ عام فہم مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں ہیں اس وجہ سے یہ پی ڈی ایف کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے۔
ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنا دلیل، بغیر کسی حیلُ حجت اور تاویل کے آخری نبیﷺ مانتے ہیں اور جو نبی کریمﷺ کو آخری نبی نہ مانے اسکو مسلمان نہیں سمجھتے۔
اس کتابچے میں قادیانی مرتدین کے مکر سے لبریز اعتراضات اور سوالات کے جواب لکھے گئے ہیں قوی امید ہے کہ ایک مرتبہ اس کتابچے کا مطالع کرلینے والا اس فتنے سے اس قدر باخبر ہوجائیگا کہ نہ صرف خود مرتدین کے مکروں سے بچ جائے گا بلکہ اپنے حلقہ احباب کو بھی بچا پائے گا۔
ان شاءاللہ۔
بحیثیت انسان غلطی کا احتمال موجود ہے۔
اگر کوئی غلطی دیکھیں تو اس بات کا یقین کرتے ہوئے کہ یہ غلطی دانستہ نہیں کی گئی ، اطلاع فرمائیں، تا کہ تصحیح کی جا سکے ۔

**تحریر و تحقیق:۔**
عامر شہزاد (گجر ملنگ)
**(و اراکینِ طلوعِ سحر گروپ)**

## تمہید:۔

حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں!
ارشادِ ربّانی!
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ-وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا
ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔
(الاحزاب:40)

## احادیث کی روشنی میں!

نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلمؐ نے ارشاد فرمایا: میری اور تمام انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے آس پاس چکّر لگا کر کہنے لگے :ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ ( کی جگہ خالی ہے جو کھٹک رہی ہے) تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں۔(مسلم،ص965،حدیث:5959)

فَاِنِّیْ آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ۔
بےشک میں سب نبیوں میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے (جسے کسی نبی نے خود تعمیر کیا ہے!
(مسلم،ص553،حدیث:3376)

مجھے انبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی:
(1)مجھے جامع کلمات دیئے گئے ۔

(2)رُعب طاری کرکے میری مدد کی گئی ۔
(3)میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا ۔
(4)میرے لئے ساری زمین پاک اور صلاۃ کی جگہ بنادی گئی۔
(5)مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ۔
(6)مجھ پر نبوت ختم کردی گئی۔
(مسلم، ص210، حدیث:1167)

اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِی وَلَا نَبِیَّ!
بے شک رِسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔
( ترمذی،4/121،حدیث:2279)

اَنَا آخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ!
میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری اُمّت ہو
(ابنِ ماجہ، 4/414، حدیث: 4077)

اَنَا مُحَمَّدٌ، النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ، اَنَا مُحَمَّدٌ، النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ، ثَلَاثًا، وَلَا نَبِیَّ بَعْدِی!
میں محمد ہوں، اُمی نبی ہوں تین مرتبہ ارشاد فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں
(مسند احمد، 2/665، حدیث:7000)

بنی اسرائیل کا نظامِ حکومت اُن کے اَنبیائے کرام علیہمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی جاتا تو اس کے بعد دوسرا نبی آتا تھا اور میرے بعد تم میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا
(مصنف ابن ابی شیبۃ،8/615،حدیث:152)

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِی اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قِیْلَ: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرَی لَه!

یعنی نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں۔ عرض کی گئی: بشارتیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا:اچھا خواب کہ آدمی خود دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے
(معجم کبیر، 3/179، حدیث:3051)

**اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَلَا فَخْرَ!**
یعنی میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں اور یہ بطورِ فخر نہیں کہتا۔
(معجم اوسط، 1/63، حدیث:170، تاریخِ کبیر للبخاری، 4/236، حدیث:5731)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلمؕ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے پہلے ہی ارشاد فرما دیا تھا :
''عنقریب میری اُمّت میں تیس (30)کذّاب(یعنی بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے، ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے
(ابوداؤد، 4/132، حدیث: 4252)

**مستند مفسرین کا عقیدہ!**
ابو منصور ماتریدی اپنی تفسیر ''تاویلات اہل السنۃ'' میں لکھتے ہیں۔
جو کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؕ کے بعد نبی کے آنے کا دعویٰ کرے تو اس سے کوئی حجت و دلیل طلب نہیں کی جائے گی بلکہ اُسے جھٹلایا جائے گا کیونکہ رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؕ فرما چکے ہیں:لَا نَبِیَّ بَعْدِي یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
( تاویلات اہل السنۃ،8/396، تحت الآیۃ:40)

صاحبِ زادُ المسیر ابوالفرج عبدُالرّحمٰن بن علی جوزی لکھتے ہیں: '' خَاتَمُ النَّبِیّٖن '' کے معنی آخِرُالنّبیین ہیں، حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کریم محمّدِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؕ کے ذریعے سلسلۂ نُبُوَّت ختم نہ فرماتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؕ کا بیٹا حیات

رہتا جو ان کے بعد نبی ہوتا۔
( زاد المسیر،6/393، تحت الآیۃ: 40)

الجامع لاحکامِ القراٰن میں امام ابوعبدُاللہ محمد بن احمد قُرطبیؒ لکھتے ہیں:'' خَاتَمُ النَّبِیّٖن'' کے یہ الفاظ تمام قدیم و جدید علمائے اُمّت کے نزدیک مکمل طور پر عُموم(یعنی ظاہری معنٰی) پر ہیں جو بطورِ نصِ قطعی تقاضا کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اور خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے ختم نبوت کے خلاف دوسرے معنٰی نکالنے اور تاویلیں کرنے والوں کا رَد کرتے ہوئے امام قُرطبیؒ لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ اِلحاد یعنی بے دینی ہے اور ختمِ نُبُوَّت کے بارے میں مسلمانوں کے عقیدہ کو تشویش میں ڈالنے کی خبیث حرکت ہے، پس ان سے بچو اور بچو اور اللہ ہی اپنی رحمت سے ہدایت دینے والا ہے۔
( تفسیر قرطبیؒ،جز14، 7/144، تحت الآیۃ:40)

تفسیر لُبابُ التاویل میں حضرت علاءُالدّین علی بن محمد خازِن لکھتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنی ہیں کہ اللہ کریم نے ان پر سلسلۂ نُبُوَّت ختم کردیا پس ان کے بعد کوئی نبوت نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی اور نبی ہے۔ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:کیونکہ اللہ کریم جانتا تھا کہ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں اسی لئے آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؐ کو کوئی ایسی مذکر اولاد عطا نہ فرمائی جو جوانی کی عمر کو پہنچی ہو اور رہا حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا میں سے ہیں جو آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؐ سے پہلے دنیا میں تشریف لاچکے اور جب آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے تو شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے اور انہی کے قِبلہ کی جانب منہ کرکے نماز پڑھیں گے گویاکہ آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؐ کی اُمّت سے بھی ہوں گے ۔
( تفسیر خازن،3/503، تحت الآیۃ:40)

صاحبِ تفسیرِ فتح الرحمن مجیر الدین بن محمد علیمیؒ مقدسی حنبلی (وفات: 927ھ) فرماتے ہیں: خَاتَمُ النَّبِیّٖن کے معنٰی ہیں نبیوں میں سے آخری یعنی آپ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلمؐ کے بعد ہمیشہ کے لئے دروازۂ نبوت بند ہوگیا اور کسی کو بھی نبوت نہیں دی جائے گی اور رہا عیسیٰ علیہ السَّلام کا تشریف لانا تو وہ تو ان انبیا

میں سے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پہلے دنیامیں تشریف لاچکے۔
( فتح الرحمٰن،5/370، تحت الآیۃ:40)

اللہ القادر ہمیں عقیدہ ختمِ نُبُوّت کی حفاظت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر محاذ پر مسلمانوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے تحت نیکی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے کی ہمت عطا فرمائے!

آمین!

# "پہلا حصہ"

## "قادیانیوں کے سوال اور اُن کے جواب"

**سوال نمبر 1:**
مرزائی کہتے ہیں کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں، صومُ صلاۃ آپ کی طرح ادا کرتے ہیں، قبلہ کی طرف رخ بھی کرتے ہیں، زکٰوۃ بھی دیتے ہیں اور مسلمانوں کی طرح جانور ذبح کرتے ہیں، تو پھر ہمیں کافر کیوں کہا جاتا ہے؟

**پہلا جواب:۔**
مسلمان ہونے کے لئے پورے اسلام کو ماننا ضروری ہے۔ جب کہ کافر ہونے کے لئے پورے اسلام کا انکار کرنا ضروری نہیں۔
دین کے کسی بھی ایک مسئلہ اور ایک جزء کے انکار کرنے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے۔
اگر کسی نے دین کے ایک ضروری مسئلہ کا انکار کر دیا تو وہ کافر ہو جائے گا، چاہے کروڑ دفعہ وہ کلمہ کیوں نہ پڑھتا ہو۔ یا صلاۃ ادا کرنے والا، حاجی اور زکٰوۃ دینے والا ہی کیوں نہ ہو۔

**اس کی مثال یوں ہے؛**
جیسے ایک دیگ میں چار من دودھ ہو، اس کے پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ پورے کا پورا پاک ہو ناپاک ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ چارمن شراب اس میں ڈالی جائے تب وہ ناپاک اور پلید ہو بلکہ ایک تولہ شراب سے بھی چارمن دودھ ناپاک ہو جائے گا لہٰذا معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص دین کے کسی ایک امر اور کسی ایک مسئلہ کا انکار کر دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔
مرزائی صرف کسی ایک مسئلہ کا نہیں بلکہ کئی ضروریات دین کا انکار کرتے ہیں، اس لئے وہ مرتد ہیں۔
مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے چاہے وہ کروڑ دفعہ ہی کلمہ کیوں نہ پڑھیں تب بھی مرتد ہیں۔

**دوسرا جواب؛**

مسیلمہ کذاب اور اس کی پارٹی کے لوگ صلاۃ ادا کرتے تھے، اذان دیتے تھے، کلمہ بھی پڑھتے تھے، مسلمانوں کے قبلہ کی طرف رخ بھی کرتے تھے، اورمسلمانوں کا ذبیحہ بھی کھاتے تھے۔
غرض یہ کہ تمام مسلمانوں کا اور مسیلمہ کذاب کا دین کے دیگر مسائل میں اختلاف نہ تھا،
صرف ایک مسئلہ میں اختلاف تھا، وہ یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کہتے تھے کہ حضور علیہ السلام ہی نبی ہیں اور آخری نبی ہیں۔
جب کہ مسیلمہ کہتا تھا حضور علیہ السلام بھی نبی ہیں اور حضور علیہ السلام کے بعد میں بھی نبی ہوں، تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے ارشاد فرمایا: مسیلمہ! تو نے حضور علیہ السلام کے بعد جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرکے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ اب تیری کوئی نیکی نیکی نہیں رہی۔
جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے بعد تو کافر ہے، اب نہ تیرے کلمہ کا اعتبار نہ صلاۃ وغیرہ کا! اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اس کے ساتھ جنگ کی اسے اور اس کی پارٹی کو جہنم رسید کیا۔
بعینہ اسی طرح مرزاقادیانی ملعون کا دعویٰ نبوت کاذبہ، اور مرزائیوں کا اسے نبی مان لینا یہ وہ جرم عظیم ہے جس کے ہوتے ہوئے مرزاقادیانی ملعون کی اور مرزائیوں کی کوئی نیکی نیکی نہیں رہی۔
جس طرح مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والے باوجود کلمہ پڑھنے کے کافر ہوئے اسی طرح مرزائی بھی کلمہ پڑھنے کے باوجود مرتد کافر ہیں۔

**تیسرا جواب؛**

مرزائیوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں، غلط ہے! اس لئے کہ کلمہ کا مفہوم مسلمانوں کے نزدیک اور ہے، اور قادیانیوں کے نزدیک اور۔ وہ اس طرح کہ کلمہ طیبہ کے دوسرے جز ''محمد رسول اللہ ﷺ سے مسلمانوں کے نزدیک صرف اور صرف حضور سرورکائنات، خاتم النبیین علیہ السلام کی ذات اقدس ہی ہے۔
اس مفہوم میں کسی اور کی شراکت کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جب کہ قادیانیوں کے نزدیک کلمہ طیبہ کے اس دوسرے جز ''محمد رسول للہ'' سے مراد مرزاقادیانی ملعون ہوتا ہے۔
چنانچہ مرزاقادیانی کا بیٹا ''مرزابشیر احمد'' اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں لکھتا ہے: ''مسیح موعود (مرزاغلام احمد قادیانی۔ ناقل) کی بعثت کے بعد ''محمد رسول للہ'' کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی۔
لہٰذا مسیح موعود کے آنے سے نعوذ باللہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول للہ'' کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔'' (کلمۃ الفصل ص۱۵۸)
اس عبارت سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ کا مفہوم قادیانیوں کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اس عبارت والا مفہوم نہیں ہے۔

نیز اسی کتاب کے مذکورہ بالا صفحہ پر آگے لکھتا ہے: ''پس مسیح موعود (مرزاقادیانی) خود ''محمد رسول للہ'' ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول

للہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''
(کلمۃ الفصل ص۱۵۸)
یہ عبارت بھی پکار پکار کر ببانگ دہل اعلان کر رہی ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک ''محمد رسول اللہ'' سے مرادمرزاقادیانی ہے۔
لہٰذا ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ میں مسلمان ''محمد رسول للہ'' سے مراد رحمت عالم حضور خاتم النبیین علیہ السلام ہی کی ذات اقدس کو لیتے ہیں اور مرزائی مرزاقادیانی کومعلوم ہوا مسلمانوں کا کلمہ اور اس کا مفہوم اور ہے اور مرزائیوں کا کلمہ اور اس کا مفہوم اور ہے۔
اس بات کو ایک مثال سے یوں سمجھیں کہ امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کا نام محمد تھا۔
امام ابوحنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ کے ایک شاگرد کا نام بھی محمد تھا
سید محمد یوسف بنوری رحمۃُ اللہ علیہ کے صاحبزادے کا نام بھی محمد ہے۔
اب فرض کیجئے یہ تینوں ایک مجلس میں موجود ہوں اور امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ کے والد آکر کہیں: محمد! تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا ''امام بخاری رحمۃُ اللہ علیہ '' ہوگا اور اگر بالفرض! اسی مجلس میں امام ابوحنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ آکر کہیں: محمد! تو اس سے ان کا اپنا شاگرد ''امام محمد رحمۃُ اللہ علیہ '' مراد ہوگا، اور اگر اسی مجلس میں حضرت سید محمد یوسف بنوری رحمۃُ اللہ علیہ آکر کہیں: محمد! تو اس سے مراد ان کا اپنا بیٹا ''محمد بنوری'' ہوگا
دیکھیں! تینوں شخصیتوں نے لفظ ایک ہی بولا: محمد! لیکن ہر ایک کی مراد اس لفظ سے علیحدہ علیحدہ اشخاص تھے اسی طرح سمجھیں! مسلمان جب ''محمد رسول للہ'' بولتے ہیں تو اس سے مراد رحمتہ للعالمین، حضور خاتم النبیین علیہ السلام کو لیتے ہیں اور جب مرزائی ''محمد رسول للہ'' بولتے ہیں تو اس سے مراد مرزاقادیانی ملعون کو لیتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ اور اس کا مفہوم مسلمانوں کے نزدیک اور ہے اور مرزائیوں کے نزدیک جدا!

**چوتھا جواب؛**
مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں، پھر ہمیں کافر مرتد کیوں کہا جاتا ہے؟
بعینہ یہی سوال مرزائیوں سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب مسلمان کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو مرزائی مسلمانوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟

جیسا کہ مرزاقادیانی کا ایک مکتوب (جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے نام مارچ ۱۹۰۶ء میں لکھا تھا) ''تذکرہ'' میں درج ہے اس میں لکھا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور جس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص۶۰۷، مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)
اسی طرح مرزاقادیانی کا بیٹا اور قادیانی جماعت کا دوسرا سربراہ ''مرزابشیرالدین محمود'' اپنی کتاب ''آئینہ صداقت'' میں لکھتا ہے: ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت

مسیح موعود (مرزاقادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص۳۵)

اور ایسے ہی مرزاقادیانی کا بیٹا مرزابشیراحمد ایم۔اے اپنی کتاب ''کلمۃ الفصل'' میں لکھتا ہے: ''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد علیہ السلام کو نہیں مانتا اور یا محمد علیہ السلام کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزامردود۔ ناقل) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ '' (کلمۃ الفصل ص۱۱۰)

قادیانیوں کی مذکورہ بالا تینوں عبارتوں سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک مسلمان ہزاردفعہ ہی کیوں نہ کلمہ پڑھتے ہوں لیکن مرزاقادیانی کو نہیں مانتے۔ (اگرچہ اس کا نام بھی نہیں سنا) تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک شخص یا کئی افراد باوجود اس کے کہ کلمہ پڑھتے ہیں کافر ہوسکتے ہیں اور یہ امر قادیانیوں کے ہاں بھی مسلم ہے تو اسی مسلمہ ضابطہ کے تحت مرزائی ہزاربار کلمہ پڑھتے ہوں۔
مرزاقادیانی کی جھوٹی نبوت کو ماننے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کا کلمہ پڑھنا، کلمہ کا بورڈ لگانا انہیں کفر سے نہیں بچا سکتا!
یہ رہے تین مفصل جوابات اس سوال کے، چوتھے جواب میں انھی مرتدین کی کتب کے حوالہ جات موجود ہیں جن میں وہ مسلمانوں کو کافر لکھ چکے ہیں لہذا اب اگر کوئی مرتد کہے کہ ہم آپکو مسلمان سمجھتے ہیں آپ ہمیں مسلمان کیوں نہیں سمجھتے تو اسکے منہ پر یہ جواب مارکر اسکو بتائیں کہ تیرے بڑے جو لکھ گئے انکو غلط تسلیم کرو یا پھر جھوٹا دعویٰ نہ کرو۔

## سوال نمبر 2:۔

قادیانی اس واقعہ کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں،
واقعہ کچھ یوں ہے کہ؛ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے رہے تھے
ابومحذورہ جو ابھی چھوٹے بچے تھے اسلام بھی ابھی تک قبول نہیں کیا تھا
انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نقل اتارتے ہوئے) اذان دینی شروع کی
جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان مکمل کر لی، تو حضور علیہ السلام نے ابومحذورہ کو بلاکر اذان کے کلمات کہلوائے
آپ علیہ السلام کی محبت اور کمال دیکھئے
جونہی کلمات اذان ختم ہوئے تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نہ صرف یہ کہ مسلمان ہوئے بلکہ شرف صحابیت بھی حاصل کر لیا!اس واقعہ سے مرزائی یہ استدلال کرتے ہیں کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے بحالت کفر اذان کہی تھی، چلو! ہم آئین کے اعتبار سے کافر ہی سہی! لیکن ہمیں بھی کفر کی حالت میں اذان کہنے کی اجازت ہونی چاہئے؟

**جواب:۔**

اس مکر کا جواب بڑا سیدھا اور آسان ہے!

اول؛

ابو محذورہ رضی اللہ عنہُ نے اذان دی نہیں تھی بلکہ اذان کی نقل کی تھی اصل اذان تو حضرت بلال رضی اللہ عنہُ نے دی تھی۔

دوم؛

بچوں پر شریعت ویسے لاگو نہیں ہوتی جیسے عاقل بالغ پر ہوتی ہے۔

سوم؛

ابو محذورہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی اذان کے اثر سے مسلمان ہوگئے تھے قادیانی بھی آئیں اپنی اصلاح کی خاطر ہماری اذان کی نقل کریں اور مرزا مرتد پر لعنت بھیج کر اسلام کی آغوش میں آجائیں۔

اب جو معاملہ زیرِ غور آنے لگا ہے یہ انتہائی پیچیدہ اور خطرناک ہے۔

اس میں بالخصوص دیوبندی اور بریلوی کتب کو بطورِ استدلال پیش کیا جاتا ہے۔

فقہ حنفی کے دونوں گروہ دیوبند اور بریلوی نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان تحاریر سے تائب نہیں ہوئے اور یوں غیر نے ان تحاریر کو اپنی دلیل بنا لیا۔

مختصراً اشرف علی تھانوی اور چشتی رسول اللہ والی دونوں باتوں کو دلیل بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

نہ تو اشرف علی تھانوی نے نبوت کا دعویٰ کیا نہ ہی چشتیوں نے نیا نبی مانا لیکن، دونوں واقعات گمراہ کن ہیں، بہرکیف، دونوں واقعات بریلوی اور دیوبندی مکتبہ فکر کی کتب میں موجود ہیں اور قادیانی مرتد ان واقعات کا حوالہ دیکر مرزے ملعون کو حق بجانب قرار دیتے ہیں۔

البتہ دونوں واقعات سراسر بے ادبی، کم علمی، کم فہمی پر مبنی ہیں دونوں واقعات ہماری کتب میں ہونے ہی نہیں چاہئیے لیکن فرقہ واریت کی ضد میں انکو حذف نہیں کیا گیااب دیوبندی اور بریلوی حضرات ان تحاریر کو حذف کرنے کی بجائے ان پر تویلیں دیتے ہیں کبھی شطحیات کا لفظ استعمال کرتے ہیں کبھی مجذوبیت کا لیکن کسی بھی صورت یہ تحاریر قابل قبول نہیں اس ضمن میں باوجود اس کے کہ یہ تحاریر غلو پر مبنی ہیں اس استدلال کا جواب بھی لازم ہے لہذا ایسا سوال/اعتراض آنے پر آپکو واضح کرنا ہوگا کہ قرانُ سنت کے علاوہ کسی کا قول ہمارے لئیے حجت نہیں خواہ وہ جنید بغدادی علیہ رحمہ کا قول ہی کیوں نہ ہو۔

جو اقوال قرانُ سنت کیمطابق ہوں انکو ہم قابل تقلید سمجھتے ہیں اور جو بات ہمارے عقیدے سے تضاد رکھتی ہو اسے ہم دیوار پر مارتے ہیں۔

لہٰذا تذکرۃ الاولیاء وغیرہ کتب میں موجود ان بزرگوں کے اقوال ہمارے لئے حجت شرعیہ نہیں ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کو معذور، اور مرزاقادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر سمجھا جائے گا!

**سوال نمبر 3:۔**

قادیانیوں کا ایک اور دعویٰ!

اللہ تعالیٰ جھوٹے مدعی نبوت کو مہلت نہیں دیتا جب کہ مرزاقادیانی کی جماعت مرزائیہ برابر بڑھ رہی ہے معلوم ہوا کہ مرزاقادیانی سچا تھا۔؟

**جواب:۔**

یہ دعٰوی سراسر غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو مہلت نہیں دیتا،

شیطان سے بڑھ کر اور کون جھوٹا ہوگا؟

وہ کب سے مہلت پر ہے اور تاقیامت مہلت پر رہے گا۔

کیا یہ شیطان کے سچا ہونے کی دلیل ہے؟

رہا جھوٹا مدعی نبوت؟

تو دنیا میں مرزاقادیانی سے قبل ایک نہیں بے شمار جھوٹے مدعی نبوت گذرے ہیں جنہوں نے طویل زندگی پائی ہے

مثلاً ایران میں ایک شخص صالح بن طریف ہوا، وہ دعویٰ نبوت کے بعد سنتالیس (۴۷) سال تک زندہ رہا اور اس کی اولاد نے تین سو سال تک حکومت کی! کیا یہ اس کے سچا ہونے کی دلیل ہے؟

ان جھوٹے مدعیان نبوت کے مہلت پانے کی تفصیل دیکھنی ہو تو مولانا ابوالقاسم محمد رفیق دلاوری رحمۃُ اللہ علیہ کی کتاب ''ائمہ تلبیس'' دیکھ لیں جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ان مدعیان نبوت نے دعویٰ نبوت کے بعد عرصہ تک مہلت پائی ہے ۔

کیا یہ ان کے سچا ہونے کی دلیل ہے؟

یہ یاد رکھیں کہ صادق کے صدق اور کاذب کے کذب میں کسی مدت دعویٰ کو قطعاً دخل نہیں جس سے یہ سمجھا جاسکے کہ وہ سچا تھا یا جھوٹا؟

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام نے تقریبا 950 سال تک تبلیغ کی مگر ایک سو لوگ بھی ان پر ایمان نہ لائے اور فرعون کا لشکر حضرت موسی علیہ السلام کے لشکر سے کئی گناء بڑا تھا

اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ سچا کون تھا؟ کم تعداد والے یا زیادہ تعداد والے؟

اسی طرح مزید آگے آتے ہیں تو حضرت عیسی علیہ السلام کے امتی سورۃ الکھف میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان کی تعداد صرف 6 یا 7 تھی جب کہ ان کے مقابلے میں ایڈریم ( رب ہونے کا دعوی کرنے والا) کا لشکر لاکھوں میں تھا، اب قادیانی خود فیصلہ کریں کہ جن کی تعداد اس میں زیادہ تھی وہ سچے ہیں یا جن کی کم تھی وہ سچے ہیں؟؟

یہ ضرور ہے کہ جھوٹ ایک دن ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والے ہزار ترقیوں کے باوجود آخر ختم ہوگئے
آج ان کا کوئی نام لیوا موجود نہیں،
قادیانیت بھی ''انشاء للہ'' اسی طرح اپنے انجام کو پہنچے گی
ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں ان کا نام ونشان تک نہ ہوگا انشاء اللہ!
ذرا توجہ تو کریں! ایک وہ وقت بھی تھا کہ پاکستان میں مرزاقادیانی کو کافر کہنے پر مقدمے بنتے تھے۔
آج ''الحمدللہ'' وہ وقت ہے کہ کوئی مرزاقادیانی ملعون کو مسلمان کہے تو جیل جانا پڑتا ہے۔
اتنا بڑا انقلاب آیا کہ مرزائیوں کا نام چُوہڑُوں کے ساتھ لکھا گیا جو پاکستان میں اپنے اقتدار کے خواب دیکھتے تھے مرزائی سازشیں کرتے اور دن گنا کرتے تھے۔
آج ان کے چیف گرو مرزا مسرورکو پاکستان میں قدم رکھنے کی سکت نہیں، وہ آج بھی صلیب پرست عیسائیوں کے زیرسایہ ''لندن'' میں زندگی گذار رہے ہیں
جس طرح ان کا جھوٹا مدعی مسیحیت (مرزاقادیانی) عیسائیوں کا آلہ کار بنا تھا اسی جھوٹے مدعی مسیحیت کے جھوٹے پیروکار آج انہی صلیب پرستوں کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور وہ ان کے سرپرست، فیصلہ قادیانی خود کریں کہ یہ مرزاقادیانی کے سچا ہونے کی علامت ہے یا جھوٹا ہونے کی؟

**قادیانیوں کا فرقہ واریت کو مدنظر رکھ کر ایک اور استدلال:۔**

دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث ایک دوسرے پر فتوے لگاتے ہیں اگر وہ سب کافر نہیں تو اگر ہم پر فتویٰ لگا دیا تو ہم کیسے کافر ہوگئے؟ یہ تو ان کی عادت ہے کہ دوسروں کی تکفیر کرتے ہیں
اس استدلال کا پہلا توڑ!

دیوبندی، بریلوی وغیرہ پر قادیانیت کو قیاس کرنا ''قیاس مع الفارق'' ہے ۔
اس لئے کہ یہ اسلام کے فرقے ہیں اور قادیانی کفر کے داعی ہیں۔ دیوبندی، بریلوی کے بعض لوگوں نے اگر ایک دوسرے پر فتویٰ لگایا تو غلط فہمی کی بناء پر، جب کہ دوسرا فریق اس کو تسلیم نہیں کرتا۔
جیسے بریلوی حضرات نے کہا کہ دیوبندی گستاخِ رسول ﷺ ہیں دیوبندیوں نے کہا کہ ہم گستاخ رسول ﷺ نہیں، بلکہ ہم تو گستاخِ رسول ﷺ کو کافر سمجھتے ہیں گستاخ رسول ﷺ واجب القتل ہے۔
تو دیوبندیوں نے ان کے اس فتویٰ کو قبول نہیں کیا
سرے سے تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ اسے اپنے اوپر بہت بڑا الزام قرار دیا۔
دیوبندی اگر الزام کو قبول کرتے کہ واقعی ہم گستاخ رسول ﷺ ہیں تو واقع میں کافر ہو جاتے۔

غرضیکہ ایک دوسرے کے فتویٰ کو الزام قرار دے کر مسترد کرتے ہیں
برعکس مرزائیوں کے کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جو کہ کفر ہے قادیانیوں نے اس کافرانہ دعویٰ کو قبول کر کے کفر کے فتویٰ کو اپنے اوپر تسلیم اور لاگو کیا

مرزاقادیانی نے انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کی جو کفر ہے ۔
مرزائیوں نے اس کفر کو شریعت سمجھ کر اپنے اوپر چسپاں کر لیا جو کہ کفر ہے۔
مرزاقادیانی نے نصوص قطعیہ کا انکار کیا جو کہ کفر ہے۔ مرزائیوں نے اسے اپنے ایمان کا حصہ بنا کر اپنے کفر کو اور پختہ کر لیا۔
غرضیکہ دیگر فرقوں کا اختلاف ایسا ہے جیسے ایک مقدمہ میں مختلف وکلاء اپنے اپنے دلائل دیتے ہیں۔
جو قانون کو مانتے ہیں تو ان کا یہ اختلاف وکیلوں جیسا اختلاف ہے۔
جیسے ایک وکیل کہے کہ میں قانون کو یوں سمجھا ہوں دوسرا کہے کہ میری نظر میں قانون یہ کہتا ہے تو ان کا یہ اختلاف سمجھ اور فہم کا اختلاف ہے۔
قانون کو سب مانتے ہیں،
جیسے امام ابوحنیفہ رحمۃُ اللہ علیہ ، امام مالک رحمۃُ اللہ علیہ ، امام شافعی رحمۃُ اللہ علیہ ، امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہ علیہ، اسلام کے وکیل ہیں اسی طرح دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، قادری، نقشبندی، چشتی، سہروردی، اور اہل تشیع بھی اسلام کے وکیل ہیں۔
ان سب کا راستہ ختم نبوت کے تاجدار، گنبد خضراء کے مکین حضرت محمد عربی علیہ السلام کی طرف جاتا ہے۔
یہ سب حضور علیہ السلام کے قدمین شریفین کی وابستگی کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔
اب ایک دوسرا گروہ یا فریق (یعنی جماعت مرزائیہ) جو سرے سے قانون کو ہی نہیں مانتابلکہ قانون سے بغاوت کرتا ہے ان کا اختلاف اصول اور قانون سے بغاوت کا اختلاف ہے
جیسے بینا اور نابینا برابر نہیں ہوسکتے۔
اسی طرح قانون کو ماننے والا اور قانون سے بغاوت کرنے والا بھی برابر نہیں ہوسکتے۔
بلکہ قانون کا باغی اور قانون کا منکر مرتد ہے، لائقِ تعزیر اور واجب القتل ہے۔

## اس استدال کا منطقی توڑ!

نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے ۔
مثلاً چار آدمی ہوں، انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا ان پر ایمان لائے تو یہودی کہلائے!
اب ان چار میں سے تین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا، ان پر ایمان لائے تو یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہوگئے!

پھر ان تین میں سے دو آدمیوں نے حضور اقدس علیہ السلام کا زمانہ پایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رحمتِ عالم علیہ السلام کو اپنا نبی تسلیم کر لیا تو یہ دونوں عیسائیت سے نکل کر اسلام میں داخل ہو گئے اور مسلمان کہلائے! ان میں سے کسی نے پہلے نبی کا انکار نہیں کیا مگر ایک سچے نبی کے بعد دوسرے سچے نبی کو مانتے ہی پہلے سچے نبی کی امت سے نکل کر نئے سچے نبی کی امت میں داخل ہوگئے۔

اللہ نہ کرے اب ایک شخص حضور علیہ السلام کے بعد کسی اور کو نبی مان لیتا ہے تو حضور علیہ السلام کے بعد نئے شخص کو نبی مانتے ہی حضور علیہ السلام کی امت میں نہیں رہے گا یہی حال مرزائیوں کا ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو چھوڑ کر مرزاقادیانی کو اپنا (جھوٹا) نبی تسلیم کیا!

جیسا کہ مرزاقادیانی نے اپنی کتاب ''دافع البلاء'' میں دعویٰ کیا ہے اور لکھا ہے: ''سچا اللہ وہی اللہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)
اس دعویٰ مذکور کی وجہ سے مرزاقادیانی کافر ہے۔

جب قادیانیوں نے اسے اپنا نبی تسلیم کر لیا تو اب یہ بھی مسلمان نہ رہے حضور علیہ السلام کی امت سے نکل گئے قادیانی اور مرزائی یا غلام احمدی، غلامی،اور غلمدی ہوگئے بالفاظ دیگر یوں سمجھیں دیوبندی، بریلوی، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی وغیرہ ایسے ہیں جیسے ایک روحانی باپ کی روحانی اولاد، ہزاراختلاف سہی لیکن روحانی باپ تو ایک ہے
رشتہ تو ایک ہے، آپس میں رشتے کے اعتبار سے بھائی بھائی ہیں لیکن ایک اور شخص جس نے اپنا باپ ہی علیحدہ بنالیا ہو تو یہ ان کا کچھ نہیں لگتا کیونکہ اس کا باپ ہی الگ ہے

دیوبندی، بریلوی، وغیرہ اختلاف چاہے کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو جائے یا بعض اغراض پرور قوتیں انہیں آپس میں کیوں نہ لڑادیں اور یا دین دشمن حکومتیں ان میں اختلاف کو ہوادیں اور ان میں سے ایک کو دوسرے کے مقابل لاکھڑا کر دیں تو اعلیٰ فہم رکھنے والے حضرات اسے عارضی یاوقتی حالات کا سانحہ سمجھ کر صرف نظر کر لیتے ہیں۔
تو تکار اور غلط فہمی کا شکار نہیں ہو جاتے، کیونکہ ہیں جو ایک دوسرے کے بھائی اور ایک روحانی باپ کی روحانی اولاد!

بخلاف اس شخص کے جس کا باپ الگ ہو ان کا آپس میں کوئی رشتہ نہ ہو بلکہ وہ شخص جو ان بھائیوں کے روحانی باپ کا بھی دشمن ہو اب یہ دشمن شخص جب ان کے روحانی باپ کی عزت پر حملہ کرے گا تو تمام بھائی اپنے اپنے اختلافات کو بھول کر جمیع قسم کے تنازعات چھوڑ کر روحانی باپ کے دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جائیں گے۔
تو یہ روزمرہ کے واقعات میں دیوبندی، بریلوی اختلافات لاکھ سہی، جب مرزاغلام احمد قادیانی دجال وکذاب جیسے دشمن شخص نے ان کے روحانی والد حضرت محمد عربی علیہ السلام کے منصب ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا، اور آپ علیہ السلام کی

عزت وناموس پر حملہ کر کے مذاق اڑایا تو دیوبندی، بریلوی وغیرہم حلالی بھائیوں کی طرح ایک ہوکر اپنے عظیم روحانی والد کے دشمن اور منکرین ومخالفین کے خلاف صف آراء ہوگئے، اور مار مار کر ان کا منہ بگاڑ دیا اور انہیں اپنی صفوں سے نکال کر دنیا کو بتا دیا، کہ دیوبندی، بریلوی اختلافات سے قادیانیت ومرزائیت، غلام احمدیت وغلمدیت کو ہر گز ہر گز فائدہ نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔
اس استدلال کا ایک اور جواب اس زبان میں جو قادیانیوں کو بآسانی سمجھ آجانی چاہئیے!

اہل تشیع، اہل سنت(بریلوی، دیوبندی) اور اہل حدیث سبھی مسلمان ہیں۔
نبی کریمﷺ کو اللہ کا آخری نبیﷺ مانتے ہیں البتہ انکے رستے جدا جدا ہیں منزل سبھی کی ایک ہے۔
قادیانی دین سے اسی دن خارج ہوگئے جس دن مرزے ملعون نے حدیں کراس کیں اسکے بعد اسکی اولاد میں بھی اختلاف ہوگئے۔
قادیانیوں کو اگر دیوبندی، بریلوی اختلاف نظر آتا ہے، تو یہ اپنے اختلافات اور فتویٰ جات کو کیوں نظر انداز کر جاتے ہیں؟
اپنے اختلافات سے استدلال کیوں نہیں کرتے؟
لاہوری مرزائیوں نے کہا، کہ مرزاقادیانی نبی نہیں تھا۔ قادیانی مرزائیوں نے ان کے خلاف غیرنبی کو نبی مان کر کفر کا ارتکاب کیا۔
قادیانی مرزائیوں نے کہا، کہ مرزاقادیانی نبی تھا تو ان (قادیانیوں) کے بقول لاہوری مرزائیوں نے ایک نبی کو نہ مان کر کفر کیا۔
تو اس لحاظ سے لاہوری مرزائیوں کے نزدیک قادیانی مرزائی کافر، اور قادیانی مرزائیوں کے نزدیک لاہوری مرزائی کافر! ہمارے نزدیک یہ سارے کافر جنھوں نے مرزے ملعون کی حمایت کی!

**سوال نمبر 4:۔**
قادیانیوں میں بعض گروہ (جیسا کہ لاہوری) کہتے ہیں کہ ہم مرزے کو نبی نہیں مانتے بلکہ وہ ایک مجدد تھا!

**پہلا جواب؛**
مرزے ملعون کی کتاب سے!
مرزاقادیانی نے اپنی کتاب ''دافع البلاء'' میں لکھا ہے: ''سچا اللہ وہی اللہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''
(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)
اب یا تو وہ قادیانی مرزے کو کذاب تسلیم کرلیں اور اسلام کی آغوش میں آجائیں یا پھر اعتراف کرلیں کہ وہ بھی مرتد ہیں!

**دوسرا جواب؛**

مرزے ملعون کی عبارت سے!

مرزاقادیانی نے اپنی دوسری کتاب ''حقیقت الوحی'' میں لکھا ہے: ''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس طرح خداتعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔

غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیاگیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں!

(حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷،۴۰۶)

یہ تھپڑ بھی اس قادیانی گروہ کے منہ پر کافی ہوگا اسکے باوجود بھی وہ مرزے ملعون کو کذاب تسلیم نہ کریں تو بلاشبہ مرتد ہیں۔

**سوال نمبر 5:۔**

مرزائی، اور مرزائی نواز طبقہ عموماً یہ اعتراض کرتے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ شدت والا معاملہ نہیں کرنا چاہئے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیشہ اپنے دشمنوں سے درگذر والا معاملہ کیا۔ تو اب حضور علیہ السلام کی سنت کا تقاضا یہ ہے، کہ آپ علیہ السلام کے دشمنوں سے درگذر والا معاملہ کیا جائے، نہ کہ ان کے ساتھ شدت برتی جائے!

اسکو استدلال بنا کر قادیانی بھی نرمی چاہتے ہیں کہ جی ہمیں عبات گاہیں بنانے دیں ،

ہمیں اذان دینے دیں ،

ہمیں ہمارے عقائد کی تبلیغ کرنے دیں،

**جواب:۔**

اس استدلال کا منطقی جواب یہ ہے کہ نجی معاملے اور دینی معاملے میں فرق ہوتا ہے!

مسلمان اپنا خون تک معاف کرسکتا ہے مگر جس نبی کریم ﷺ سے مسلمان اپنے ماں باپ، مالُ جان سے زیادہ پیار کرتا ہے اس نبی ﷺ کی شان میں کوئی گستاخی معاف نہیں کرتا!

جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے تو اپنی ذات کے لئے شدت کے بجائے درگذر والا معاملہ کرنا چاہئے!

دین کے لئے بعض اوقات شدت لازمی ہو جاتی ہے۔

حضور علیہ السلام اگر اپنے دشمنوں کو معاف فرمادیتے تھے، تو یہ آپ علیہ السلام کی ذات کا مسئلہ تھا۔
چونکہ حضور علیہ السلام کی ذات پاک ہمارے لئے صرف دین کا حصہ ہی نہیں، بلکہ سراپا دین ہے، اور دین کے معاملہ میں درگذر کرنا مداہنت ہے۔
اس لئے ہمارے نزدیک حضور علیہ السلام کے دشمنوں کے ساتھ نرمی یا رعایت کرنا قطعاً جائز نہیں، بلکہ حضور علیہ السلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں ''اشداء علی الکفار'' کا نمونہ بننا چاہئے ۔
مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمۃُ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ: جس طرح حضور علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے، اسی طرح حضور علیہ السلام کے دشمن کے ساتھ بغض رکھنا یہ بھی ایمان کی علامت اور نشانی ہے،
حضور علیہ السلام کا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے متعلق ارشاد ہے؛
"من ابھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم"
(مشکوٰۃ ص۵۵۴)
ترجمہ: جو شخص صحابہ رضوان اللہ اجمعین سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے۔
نیز ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کا تقاضا بھی یہی ہے۔

اب آیئے! اس طرف کہ آیا کبھی صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی بدبخت نے حضور علیہ السلام کی توہین کی ہو؟ (نعوذ باللہ) اور اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اسے برداشت کر لیا ہو؟

پوری اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اس کے برعکس یہ تو ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے سامنے حضور علیہ السلام کی کسی شخص نے توہین کی تو صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر حضور علیہ السلام کی عزت کا تحفظ کیا!

**اس استدلال کا تاریخی توڑ؛**
اسلامی تاریخ میں یہ واقعہ بڑا سنہری ہے، کہ ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو پھانسی پر لٹکایا جارہا تھا، تو کفار نے اس سے کہا کہ کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تجھے چھوڑ دیا جائے، اور تیری جگہ تیرے نبی( علیہ السلام ) کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے؟ (نعوذ باللہ)
تو جواب میں صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھانسی پر لٹکایا جانا درکنار، اگر مجھے یہ کہہ دیا جائے کہ ہم تجھے چھوڑ دیتے ہیں، اور تیری جگہ تیرے نبی( علیہ السلام ) کو کانٹا چبھودیتے ہیں تو میں پھانسی پر لٹکنا گوارا کر لوں گا لیکن، اپنے نبی( علیہ السلام ) کو کانٹا چبھانا گوارا نہیں کر سکتا۔

اس کے علاوہ (تبلیغی نصاب ص۱۷۰) پر ہے: ”کہ جب عروہ بن مسعود تقفی نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ اشراف کی جماعت نہیں دیکھتا،
یہ اطراف کے کم ظرف لوگ تمہارے ساتھ ہیں مصیبت پڑنے پر سب بھاگ جائیں گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس کھڑے ہوئے تھے یہ جملہ سن کر غصے میں بھر گئے اور ارشاد فرمایا تو اپنے معبود ”لات“ کی پیشاب گاہ کو چاٹ کیا ہم حضور علیہ السلام سے بھاگ جائیں گے؟ اور آپ علیہ السلام کو چھوڑ دیں گے؟
اگر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا یہ عقیدہ رہا تو ہمارا عقیدہ کیونکر مختلف ہوگا؟

**دوسرا توڑ؛**

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃُ اللہ علیہ نے ”معارف القرآن“ میں سورۂ ممتحنہ کی پہلی آیت کا شان نزول بیان کرتے ہوئے ”بخاری شریف“ کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ”مکہ مکرمہ کی ایک مغنیہ عورت ”سارہ نامی“ مدینہ منورہ میں آئی ہوئی تھی۔
جب وہ مدینہ سے جانے لگی تو ”حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ “ نے اسے کفار کے نام ایک خط دیا جو حضور علیہ السلام کے مکہ مکرمہ پر خفیہ حملہ کرنے کے ارادہ پر مشتمل تھا حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ ، ابومرثد رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ تینوں حضرات کو حکم دیا کہ سارہ کے پاس ایک خفیہ خط ہے جو وہ مکہ مکرمہ لے جارہی ہے۔
وہ تمہیں روضۂ خاخ پر ملے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے گھوڑوں پر بیٹھ کر اس کا تعاقب کیا ٹھیک وہ ہمیں اسی مقام پر ملی جس مقام کا حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا۔
ہم نے اس عورت سے کہا کہ خط دے دو اس نے انکار کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”ہم نے دل میں سوچا کہ حضور علیہ السلام کا فرمان غلط نہیں ہوسکتا خط ضرور اس کے پاس ہے یہ جھوٹ بول رہی ہے۔
ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھا کر اس کی تلاشی لی، مگر خط نہ ملا!
ہم نے اسے کہا کہ خط دے دو ورنہ تیرے کپڑے پھاڑ کر خط لے لیں گے اس پر گھبرا کر اس نے خط دے دیا!
(معارف القرآن ج۸ ص۳۹۹، ۴۰۰، بخاری ج۲ ص۶۱۲)
اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام کی ہر بات کو سچا ماننا ضروری ہے ۔
غرضیکہ آپ ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ کرنا، حتیٰ کہ ماں باپ، آل اولاد، عزیزواقارب، جان ومال سب سے زیادہ آپ علیہ السلام کی ذات سے محبت کرنا مؤمن ہونے کے لئے ضروری ہے !

**حدیث پاک؛**

لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

(بخاری ج۱ ص۷)
کا تقاضا بھی یہی ہے کہ انسان مرمٹے مگر آپ علیہ السلام کی توہین کو برداشت نہ کرے۔

غرضیکہ آپ علیہ السلام کا دشمنوں کو معاف فرمانا یہ آپ علیہ السلام کا ذاتی معاملہ تھا حضور علیہ السلام کے دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچانا یہ ہمارے لئے اہم دینی امر ہے ذاتی دشمن کو معاف کرنے کا ہمیں حق ہے۔
نبی علیہ السلام کے دشمنوں کو معاف کرنا شریعت اس کی امت کو اجازت نہیں دیتی۔
اس لئے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جو شخص معاذ للہ! توہین رسالت کا ارتکاب کرے اس کی توبہ قبول نہیں، اس پر قاضی سزا نافذ کرے گا اور پاکستان کے قانون کیمطابق مرزا ملعون اور اسکے پیروکار مرتد ہیں!
مرزاقادیانی ملعون نے اپنے خسر ''میر ناصر'' کو آخری بات یہ کہی تھی کہ مجھے "وبائی ہیضہ ہوگیا ہے"
اس کے بعد مرزاقادیانی نے کوئی بات نہیں کہی
اگر افتراء ہے تو مرزاقادیانی کا، سرور ولطف یہ ہے کہ جب پیدا ہوا تو بہن کی ٹانگوں سے سر ملایا ہوا تھا
جب مرا تو آخری جھوٹ بول کر مرا
اب اگر جھوٹ ہے تو حوالہ کو جھٹکا سکتے ہوں تو جھٹلائیں
(حیات ناصر ص۱۴) پر مرزاقادیانی کے خسر، نام نہاد صحابی اپنے خودنوشت حالات میں تحریر کرتے ہیں؛
''آپ (مرزاقادیانی) کا حال دیکھا، تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میرصاحب مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے۔
اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی، یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہوگیا۔''

اور (سیرت المہدی ج۱ ص۱۱) پر مرزاقادیانی کی بیوی کی روایت ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔ (اوپر سے ڈال رہے تھے نیچے سے نکل رہا تھا) مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے، اور آپ آرام سے لیٹ کر سوگئے اور میں بھی سوگئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے، اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لئے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم اب سو جاؤ، میں نے کہا کہ نہیں میں دباتی ہوں، اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا، مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام (پاخانہ کا) کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی، مگر ضعف بہت ہوگیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا، اور پھر ایک اور قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہوکر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا، (پاؤں کہاں تھے اور نیچے کیا تھا) اور حالت دگرگوں ہوگئی۔''
اب دست اور قے، قے اور دست کا باربار حملہ یہ ہیضہ نہیں تو کیا تھا؟۔

پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری کی روایت ہے کہ: ''مورخہ ۲۶ مئی کو مرزاقادیانی کو ہیضہ نے آن گھیرا ڈاکٹر نے ایسی دوائی دے دی کہ نجاست کا رخ جو نیچے کی طرف تھا اوپر کو ہوگیا اور بیت الخلاء (جو چارپائی کے پاس بنایا تھا) میں جان نکل گئی''
(ضیائے حرم دسمبر ۱۹۷۴ئ، ایمان پرور یادیں ص۳۸)
مرزائی اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اگر مرض ہیضہ ہوتا تو ڈاکٹر آپ کے لئے سرٹیفکیٹ نہ دیتے، حالانکہ انہوں نے سرٹیفکیٹ دیا کہ ہیضہ نہیں اور پھر ریل پر بک کراکر ان کو لاہور سے قادیان لے جایا گیا ۔
ڈاکٹروں کے سرٹیفکیٹ کو تو مرزائی مانتے ہیں مگر مرزاقادیانی کا اپنا حکم، قول مبارک، فرمان جو آخری تھا جو اپنے صحابی کو ارشاد فرمایا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہےاس کو نہیں مانتے؟ پھر یہ نہیں سوچتے کہ جس طرح مرزاقادیانی کی پنجابی نبوت کا کاروبار چل گیا اسی طرح ڈاکٹر سے سرٹیفکیٹ بھی لے لیا ہوگا۔

باقی رہا کہ ریل میں بک ہوگئے بک تو ہوئے پیسے دے کر، پیسے دے کر کیوں ہوئے اس میں حکمت ہے وہ یہ کہ
مرزاقادیانی نے کہا کہ میں مسیح ہوں، دجال انگریز ہیں
یاجوج ماجوج امریکہ اور روس ہیں اور دجال کا گدھا ریل گاڑی ہے
مرزاقادیانی ریل گاڑی کو دجال کا گدھا کہتا تھا مگر مسیح صاحب دجال کے گدھے پر عمر بھر سواری کرتے رہے، اور آخری سفر بھی دجال کے گدھے پر کیا اچھا مسیح ہے
جو دجال کے گدھے پر عمر بھر سواری کی، اور آخری سفر بھی لاش کا اس سے کرایا گیا
کیا مرزاقادیانی کی کذب کے لئے یہ بات کافی نہیں؟
اب قادیانی یا تو یہ تسلیم کرلیں کہ پاخانے پہ مرا ہے یا یہ تسلیم کرلیں کہ دجال کے گدھے میں مرا ہے!

**سوال نمبر 6:۔**
قادیانیوں کا ایک اور استدلال!
قادیانی کہتے ہیں کہ ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں جبکہ اسلام تو گالی کی اجازت نہیں دیتا پھر آپ کون سے اسلام کے پیروکار ہیں؟

**جواب:۔**
اس استدلال کا توڑ!
ہمارے سکالرز کبھی کبھار گفتگو میں مرزاقادیانی کی کتابوں سے اس کی ''مقدس زبان'' کے نمونے پیش کرتے ہیں تو مرزائی پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ مولوی صاحبان گالیاں دیتے ہیں۔

مگر میرا دعویٰ ہے کہ ساری کائنات کے بدزبان لوگوں کا عالمی کنونشن بلایا جائے تو بدزبانوں کے ''عالمی چمپئن شپ'' کا اعزاز مرزاقادیانی کو ملے گا۔
اس لئے کہ الف سے لے کر یا تک کوئی ایسی گالی نہیں جو مرزاقادیانی نے اپنے مخالفین کو نہ دی ہو۔
اس سلسلہ میں ہمارے بزرگ رہنما مولانا نور محمدخان سہارن پوری علیہ رحمہ کا رسالہ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان پاکستان نے بھی شائع کیا ہے جس کا نام ہے ''مغلظات مرزا''

دوسرا رسالہ جس کا نام ہے ''مرزاقادیانی کا حسنِ کلام''
جناب اشتیاق احمد صاحب نے لکھا ہے وہ دونوں دیکھے جاسکتے ہیں ان سے معلوم ہوگا کہ مرزاقادیانی کے اخلاق واطوار کیا تھے؟

علاوہ ازیں مرزاقادیانی ملعون کی کتاب (آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷، خزائن ج۵) میں ہے؛
''تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة وينتفع من معارفها ويقبلني ويصدق دعوتي الا ذرية البغايا. الذين ختم الله على قلوبهم فهم لا يقبلون''
"میری ان کتابوں کو تمام مسلمان محبت وشفقت کی نظر سے دیکھتے ہیں، اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اور مجھے قبول کرتے ہیں اور میرے دعوؤں کی تصدیق کرتے ہیں مگر کنجریوں کی اولاد جن کے دلوں پراللہ تعالیٰ نے مہر کر دی ہے وہ مجھے نہیں مانتے"
اس کتاب میں مرزاقادیانی نے اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہا ہے، اور پھر لطف یہ کہ اس کا اپنا بیٹا مرزافضل احمد مرزاقادیانی کو نہیں مانتا تھا تو مرزاقادیانی کے فتویٰ کے مطابق وہ بھی کنجری کا بیٹا ہوا۔
جب اس کی ماں کنجری ہوئی تو ثابت ہوا کہ مرزاقادیانی کی بیوی کنجری تھی جس کی بیوی کنجری ہو وہ خود کون ہوگا؟

اور جو کنجر کو نبی مانیں وہ کون ہوں گے؟
مسلمانوں پر فتویٰ لگایا اور خود اس کی زد میں آگئے۔

**اس پر مرزائیوں کا عذر:۔**
اب مرزائی کہتے ہیں کہ: ''ذریۃ البغایا'' کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں بغیہ کا معنی کنجری، بدکار ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ: ''وما كانت امك بغيا'' جب مریم علیہا السلام بیٹا لائیں تو یہودیوں نے کہا کہ آپ کی ماں تو ایسی نہ تھی۔

**جواب:۔**

مرزاقادیانی نے اپنی کتاب (انجام آتھم ص۲۸۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) پر ''ابن مغایا'' کا نیچے خود ترجمہ کیا ہے:
''نسل بدکاراں''
اور (نور الحق ج۱ ص۱۲۳، خزائن ج۸ ص۱۶۳) پر ''ذریۃ البغایا'' کا معنی خود کیا ہے: ''خراب عورتوں کی نسل''
اسی طرح مرزاقادیانی نے (خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ ص۴۹) پر ''رقص البغایا'' کا معنی کیا ہے۔ ''رقص زنان بازاری۔''(لجتہ النور ص۹۲، خزائن ج۱۶ ص۴۲۸) پر ''البغی'' کا معنی ''زن فاحشہ'' (لجتہ النور ص۹۲، خزائن ج۱۶ ص۴۲۸) پر ''البغایا'' کا معنی ''زنان بازاری، ہمچوزنان بازاری'' (لجتہ النور ص۹۳، خزائن ج۱۶ ص۴۲۹) پر ''ان البغایا '' کا معنی ''زنان فاحشہ'' (لجتہ النور ص۹۴، خزائن ج۱۶ ص۴۳۰) پر ''البغایا'' کا معنی ''زنان فاسقہ'' (لجتہ النور ص۹۴، خزائن ج۱۶ ص۴۳۰) پر ''نطفۃ البغایا'' کا معنی ''نطفہ زنان بازاری'' (لجتہ النور ص۹۵، خزائن ج۱۶ ص۴۳۱) پر ''ان البغایا'' ''زنان فاحشہ'' کیا ہے دیکھئے (لجتہ النور ص۹۲تا۹۵، خزائن ج۱۶ ص۴۲۸،۴۹تا۴۳۱)

اب ان تصریحات کے بعدکوئی شخص کہے کہ مرزاقادیانی نے مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد نہیں کہا یا یہ کہ: ''ذریۃ البغایا'' کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں تو ہم قادیانیوں کو ذریۃ البغایا کہتے ہیں وہ آمین کہہ دیں۔
اب سوائے کذابوں کو ہدایت کی دعا کے اور کیا کہہ سکتے ہیں؟

**سوال نمبر 7:۔**
قادیانی سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگ سخت بیانی سے کیوں کام لیتے ہیں؟

**جواب:۔**
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہُ سے لیکر آج تک کہیں کسی مسلمان نے کسی گستاخ کو پھول پیش کیا ہو تو دلیل لائیں
کہیں کسی مسلمان نے گستاخِ رسول ﷺ کو عزت سے بلایا ہو تو سامنے لائیں!
چور ہمیشہ زبان نرم اور آہستہ قدم سے کام لیتا ہے، اور جس کے گھر پر ڈاکہ پڑے وہ چیختا چلاتا ہے۔
مرزائیوں کی مثال چوروں کی ہے جو ایمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں اور ہماری مثال اس شخص کی ہے کہ جس کے گھر پر ڈاکہ پڑے۔
آپ مسلمانوں پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں قرآن وحدیث پر ظلم کرتے ہیں اس لئے ہم سے بعض اوقات سخت بیانی ہو جاتی ہے
سُونا جنگل، رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے۔
سَونے والو، جاگ کے رہنا، چوروں کی رکھوالی ہے۔

**قادیانیوں کا ایک اور استدلال!**

ہم تو نرم زبان ہیں آپ لوگ سخت زبان اسلام نرم زبانی کا حکم دیتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہم سچے ہیں!

**جواب:۔**
آپکی نرم زبانی تو آپکے ملعون باپ پر بھی عیاں ہے وہ بھی آپ کے اخلاق کا قائل تھا۔
لیجئے حوالہ!
کتاب کا نام ہے ''شہادت القرآن'' مرزاقادیانی کی لکھی ہوئی ہے اس کے ملحقہ اشتہار میں، آپ کی جماعت کے اوّلین جو آپ کے عقیدہ کے مطابق مرزاقادیانی کے صحابہ تھے۔
ان کے متعلق مرزاقادیانی تحریر کرتا ہے؛
''اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۳ء اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور دلی محبت باہم پیدا نہیں کی۔
سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔
مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر، اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں، کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔

وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے ''السلام علیک'' نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔
بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔
مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں ہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ سختی سے اس کو اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرادیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔
یہ حالات ہیں جو میں اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے '' (شہادۃ القرآن ص۱۰۰،۹۹) (خزائن ج چہارم ص۳۹۶،۳۹۵)
علاوہ ازیں مرزا آنجہانی نے (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۷، خزائن ج۲۱ ص۱۱۴) میں اپنے مریدوں کے بارہ میں لکھا ہے؛

”ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف“
تو جناب! مرزاقادیانی کے زمانہ کے قادیانی لوگوں کی یہ حالت تھی اور جو قادیانی لوگ مرزاقادیانی کے بعد پیدا ہوئے ہیں ان کے متعلق مرزاقادیانی کا یہ فرمان ہے جو (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۲ ص۱۵۹، خزائن ج۱۵ ص۴۸۳) پر شیخ ابن عربی علیہ رحمہ کی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے مسیح موعود کی یہ خاص علامت ذکر فرماتے ہیں کہ: ”اس کے بعد یعنی اس (مسیح موعود) کے مرنے کے بعد نوع انسانی میں علت عقم (بانجھ پن) سرایت کرے گی یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحۂ عالم سے مفقود ہو جائے گی
وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام، پس ان پر قیامت قائم ہوگی“
ظاہر ہے کہ ہمارے نزدیک تو مرزاقادیانی مسیح موعود نہیں لہٰذا ہمارے نزدیک تو اس پیش گوئی کا ابھی وقت نہیں آیا۔

لیکن آپ لوگ مرزاقادیانی کو مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو یہ مسیح موعود کی خاصیت بھی تسلیم کرنا ہوگی۔

گویا آپ کے نزدیک مرزاقادیانی کی وفات مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے بعد جتنے مرزائی پیدا ہوئے وہ سب حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہ ہیں۔
اگر مرزاقادیانی آپ کے نزدیک راست باز تھا تو پھر اس کا فتویٰ بھی تسلیم کریں۔

فرمایئے! مزاج کیسے ہیں؟
وہ تو مرزاقادیانی کا قادیانیوں کے بارہ میں فتویٰ تھا۔
اب وہ جو اپنے متعلق ارشاد فرماتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو۔

مرزاقادیانی نے اپنی کتاب (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷) پر لکھا کہ

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں۔
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار۔
اس میں مرزاقادیانی نے اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں آدم زاد نہیں ہوں۔ یعنی ”بندے دا پتر“ ہی نہیں!

**نتیجہ:**

مرزاقادیانی کے زمانہ کے قادیانی درندوں سے بدتر، تہذیب، مرزاقادیانی کے بعد کے قادیانی وحشی، حیوان اور مرزاقادیانی خود انسان کا بیٹا نہیں! یہ ہیں مرزائی اخلاق؟
آپکا ایسا حسنِ اخلاق آپکو مبارک ہو مرتد کے لئیے مسلمان کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہونا ناممکن ہے۔

**سوال نمبر 8:۔**
قادیانیوں کا استدلال!
مرزاقادیانی نے عیسی علیہ السلام کی تعریف کی ہے تو جس شخص کی وہ تعریف کرے اس کی تنقیص کیسے کر سکتا ہے؟
مرزا قادیانی نے عیسٰی علیہ السلام کی شان میں کوئی بے ادبی نہیں کی آپ الزام لگاتے ہیں اسکی دلیل دیں!

**جواب:۔**
آپکا ملعون والد مرزاقادیانی تسلیم کرتا ہے کہ؛ ''شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں گویا وہ منصف مزاج ہیں۔'' (ست بچن ص۱۳، خزائن ج۱۰ ص۱۲۵)
چنانچہ مرزاقادیانی کا بھی یہی حال تھا اس نے (سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۲۰) پر روایت نمبر۸۰۱ میں ہے:
''مولوی محمد ابراہیم بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ایک دفعہ میں نے مسیح موعود (مرزاقادیانی) کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ کی اللہ تعالٰی نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے
اس پر مرزاقادیانی نے کہا کہ خداتعالٰی نے اس جگہ حضرت عیسی علیہ السلام کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا ذکر کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں
''بھرجائی کانیئے سلام آکھنا واں'' جس سے مقصود ''کانا'' ثابت کرنا ہوتا ہے ناکہ سلام کہنا اس طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار''

اسی شرارت اور بدباطنی کے تحت مرزاقادیانی آنجہانی، حضرت مسیح کی تعریف کیا کرتا تھا۔
ہمارا یہی مؤقف ہے کہ مرزاقادیانی جھوٹا تھا جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے مرزاقادیانی کا روزبروز، صبحؑ شام، قدم بقدم مؤقف بدلنا پینترا تبدیل کرنا اس کی عادت تھی۔
جن لوگوں کی مرزاقادیانی کی کتابوں پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح مرزاقادیانی کے کلام میں تناقض ہے
اس عنوان پر مرزاقادیانی کی رد میں اس کی تحریرات کی روشنی میں امت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔
کذبات مرزا، تضادات مرزا، مرزاقادیانی کی تردید کا ایک مستقل عنوان ہے۔
مرزا ملعون گستاخ تھا ملعون تھا جو اسکی حمایت کرے وہ بھی مرتد جو اسکو اچھا سمجھے وہ بھی مرتد!
دوسرا جواب؛ ملعون کی کتاب اور اسکے حواریوں کے حوالے سے!

مرزاقادیانی ملعون نے اپنی کتاب

(دافع البلاء آخری ٹائٹل ص۴، خزائن ج۱۸ ص۲۲۰) پر لکھا ہے کہ؛
"لیکن مسیح ( علیہ السلام) کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔
اسی وجہ سے اللہ نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس کا یہ نام رکھنے سے مانع تھے۔"

مرزاقادیانی کی اس عبارت سے چار باتیں ثابت ہوئیں۔
1۔ مسیح شراب پیتا تھا۔
2۔فاحشہ عورت اپنی بدکاری کے مال سے خریدا ہوا عطر ان کے سر پر لگاتی تھی۔
3۔ فاحشہ عورتیں اپنے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے مسیح کے جسم کو چھوتی تھیں۔
4۔غیر محرم جوان عورت مسیح علیہ السلام کی خدمت کیا کرتی تھی۔
ان گناہوں میں ملوث ہونے کے باعث مسیح علیہ السلام کا نام قرآن میں حصور نہیں رکھا گیا۔

اس عبارت میں دو چیزیں قابل توجہ ہیں۔
**ایک:۔**
مرزاقادیانی نے عیسائیوں کی کتابوں سے مسیح علیہ السلام پر الزام نہیں لگایا بلکہ مسیح علیہ السلام کے دامن کو داغ دارکرنے کے لئے قرآن سے استدلال کیا ہے (معاذ اللہ)
**دو:۔**
پھر استدلال بھی کیسا بودا اور بیہودہ ہے۔
اگر قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کے ان گناہوں کے باعث ان کو حصور نہیں کہا تو قرآن مجید میں باقی انبیاء، حضرت آدم، حضرت نوح خود حضرت محمد ﷺ کو بھی حصور نہیں کہاگیا
کیا ان کو بھی حصور نہ کہنے کی یہی وجہ تھی؟
نعوذ باللہ! کہ ان سے بھی یہی گناہ ہوا ہے؟
اصل واقعہ یہ ہے کہ مرزاقادیانی حضرت عیسی علیہ السلام کا ازلی، بدبخت، بدترین دشمن تھا۔

آپ کی والدہ کے متعلق مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ: "مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکے رکھا اور پھر بزرگان قوم کے نہایت اسرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔"
(کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

مزید لکھا ہے کہ؛ ''حضرت مسیح علیہ السلام ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے۔''
(ازالہ اوہام ص۳۰۳ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۵۴)

پھر لکھا ہے کہ: ''آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھیں!
(کشتی نوح ص۱۷، خزائن ج۱۹ ص۱۸ حاشیہ)

مرزاقادیانی ملعون نے حضرت مسیح کے خاندان کے متعلق لکھا کہ؛ ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے آپ کی تین نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں''
(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)
یہاں اس حوالہ میں دادیاں کا لفظ توجہ طلب ہے۔
دادی اس کی ہوتی ہے جس کا دادا ہو اور دادا اس کا ہوتا ہے جس کا باپ ہو۔
مرزاقادیانی حضرت مسیح کی دادیاں کے لفظ لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے۔

مزید یہ کہ مرزاقادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات کے متعلق لکھا ہے؛ ''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''
(مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۱)

علاوہ ازیں مسیح( علیہ السلام) کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ؛ ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا''
(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

مرزاقادیانی نے اسی پر لکھا ہے کہ؛ ''آپ کے ہاتھ میں سوائے فریب اور مکر کے کچھ نہ تھا''
(ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

لکھا ہے: ''ہائے کس کے آگے ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں''
(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

ان سب حوالہ جات کے ہوتے ہوئے جو قادیانی ملعون یہ دعویٰ کرے مرزا لعنتی نے عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کی تو اسکو اسلام قبول کرکے اس گند سے نکل آنا چاہئیے یا پھر ملعون کی تحاریر کو تسلیم کرکے خود کو مرتد مان لے!

**سوال نمبر 9:۔**

قادیانیوں کا شکوہ کہ اخبار الفضل کی عبارت (کہ مرزاقادیانی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے) مرزاقادیانی پر الزام ہے زنا کا!

قادیانی مرتد اکثر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ مرزا بڑا پارسا تھا آپ اس پر تہمت لگاتے ہیں!

**جواب شکوہ:۔**

یہ الزام ہم نے مرزاقادیانی پر لگایا نہیں، پڑھ کر سنایا ہے۔

اس پر زنا کا الزام تو اس کے مرید نے جو اس کو مسیح موعود اور ولی للہ لکھتا ہے اس نے لگایا، اور اس کے مقدس بیٹے نے پڑھ کر خط سنایا۔

ہم جس وقت یہ حوالہ دیتے ہیں تو مرزائی اس سے بہت چیں بہ جبیں ہوتے ہیں۔

لیکن انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم صرف حوالہ دیتے ہیں اگر یہ حوالہ پڑھنا قصور ہے تو سب سے بڑا قصوروار مرزامحمود تھا جس نے خط پڑھ کر سنایا، خط لکھنے والا مرزائیوں کا اپنا آدمی تھا۔ جس نے خط میں مرزا کو ولی للہ اور مسیح موعود لکھا ہے۔

اس کا مرزا کو مسیح موعود اور ولی للہ لکھنا دلیل اس بات کی ہے کہ وہ آدمی ہمارا نہیں مرزائیوں کا تھا اور وہ یہ لکھتا ہے کہ مرزاقادیانی کبھی کبھی (ذائقہ بدلنے کے لئے) زنا کر لیا کرتے تھے! (بحوالہ اخبار الفضل)

ہم قادیانیوں سے سوال کریں گے کہ کیا تاریخ الانبیاء میں ایک مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ اس نبی پر ایمان لانے والوں نے، یا پیروکاروں نے، اپنے نبی پر زنا کا الزام لگایا ہو؟

اگر نہیں اور ہر گز نہیں تو مرزاقادیانی کے پیروکاروں، اس کے ماننے والوں کا، باالفاظ دیگر بزعم خود مرزاقادیانی کے صحابیوں کا مرزاپر الزام لگانا کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ جھوٹا تھا؟

اگر سچا ہوتا تو کبھی امت کی طرف سے اس پر زنا کا الزام نہ لگتا

اس زانی ملعون کو زانی اسی کے چیلوں نے لکھا ہے ہم صرف حوالہ دیتے ہیں کہ اس ملعون کے ملعون پیروکار نے اپنے باپ کے زناء کو ہائی لائٹ کیا!

**سوال نمبر 10:۔**

قادیانیوں کا مکر!

مرزاقادیانی نے اپنی کتابوں میں حضرت مریم کو صدیقہ لکھا ہے تو جس کو وہ صدیقہ لکھے اس کی توہین کا کس طرح مرتکب ہوسکتا ہے؟
مسلمان بہتان باندھتے ہیں!

**جواب:۔**
مکر کا توڑ؛
(سیرۃ المہدی ج۳ ص۲۲۰) میں ہے
''مولوی ابراہیم بقا پوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) کی خدمت میں پیش ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ کی للہ تعالیٰ نے صدیقہ کے لفظ سے تعریف فرمائی ہے اس پر حضور (مرزاقادیانی) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت توڑنے کے لئے ماں کا لفظ استعمال کیا ہے اور صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے کہ جس طرح ہماری زبان میں کہتے ہیں؛
بھرجائی کانڑیئے میں سلام آکھناواں،

جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے۔ نہ کہ سلام کہنا''
اس طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے
نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار!
مرزاقادیانی کی یہ کمینگی کسی تبصرہ کی محتاج نہیں
اب آپ فرمائیں کہ کیا مرزاقادیانی وقعتہً حضرت مریم کے صدیقہ ہونے کا قائل تھا؟
یا پھر منافقت سے بھرا ہوا رہزن تھا؟

قادیانیوں کا ایک اور فریب!
مرزاقادیانی نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا وہ الزامی رنگ میں ہے

یہودیوں کے اس نے الفاظ ذکر کئے
جیسے (چشمہ مسیحی ص۴، خزائن ج۲۰ ص۳۳۶) پر اس کی صراحت ہے کہ: ''ہمارے قلم سے حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں!
لہذا مسلمانوں کو الزام تراشی نہیں کرنی چاہئیے!
جواب؛
اس دلیل کے تحت مرزا یہودیوں کی سنت ادا کرتا رہا؟

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزاقادیانی اور یہودی بغض عیسی علیہ السلام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں
یہودی استاد ہیں تو مرزا ان کے شاگرد!
مگر مرزاقادیانی اب بھی بغض عیسی علیہ السلام میں یہودیوں کی سنت پر عمل پیرا ہے
دو کردار ہیں ایک دشمنان مسیح یہود کا، دوسرا کردار ہے وکالت مسیح کا، جو قرآن ادا کر رہا ہے
مرزاقادیانی کس کردار کو ادا کر رہا ہے؟ وہ آپ کے سامنے ہے!

**سوال نمبر 11:۔**
قادیانیوں کا شکوہ کہ مسلمان ہمیں خنزیر کہتے ہیں حالانکہ ہم انسان ہیں!

**جواب شکوہ:۔**
قادیانی یہ شکوہ کرنے سے قبل یہ کیوں نہیں سوچتے کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب
(نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳)
میں اپنے دشمنوں کو جنگل کا خنزیر کہا ہے۔
اگر مرزاقادیانی اپنے مخالفین کو خزیر کہے تو قادیانیوں کے لئے شریعت، اور اگر مسلمان جواب آں غزل کے طور پر یہ اعزاز مرزاقادیانی کو واپس کر دیں تو قابل اعتراض آخر یہ دوہرا معیار کیوں؟

علاوہ ازیں، قرآن مجید کی نصِ قطعی ہے کہ نافرمان لوگوں کے لئے قرآن مجید میں
"اولئک کالانعام بل ہم اضل" (یہ لوگ جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں) ہے
پس جانوروں میں خنزیر بھی شامل ہے تو قرآن کی نص قطعی سے ثابت ہوا کہ مرزاقادیانی اور اس جیسے اور لوگوں کو خنزیر جیسے جانور سے تشبیہ دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں!

مزید یہ کہ خنزیر تو کیا مرزائی خنزیروں سے بھی زیادہ بدتر ہیں
اس لئے کہ اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو تو اس میں خنزیر پالنا جرم ہوگا۔
لیکن دور دراز کے جنگلوں میں خنزیر کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی مملکت کے ذمہ نہیں، مل جائے تو قتل کر دو۔
تلاش کر کے قتل کرنا ضروری نہیں!
جبکہ مرتد اور زندیق کو تلاش کر کے قتل کرنا اسلامی حکومت کے ذمہ ہے۔
اس لئے کہ خنزیر، سانپ، بچھو وغیرہ جان کے دشمن ہیں اور زندیق ومرتد ایمان کے دشمن ہیں۔
جس طرح جان سے زیادہ ایمان قیمتی ہے اسی طرح ان متذکرہ جانوروں سے زندیق ومرتد اور زیادہ خطرناک ہیں اور یہی حکم مرزاقادیانی ملعون اور دیگر قادیانی مرتدین بارے ہے!

**سوال نمبر12:۔**

**قادیانیوں کا الزام!**

مرزا قادیانی خود مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے تو وہ مسیح علیہ السلام کی کس طرح توہین کے مرتکب ہوسکتے ہیں؟ مسلمان فقط الزام تراشی کرتے ہیں!

**الزام کا پہلا منطقی جواب:۔**

پہلے تو مرزائی یہ بتایں کہ مرزاقادیانی نے (ازالہ اوہام ص۱۹۹، خزائن ج۳ ص۱۹۷) پر لکھا؛

''ممکن ہے دس ہزار مسیح آجائیں اور ان میں سے ایک دمشق میں نازل ہو جائے

ہاں اس زمانہ کا میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی انتظار بے سود ہے''

اور پھر (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) میں لکھا ہے کہ؛

''اس عاجز نے جس نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں میں نے یہ ہرگز دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے''

مرزاقادیانی کے اس فرمان کو قادیانی باربار پڑھیں وہ کہتا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں نہ کہ مسیح موعود، جو مجھے مسیح کہے وہ کم فہم مفتری اور کذاب ہے

اسی کتاب کے ٹائٹل پر دیکھیں کہ مرزاقادیانی کو مسیح موعود کہاگیا ہے

اب مرزائی ارشاد فرمائیں کہ اندر کی بات صحیح ہے یا ٹائٹل کی یا یہ کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور اس کا جواب مرزائیوں کے ذمہ ہے!

**دوسرا جواب:۔**

اس کتاب

(ازالہ اوہام ص۶۷۴، خزائن ج۳ ص۴۶۴) میں ایک اور الہام مرزاقادیانی نے اپنا لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا ''انا جعلناک المسیح ابن مریم'' اب دیکھیں۔ اس کتاب (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲) پر جو مسیح کہے وہ کم فہم مفتری وکذاب اور اسی کتاب (ازالہ اوہام ص۴۶۴، خزائن ج۳ ص) پر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح ابن مریم بنایا اگر یہ الہام صحیح ہے تو اللہ نے مسیح بنایا اور یہ کہتا کہ جو مجھے مسیح کہے وہ کم فہم مفتری وکذاب تو یہ فتویٰ اللہ پر مرزاقادیانی کا ہوا۔

اگر الہام غلط ہے تو مرزائیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر گئی۔

اب مرزائی فیصلہ کریں کہ ایک ہی کتاب کی دو باتوں سے کون سی جھوٹی ہے؟

مرزاقادیانی نے لکھا ہے۔ میں مثیل مسیح ہوں۔ مگر کشتی نوح میں لکھا ہے کہ میں عیسیٰ ابن مریم ہوں
اب قادیانی بتائیں کہ ازالہ والی بات صحیح ہے یا کشتی نوح والی؟ اور پھر لطف یہ کہ مسیح ابن مریم بننے کے لئے
مرزاقادیانی نے جو کہانی تراشی ہے۔ وہ عجیب ہی عبرت آموز اور حیاء سوز ہے۔
مرزاقادیانی نے (کشتی نوح ص۴۶،۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰) پر لکھا ہے کہ؛ ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ پر نفخ
کی گئی اور باستعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا
آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا''
اور اس سے اگلے صفحہ۵۱ پر دردزہ اور کھجور کا بھی ذکر ہے۔

اب مرزائی فیصلہ کریں کہ اس نے ازالہ میں کہا کہ میں مثیل مسیح ہوں اور اس حوالہ میں کہا کہ میں مسیح ہوں، کیا
اس سے مرزاقادیانی کے اس طرز عمل سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کے دل میں چور تھا؟

جیسے چور ہر قدم گھر والوں کو سویا ہوا پاکر چوری کے لئے اٹھاتا ہے یہی کیفیت مرزا کی دماغی بناوٹ کی تھی۔
اب ظاہر ہے کہ ان دو میں سے ایک صحیح اور ایک غلط مرزائی فیصلہ کریں کہ مرزا نے کون سی بات صحیح کہی ہے
اور کون سی غلط اور یہ بھی یاد رہے کہ جھوٹا نبی نہیں ہوسکتا۔
یہاں ایک سوال یہ بھی رہ جاتا ہے کہ مرزاقادیانی کو حمل کیسے ٹھہرا؟
(اسلامی قربانی ص۱۴) پر مرزاقادیانی کے مرید باصفا نے حضرت صاحب کا ایک کشف لکھ کر اس معمہ کو حل کر دیا۔

حضرت صاحب نے ''ایک دفعہ اپنے کشف کی یہ حالت بیان کی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے
قوت رجولیت کا اظہار کیا، سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔''
اللہ رب العزت کے متعلق یہ دریدہ دہنی یاوہ گوئی پھر خود حاملہ خود ہی خود سے پیدا ہوگئے بقلم خود ہوگئے
یہ میں ولد میں کے معمہ کو حل کرنا مرزائیوں کے ذمہ ہے
باقی رہا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ وہ کس طرح مسیح کی توہین کے مرتکب ہوئے یہ تو ممکن ہی نہیں، بات امکان کی
نہیں، یہاں تو مسئلہ وقوع کا ہے کہ وہ توہین کے مرتکب ہوئے اس کا باعث مندرجہ ذیل ہے۔
**1**۔مرزاقادیانی کے مسیح بننے کے لئے ضروری تھا کہ وہ مسیح علیہ السلام کی صفات کا حامل ہوتا۔
مرزاقادیانی اس درجہ پر پہنچ نہیں سکتا تھا تو ان کا درجہ کم کر کے اپنے درجہ اور سطح پر ان کو لے آیا کہ جیسے میں
ہوں ویسے ہی مسیح تھے۔
(نعوذ باللہ)

**2۔** آئینہ میں انسان کو اپنی شکل نظر آتی ہے مرزاقادیانی اپنے کردار کے آئینہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھتا تھا اس لئے ان کی توہین کا مرتکب ہوتا تھا۔

**3۔** مسیح بننے کے باعث رقابت کے مرض کا شکار ہو کر وہی تباہی بکنی شروع کر دی کہ چلو میں ان جیسا نہیں تو وہ میرے جیسے تھے۔
مرزاقادیانی کو مرض لاحق تھا جب تک حضرت مسیح علیہ السلامکی کسی بھی پہلو سے توہین نہ کر لیتا اسے چین نہ آتا۔

(ازالہ اوہام ص۳۱۲، خزائن ج۳ ص۲۵۸ حاشیہ) میں مرزاقادیانی نے لکھا ہے۔
''یہ عاجز اس عمل کو اگر مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے امید قوی رکھتا تھا ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔''
اور پھر آگے لکھا کہ؛
''ابن مریم استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم رہنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے'' (استغفراللہ)

**تیسرا جواب:۔**
ملعون کی کتاب (ازالہ اوہام ص، خزائن ج۳ ص۲۹۹) پر ہے کہ: ''مسیح کو دعوت حق میں قریباً ناکامی رہی''
یہ ہے مرزاقادیانی کی خود نمائی اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں اس کی تنقیص کا انداز، یا شاطرانہ چال، چلو ان کو کمتر ثابت کرنے کی کوشش کرو۔
پھر ایک اور امر کی طرف توجہ کرنا انتہائی ضروری ہے کہ مرزاقادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ظاہر امر ہے کہ اس میں نبوت تو درکنار شرافت تک قریب نہ بھٹکنے پائی تھی تو مرزاقادیانی نے نبوت کا ایسا تصور دیا کہ الامان!

یہ مرزاقادیانی نے اپنی (تریاق القلوب ص۶۷، خزائن ج۱۵ ص۲۷۹) پر لکھا ہے کہ؛
''ایک شخص جو قوم کا چوہڑا یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمان کی ۴۰،۳۰سال سے خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہوکر اس کی رسوائی ہوچکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے۔ چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہنہ اٹھاتے ہیں اب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن ہے کہ وہ ایسے کاموں سے تائب ہوکر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خداتعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ رسول اور نبی بھی بن جائے''!

اس عبارت سے مرزاقادیانی کی تکنیک (ڈھنگ) کو سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ جس منصب کا دعویٰ کرتا ہے
اگر اس کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا تو اس منصب کو کم کر کے اپنے اوپر فٹ کرنے لگتا ہے
عیسی علیہ السلام کے منصب پر فائز ہونے کے لئے اسے مسیحی شان اور بزرگی کی ضرورت تھی اس کو پورا نہ کر سکا تو مسیح علیہ السلام کی تنقیص کر کے اسے اپنے برابر لاکھڑا کیا اور یا ان کو اتنا گرایا کہ خود ان سے افضل ہونے کا مدعی ہوگیا
یہ اس کے حسد اور رقابت کی دلیل ہے
چنانچہ (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰) پر لکھتا ہے؛

"کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے" (نعوذ باللہ)
مزکورہ بالا جوابات کی روشنی میں جو اب بھی مرزے ملعون کو اچھا سمجھے وہ بھی ملعون!

**سوال نمبر 13:۔**
قادیانیوں کا جھوٹا دعویٰ!
مرزاقادیانی نے اس مسیح کے متعلق سخت الفاظ کہے تھے جس نے ابنیت کا دعویٰ کیا تھا؟

**جواب:۔**
اس جھوٹ کا توڑ!
مرزاقادیانی نے اپنی کتاب
(تحفہ قیصریہ ص۱۶، خزائن ج۱۲ ص۲۷۳)
میں لکھا ہے کہ؛ "حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ تثلیث وابنیت ہے۔
ایسے متنفر پائے جاتے ہیں تو گویا ایک بھاری افتراء ہے جو ان پر کیا گیا ہے" لیجئے! مرزاقادیانی نے خود تسلیم کر لیا کہ نصاریٰ کے غلط عقائد سے عیسی علیہ السلام کا کوئی تعلق نہیں، تو نصاریٰ کے ان غلط عقائد کی وجہ سے حضرت عیسی علیہ السلام کی توہین کے ارتکاب کا جواز کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟
ثابت ہوا کہ مرزا ملعون مکار، فراڈیا اور دھوکہ باز ہونے کے علاوہ گستاخ بھی تھا!
اس پر قادیانیوں کا گمراہ کن مکر!
مولانا رحمت للہ کیرانوی نے بھی توجوابات دیئے ہیں عیسائیوں کو، پھر تنقیدُ تکفیر صرف مرزا غلام احمد پر کیوں!
اسکا آسان جواب!
کسی کو بھی الزامی جواب دیتے وقت اگر کسی نبی کی تحقیر کا پہلو آگیا تو یہ کفر ہے۔

چاہے جواب دینے والا کوئی کیوں نہ ہو۔ جواب حقیقی ہو یا الزامی۔ انبیاء میں سے کسی ایک کی بھی توہین وتحقیر کرنا کفر ہے چنانچہ پہلے علماء نے ایسے قطعاً نہیں کیا۔
نیز یہ کہ مرزاقادیانی نے لکھا ہے کہ: ''حق بات یہ ہے کہ آپ (مسیح) سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا''
(ضمیمہ انجام آتھم ص٦ حاشیہ، خزائن ج١١ ص٢٩٠)
تو ''حق بات'' کے الفاظ یہ بتاتے ہیں کہ مرزاقادیانی اپنی طرف سے یہ بات کہہ رہا ہے نہ کہ الزامی طور پر!
ہم ہر اس بندے پر لعنت بھیجتے ہیں جو کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرے!

**سوال نمبر 14:۔**
قادیانی ملعونوں کا استدلال!
مرزاقادیانی نے انجیلی یسوع کے متعلق یہ الفاظ کہے ہیں نہ کہ حضرت مسیح کے متعلق!
لہذا مسلمان مرزا کے الفاظ کو حضرت مسیح علیہ السلام سے منسوب کرکے غلط کرتے ہیں!

**اس استدلال کا منطقی جواب:۔**
ہم نے جو حوالہ جات عرض دیئے ہیں
ان میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نام لے کر ان کو گالیاں دی ہیں!
اس کے باوجود اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ اس نے یسوع کے متعلق یہ کہا ہے تو بھی وہاں مراد عیسی علیہ السلام ہی ہیں!

کیونکہ مرزاقادیانی نے اپنی کتاب(توضیح مرام ص٣، خزائن ج٣ ص٥٢) پر لکھا ہے کہ: ''یسوع، مسیح ابن مریم ایک شخص کے نام ہیں''
پس ثابت ہوا کہ جہاں اس نے یسوع کی توہین کی ہے۔
وہاں بھی مراد عیسی علیہ السلام ہیں!
لہذا یا مرزا کذاب کو جھوٹا مان کر اسلام قبول کرلو یا اُس ملعون کے الفاظ تسلیم کرکے لعنت وصول کرتے رہو!

**اس پر قادیانیوں کا مکراستدلال:**
مرزاقادیانی نے عیسائیوں کے رد میں ایسے لکھا،
اس لئے کہ وہ ہمارے نبی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں تو مرزاقادیانی نے الزامی رنگ میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا لکھ دیا ہے!

**اس مکر کا جواب؛**

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی عزتُ توقیر اور ان پر ایمان لانا بموجب ''لا نفرق بین احد من رسلہ'' ان میں تفریق نہ کرنا مسلمانوں پر فرض ہے ۔
کسی ایک نبی کی توہین کا مرتکب بھی کافر ہے۔
کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے نبی علیہ السلام کی عزت بچانے کے لئے کسی دوسرے نبی پر الزام تراشی کرے یہ بھی کفر ہے۔
باقی یہ مستقل بحث ہے کہ مرزاقادیانی حضور علیہ السلام کی عزت کا محافظ تھا یا سب سے بڑا دشمن، ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ مرزاقادیانی سے بڑھ کر اور کوئی بدبخت بھی آپﷺ کی عزت وناموس کا اتنا دشمن نہیں تھا جتنا مرزاقادیانی دجال تھا
لہذا مرزا ملعون گستاخِ انبیاء علیہم السلام ہے۔

**اس پر قادیانیوں کا نیا مکر؛**
مرزاقادیانی نے فرضی مسیح کی توہین کی ہے نہ کہ حقیقی کی! لہذا مسلمان الزام تراشی کرتے ہیں!
**اس مکر کا جواب؛**
اگر فرضی نبی کو گالیاں دینا جائز ہے تو کیا ہم مرزاقادیانی کو الو کا پٹھہ، خنزیر کا بچہ، نطفہِ حرام کہہ لیں؟
اگر اس پر آپ قادیانی سیخ پا ہوئے تو ہم کہہ دیں گے کہ ہم نے فرضی غلام احمد قادیانی کو گالی دی ہے!
اس طرح تو فساد کا ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا کہ جو مرزائیوں سے بند نہ ہوسکے گا۔
دوسرا یہ کہ اگر فرضی اور خیالی مسیح کو گالیاں دی ہیں تو وہ عیسائیوں کے لئے حجت اور قابل تسلیم کیسے ہوں گے؟

**مکر پر ایک اور مکر؛**
اس جواب کو پاکر اکثر قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزاقادیانی نے انجیل کے حوالہ سے بات کی ہے!
**اسکا جواب؛**
مرزاقادیانی نے
(چشمہ معرفت ص۲۵۵، خزائن ج۲۳ ص۲۶۶)
میں لکھا ہے کہ؛ ''تورات اور انجیل محرّف مبدّل کتابیں ہیں۔''
محرّف ومبدّل کتابوں سے تحریف شدہ حوالہ جات لے کر کسی نبی کو تختہ مشق بنانا کہاں کی انسانیت ہے؟
الغرض کہ کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے۔

**سوال نمبر15:۔**
قادیانیوں کا فریب!

مرزاقادیانی نے جہاں مسیح علیہ السلام کی بہنوں یا بھائیوں کا ذکر کیا ہے۔ وہ ''انما المؤمنون اخوۃ'' کے تحت کہا ہے نہ کہ حقیقی طور پر، لہذا یہ بھی نرا بہتان ہے!

**جواب؛ ۔**

بالفرض اس دلیل کو تسلیم کر بھی لیا جائے تو اسکے کے تحت تو پھر لاتعداد بہن بھائی بنتے ہیں جبکہ مرزا ملعون نے (کشتی نوح ص۱۷، خزائن ج۱۹ ص۱۸ حاشیہ)

میں لکھا ہے کہ ''آپ کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔''

تو اب مرزاقادیانی نے ''انما المؤمنون اخوۃ'' کے تحت نہیں لکھا بلکہ حقیقی طور پر ان کی بہنیں اور بھائی مراد لیتے ہیں جو شرعاً نہ صرف غلط بلکہ دجل وتلبیس کا مرقع ہیں اور انتہائی جاہلانہ تصور ہے پس تحقیق کہ ملعون بھی کذاب تھا اور اسکی گستاخیوں پر تاویلیں دینے والے بھی گستاخ ہیں۔

اس پر قادیانیوں کا مکرُ فریب سے بھرپور سوال؛

کیا دشمنوں کے اعتراض نقل کرنے جرم ہیں؟

اسکا تسلی بخش جواب؛

مرزائیوں کے نزدیک اگر دوسروں کے اعتراض نقل کرنا جرم نہیں تو ہمیں بھی یہ حق ہے کہ مرزاقادیانی کے دشمنوں نے مرزاقادیانی کے متعلق جو اعتراض کئے ہم بھی ان کو نقل کر سکیں۔

مرزاقادیانی کے زمانہ میں جن لوگوں نے مرزاقادیانی کے متعلق جو کہا اور مرزاقادیانی نے خود اپنی کتاب میں اسے نقل کیا ہے وہ ہم عرض کر دیں۔

مرزاقادیانی نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۱۸۱، خزائن ج۲۲ ص۱۸۸)

میں لکھا ہے؛ ''ازاں جملہ یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ عبدالحکیم خان نے اپنے ہم جنسوں کی پیروی کر کے میرے پر یہ الزام لگائے ہیں کہ میں جھوٹ بولتا رہا ہوں اور میں دجال ہوں اور حرام خور ہوں اور خائن ہوں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں طرح طرح کی میری عیب شماری کی ہے چنانچہ میرا نام شکم پرست، نفس پرست، متکبر، دجال، شیطان، جاہل، مجنوں، کذاب، سخت، حرام خور، عہد شکن، خائن رکھا ہے اور دوسرے کئی عیب لگائے ہیں!

مزید مرزاقادیانی نے اپنی کتاب (تتمہ حقیقت الوحی ص۲۱، خزائن ج۲۲ ص۴۵۳)

پر لکھا ہے کہ: ''مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب جرأت کے ساتھ زبان کھول کر میرا نام دجال رکھا اور میرے پر فتویٰ کفر لکھوا کر سینکڑوں پنجاب وہندوستان کے مولویوں سے مجھے گالیاں دلوائیں اور مجھے یہود ونصاریٰ سے بدتر قرار دیا اور میرا نام کذاب، مفسد، دجال، مفتری، مکار، ٹھگ، فاسق، فاجر، خائن رکھا!

اگر ہم ان اعتراضات کو نقول کریں تو مروڑ کیوں اٹھتے ہیں؟ پیڑ کیوں ہوتی ہے؟

اب مرزائی بتائیں کہ اگر عیسی علیہ السلام کے دشمنوں کے اعتراض سے مرزاقادیانی استدلال کر سکتے ہیں تو پھر مرزاقادیانی پر جن مخالفین نے اعتراض کئے وہ آپ کے ہاں کیوں قابل قبول نہیں؟
نیز اگر مرزاقادیانی کے نزدیک دشمنوں کے اعتراض نقل کرنا باعث اجر اور ثواب ہے تو مرزاقادیانی کے مخالفین کے اعتراض اور القابات نقل کرنا ہمارے نزدیک بہت بڑا اجر رکھتا ہے کہ اسے دجال کہا جائے! کذاب، مفسد، حرام خور وغیرہ القابات نقل کئے جائیں!

تہاڈا سر تے تہاڈے لتر!

**سوال نمبر 16:۔**
قادیانیوں کا دعویٰ کے مرزا مثلِ مسیح تھا مسیح نہیں مسلمان کسی غلط فہمی کا شکار ہیں۔
**جواب:۔**
مرزاقادیانی نے (براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳) میں تحریر کیا ہے؛
''ھو الذی ارسل رسولہ باالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' یہ آیت حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے!
براہین کی تصنیف کے وقت مرزاقادیانی کا مجدد، مامور اور ملہم من للہ ہونے کا دعویٰ تھا اس وقت قرآن مجید سے استدلال کر کے کہا کہ گویا قرآن مجید کی رو سے مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔
مرزاقادیانی کا بیٹا مرزامحمود کہتا ہے؛
''لیکن ۱۸۹۱ء میں ایک اور تغیر عظیم ہوا۔
یعنی حضرت مرزاصاحب کو الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ حضرت مسیح ناصری ( علیہ السلام ) جن کے دوبارہ آنے کے مسلمان اور مسیحی دونوں قائل ہیں وہ فوت ہو چکے، اور ان کی جگہ آپ (مرزاقادیانی) ہیں۔''
(سیرۃ مسیح موعود ص۳۰، مصنفہ مرزامحمود)

مرزاقادیانی نے پہلے ۱۸۸۴ء میں قرآن مجید کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے
پھر ۱۸۹۱ء میں اپنے الہام کی رو سے کہا کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے تو گویا مرزاقادیانی کے الہام نے قرآن مجید کو منسوخ کر دیا؟
اتنی بات مرزاقادیانی کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے اور اسکے باوجود اسکی حمایت کرنے والے بھی مرتد ہیں!

**دوسرا جواب؛**
مرزاقادیانی ملعون نے اپنی کتاب
(ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷)

میں لکھا ہے؛ " پھر (براہین احمدیہ) میں اس مکالمہ کے قریب یہ وحی للہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علیٰ الکفار رحماء بینھم"
اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"
یہ رہا دعٰوی اس کذاب کا، اب بھی اسکو صحیح ماننے والا مرتد اور کافر ہی ہوگا۔

**سوال نمبر 17:۔**
قادیانیوں کا دعویٰ!
اگر مرزا صاحب ایسے ہوتے جیسا آپ سمجھتے ہیں تو انکے ماننے والوں کی تعداد کیوں بڑھی؟
**جواب:۔**
ماننے والے تو شیطان کے بھی بہت ہیں۔
موسٰی علیہ السلام کے مقابلے میں فرعون کی تعداد زیادہ تھی تو فرعون حق پر ہوجائیگا؟

نواسۂ رسول ﷺ سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کے خلاف بھی جمِ غفیر تھا تو کیا یزید اس تعداد کی وجہ سے حق پر ہوجائیگا؟

علاوہ ازیں؛ دنیا میں ایک بھی بندہ نہیں جو مرزا ملعون کو اسکے تمام دعوؤں میں سچا مان کر ان پر عمل بھی کرتا ہو!

مثلاً؛ مرزاقادیانی کا دعویٰ ہے کہ؛ "میں حجر اسود ہوں"
(اربعین نمبر۴ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)
اسی طرح مرزاقادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے؛ "انی واللہ فی ہذا الامر کعبۃ المحتاج کما ان فی مکۃ کعبۃ الحجاج وانی انا الحجر الاسود الذی وضع لہ القبول فی الارض والناس بمسہ یتبرکون"
اللہ کی قسم جیسے مکہ حجاج کا کعبہ ہے میں محتاجوں کا کعبہ ہوں اور میں وہ حجر اسود ہوں جس کی زمین پر مقبولیت رکھ دی گئی اور لوگ اس کو تبرک کے طور پر چھوتے ہیں
(الاستفتاء ص۴۱، ملحقہ حقیقت الوحی، خزائن ج۲۲ ص۶۶۳)

مزکورہ بالا عبارتوں سے ثابت ہوا کہ مرزا ملعون خود کو کعبہ اور حجر اسود سمجھتا تھا۔
کیا قادیانی اسے کعبہ سمجھتے ہیں
اگر سمجھتے ہیں تو خاندان سمیت اسکے گرد چکر کاٹ کر طواف کرتے ہیں؟

کیا قادیانی اسے حجرِ اسود سمجھتے ہیں؟
اگر سمجھتے ہیں تو حجرِ اسود کو درمیان سے چوما جاتا ہے آپ، آپکی ماں، بہن، بیوی، بیٹی نے مرزے کو درمیان سے چوما؟
اگر چوما تو کس مقام سے چوما؟
اگر نہیں چوما تو آپ اسکے مکمل پیروکار نہیں!

قادیانی مکاروں کا ایک اور فریب!
ہمارے شہر کا نام قرآن میں لکھا ہے، ربوہ!
آپ ہمارا مقابلہ کس طرح کرسکتے ہیں؟

**اسکا عقلی جواب؛**
جب قران نازل ہوا تب ربوہ نامی کوئی شہر تھا؟

**منطقی جواب؛**
اگر ربوہ شہر نہیں تھا اسکے باوجود قادیانی بضد ہوں کہ ہمارے شہر کا نام ہے تو پھر ہمارے نزدیک قادیانیوں اور لاہوریوں، دونوں کا نام بھی خصلت کے اعتبار سے قران میں سے دکھایا جا سکتا ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم!
"حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر"
میتہ مردار سے مراد لاہوری اور خنزیر سے مراد قادیانیوں کا بیان ہے، دونوں کا تذکرہ موجود ہے!
اس پر قادیانی جواب دیتے ہیں کہ اس وقت تو نہ قادیانی تھے نہ لاہوری یہ کیسے ممکن ہے تو جواب عرض ہے کہ یہ ویسے ہی ممکن ہے جیسے ملعونوں نے ربوہ سے منسلک کررکھا ہے!

**سوال نمبر 18:۔**
قادیانیوں کا باطل دعویٰ!
اگر مسلمان آج مرزا صاحب کو نہیں مانتے تو کل کو ماننا پڑے گا!

**جواب؛۔**
یہ دعٰوی ہی باطل ہے ہم مرزا ملعون کو مانتے ہیں کیا مانتے ہیں آئیں آپکو اسی مرتد کے قلم سے روشناس کراتے چلیں!
ہم اسے الو کا چرخہ، پاگلوں کا چیئرمین مانتے ہیں۔
وہ اس طرح کہ جس کو دائیں بائیں پاؤں کے جوتے کی تمیز نہ تھی وہ دانشمند کیونکر ہوگا؟
(سیرۃ المہدی ج۱ ص۵۳)

جس کو صدری اور کوٹ کے بٹنوں کی تمیز نہ تھی وہ عقلمند کیونکر ہوگا؟
(سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۶)

جس کو اوپر کے کاج اور نیچے کے کاجوں کی تمیز نہ تھی وہ بصیرت والا کیونکر ہوگا؟
(سیرۃ المہدی ج۲ ص۱۲۶)

جو ایک ہی جیب میں گڑ اور مٹی کے ڈھیلے رکھتا تھا اسے صاحبِ علم کیونکر مانیں؟ (مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ ص۶۷)

جس کی واسکٹ کی جیب میں اڑھائی سیر کی اینٹ رکھی رہتی تھی اور اسے معلوم نہ ہوتا تھا اسے ہم خبریں دینے والا کیونکر تسلیم کریں؟
(مسیح موعود کے مختصر حالات ملحقہ براہین احمدیہ طبع چہارم)

فرمایئے یہ عقلمند انسان تھا یا الو کا چرخہ، بیوقوفوں کا نمبردار اور پاگلوں کا چیئرمین تھا؟
بیشرماں دی ڈُھل گئی دال کہندے ڈوھل ڈوھل کھانے آں!

**سوال نمبر 19:۔**
قادیانی کا مکر!
اگر مسلمان مرزا صاحب کو مسیح یا مجدد نہیں مانتے تو کم از کم عالم تو مانیں!
**جواب:۔**
مرزاقادیانی ملعون(خطبہ الہامیہ ص۴۹، خزائن ج۱۶ ص۴۹)
میں لکھتا ہے کہ؛ ''عید اس کا نام نہیں کہ بازاری عورتوں کے رقص کا شوق کیا جائے ''وبؤسہن وعناقہن'' اور ان کا بوسہ گلے لپٹانا''
بوسہ کی عربی مرزاقادیانی نے بؤسہن لکھی ہے
کیا دنیا میں کسی عرب نے لفظ بوسہ کو عربی شمار کیا ہے؟
بوسہ اردو کا لفظ ہے اسے عربی میں گھسیڑنا مرزاقادیانی کی فصاحت وبلاغت کا ہی کرشمہ قرار دیا جاسکتا ہے اور اس سے یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مرزاقادیانی کتنا بڑا جاہل تھا جسے اردو الفاظ کی عربی تک نہ آتی ہے۔
اس سے اس کی جہالت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے ہم اسے عالم کیونکر مان لیں؟

**دوسرا جواب؛ ۔**
جس ملعون کو مہینوں کی ترتیب تک معلوم نہیں اسے عالم کیسے مانیں؟
مرزاقادیانی نے
(تریاق القلوب ص۴۱، خزائن ج۱۵ ص۲۱۸)
میں لکھا ہے صفر چوتھا اسلامی مہینہ ہے!
او پیا جے تہاڈا عالم، ہنڑ دسو صفر کتواں مہینہ اے دوجہ یا چوتھا؟

**سوال نمبر20:۔**
قادیانیوں کا سوال!
کیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی ساری باتیں جھوٹ ہیں یا کوئی ایسی بات بھی ہے جسے آپ سچ سمجھتے ہیں؟
**جواب؛ ۔**
ایسی بات ہرگز نہیں کہ ہم مرزے ملعون کی ہر بات کو جھوٹ سمجھتے ہیں کچھ باتیں وہ سچی بھی کرگیا ہے
مثلاً بقول مرزا ملعون کے؛

کرم خاکی ہوں مرے پیارے، نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت، اور انسانوں کی عار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷)

اس شعر میں مرزاقادیانی نے کہا کہ میں مٹی کا کیڑا ہوں اور آدم کی اولاد نہیں یعنی انسان زادہ نہیں ہوں
یہ بالکل صحیح کہا کہ واقعی مرزاقادیانی کا کوئی کام بندے دے پتراں والا نہ تھا۔

اور بھی صحیح بات ہے وہ یہ کہ مرزاقادیانی نے کہا حضور علیہ السلام کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے
(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۱)
اسے بھی ہم سچ مانتے ہیں اور اسی سچ کی بنیاد پر اس ملعونُ مرتد کو کافر سمجھتے ہیں! اس بات کے باوجود مرزے نے کہا کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں ۔
(ملفوظات احمدیہ ج۱۰ ص۱۲۷)

دعویٰ رسالت کر کے خود اپنے فتویٰ کی رو سے خود کافر ہوگیا۔

اب آئیں قادیانی میدان میں جو مرزے ملعون کو سچا سمجھتے ہیں۔

مرزاقادیانی نے ایک اور بھی بات کہی وہ یہ کہ "میرے مخالف کنجریوں کی اولاد ہیں"
(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۸،۵۴۷)

تو مرزاقادیانی کا بیٹا فضل احمد اس کو نہیں مانتا تھا لہذا مرزاقادیانی کے فتویٰ کے مطابق وہ ٹھہرا کنجری کا بیٹا، اس کی ماں مرزا کی بیوی تھی تو جو کنجری کا خاوند ہو وہ بھی کنجر اور جو اس کنجر کو نبی مانیں یا مصلح، مجدد، مسیح مانیں وہ بھی کنجر!
ہم مرزے ملعونُ مرتد کو کافر سمجھتے ہیں اور جو اسکو صحیح سمجھے اس مرتد کو بھی کافر سمجھتے ہیں۔
کجھ سمجھ آئی یا فیر اگلی وی گئی..؟

**قادیانی مرتدین کا آخری حربہ!**
مرزاقادیانی کو آپ لوگ صاحب کیوں نہیں کہتے؟
جبکہ آپ عمران خان صاحب، باجوہ صاحب جو بائیڈن صاحب، بادشاہ سلمان صاحب الغرض سب کو صاحب کہتے ہو تو مرزاقادیانی کو صاحب کیوں نہیں کہتے؟

**عقلی جواب؛ ۔**
کیا آج تک کسی قادیانی نے شیطان کو صاحب کہا؟
ابوجہل یا فرعون کو صاحب کہا ہے؟
کیا آپ کہتے ہیں کہ رات شیطان صاحب خواب میں میرے پاس تشریف لائے تھے؟
جان لیں کہ شیطان صرف شیطان تھا اور مرزا خبیث شیطان ہے ۔
شیطان نے صرف سیدنا آدم علیہ السلام کی اہانت کی تھی مرزاقادیانی نے تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت کی ہے
جب آپ شیطان کو صاحب نہیں کہتے، تو ہم اس خبیث شیطان کو کیسے صاحب کہوں؟

ذات دی کوہڑ کِرلی
شہتیراں نوں جپھے!

اب آخر میں مرزا قادیانی ملعون کی سات عبارتیں پیش خدمت ہیں!
قادیانی بتائیں کہ کیا کسی نبی نے کسی فیصلہ کے وقت اپنے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے؟؟
فقط ایک حوالہ دکھا دیں میں شاگردی اختیار کرلونگا!

**1:۔**

”اگر میعاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا کہ تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو“
(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۳، خزائن ج۵ص۵۷۴)

**2:۔**

”اور اگر یہ تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر، اگر تیری نظروں میں مردود اور ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا مخالفوں نے سمجھا ہے“
(مجموعہ اشتہارات ج۲ص۱۱۶)
(یہ دعا قبول ہوگئی اور ملعون نامرادی کے ساتھ ذلت کی موت مرا)

**3:۔**

”اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی تو میں ہر سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں
مجھ کو ذلیل کیا جائے
روسیاہ کیا جائے
میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے
ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں“
(جنگ مقدس ص۱۸۸،خزائن ج۶ص۲۹۳)

**4:۔**

”میرے مالک میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر!
موت قتل کی رو سے واقع نہ ہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو۔ مثلاً طاعون سے یا ہیضہ سے“
(ضمیمہ نزول المسیح ص۱۸،خزائن ج۱۹ص۱۲۲)
(اس ملعون کی یہ دعا بھی قبول ہوئی ہیضے اور پیچش کی حالات میں مرا)

**5:۔**

”مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشگوئی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہوں گا اور ہر ایک کے لئے جائے عار ننگ“
(ضمیمہ نزول المسیح ص۲۰، خزائن ج۱۹ص۱۲۴)

**6:۔**

''اللہ تعالیٰ کے کسی نبی نے تو کجا کسی مقبرین نے بھی اس قسم کی کوئی پیش گوئی نہیں کی کہ اگر میں اتنی عمر پاکر مروں تو میں سچا ہوں گا ورنہ تم مجھے جھوٹا سمجھنا''
(ازالہ اوہام ص۲، خزائن ج۳ص۳۴۲)

**7:۔**

''اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔
اس بات پر راضی ہوں ۔
مجھے گلہ میں رسہ ڈال کر پھانسی (سولی) پر کھینچا جائے''
(آئینہ کمالات اسلام ص۶۵۱،خزائن ج۵ص۶۵۱)

کیا کسی صحیح المغز اور عاقل بالغ انسان کے الفاظ ہوسکتے ہیں
اس مردود کو علم نہیں تھا قبولیت کی گھڑی میں بددعا بھی قبول ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ کذاب حالتِ ذلالت میں مرا!

اپنی سمجھدانی وڈی کرو!

# دوسرا حصہ:۔

## باب نمبر 1:۔

مرزاغلام احمد قادیانی ملعون کے بقول اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے نبوت ملی ہے۔
تو سوال یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے نبوت مل سکتی ہے، تو کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے دوزخ سے نجات بھی مل سکتی ہے یا نہیں؟
اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے نجات مل سکتی ہے، تو پھر مرزاغلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کی کیا ضرورت ہے؟
اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع سے نجات نہیں مل سکتی، تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے نبوت کیسے مل سکتی ہے؟
نیز خیرالقرون سے لے کر آج تک کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا متبع گزرا ہے یا نہیں؟
اگر گزرا ہے تو وہ نبی کیوں نہ بنا؟
آخر مرزاقادیانی میں کون سی صلاحیت واستعداد تھی جو دوسروں میں نہیں تھی؟

## باب نمبر 2:۔

مرزاغلام احمد قادیانی ملعون کی کئی عبارات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی بھی ''خاتم النبیین'' کے معنی وہی سمجھتا تھا جو چودہ صدیوں سے تمام دنیا کے مسلمان سمجھتے چلے آئے ہیں
جسے مرزاغلام احمد قادیانی اپنی کتاب(ازالۂ اوہام)میں لکھا ہے کہ؛
''قرآن کریم بعد خاتم النبیین( صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا''
(ازالہ اوہام ص۴۱۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱)

دعویٰ نبوت کے بعد مرزاقادیانی ملعون گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر خاتم النبیین کے دوسرے معنی بیان کرتا ہے جس کی بناء پر اسکے نزدیک نبوت کا جاری ہونا ضروری ہوگیا اور بقول مرزاجس مذہب میں وحیِ نبوت نہ ہو وہ شیطانی اور لعنتی مذہب کہلانے کا مستحق ہے''
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸، خزائن ج۲۱ ص۳۰۶)

پھر لکھتا ہے کہ
جو شخص یہ کہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا وہ دین، دین نہیں اور نہ وہ نبی، نبی ہے"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ایضاً ج۲۱ ص۳۰۶)

اب سوال یہ ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک "خاتم النبیین" کے کون سے معنی صحیح ہیں؟

اگر خاتم النبیین کے جدید معنی صحیح ہیں تو یہ کیا چودہ صدیوں میں جس قدر بھی مسلمان گذر چکے وہ سب کافر اور بے ایمان گزرے (معاذاللہ) یعنی کہ قادیانیوں کے نزدیک کہ عہدِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی اجمعین سے لے کر اس وقت تک تمام امت کفر پر گزری اور دعویٰ نبوت سے پہلے خود مرزاقادیانی بھی جب تک اسی سابقہ عقیدہ پر رہا تو وہ خود کافر رہا اور پچاس برس تک جملہ آیات واحادیث کا مطلب بھی غلط سمجھتا رہا؟

تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے، کہ جو شخص تمام امت کی تکفیر وتذلیل کرتا اور احمق وجاہل قرار دیتا ہو، وہ بالاجماع کافر اور گمراہ ہے!

لہٰذا مرزاقادیانی بالاجماع کافر اور گمراہ ٹھہرا!

اور اگر خاتم النبیین کے پہلے معنی صحیح ہیں جو تمام امت نے سمجھے اور مرزاقادیانی بھی دعویٰ نبوت سے پہلے وہی سمجھتا تھا تو لازم آئے گا کہ پہلے لوگ تو سب مسلمان ہوئے اور مرزاقادیانی دعویٰ نبوت کے بعد سابقہ عقیدہ کے بدل جانے کی وجہ سے خود اپنے اقرار سے کافر اور مرتد ہوگیا
اب مرزائی خود بتائیں کہ وہ کون سا معنی استعمال کتما پسند کریں گے؟

علاوہ ازیں یہ مسئلہ فریقین میں مسلم ہے کہ تشریعی نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔
خود مرزاقادیانی کی تصریحات اس پر موجود ہیں کہ جو شخص تشریعی نبوت کا دعویٰ کرے، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔
ملاحظہ فرمائیں۔
(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۱،۲۳۰)

اختلاف صرف نبوت مستقلہ کے بارے میں ہے، کہ آیا وہ جاری ہے یا وہ بھی ختم ہوگئی؟

اس لئے اب اس کے متعلق فریقِ مخالف قادیانیوں سے چند سوالات ہیں۔

**:1**

مرزاقادیانی نے اوّل اپنی کتابوں میں تشریعی نبوت کے دعویٰ کو کفر قرار دیا اور پھر خود صراحتاً تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا۔

چنانچہ لکھا؛ ''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اسی آیت کا مصداق ہے''

''ھو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ''

(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

کیا یہ صریح تعارض اور تناقض نہیں؟

کیا مرزاقادیانی اپنے اقرار کی بناء پر کافر نہ ہوا؟

**:2**

جب مرزاقادیانی تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی ہے تو پھر اس کا خاتم النبیین میں یہ تاویل کرنے اور غیر تشریعی نبی مراد لینے سے کیا فائدہ؟

**:3**

نصوص قرآنیہ اور متعدد احادیث نبویہ سے مطلقاً نبوت کا انقطاع اور اختتام ثابت ہے۔

اس کے برعکس کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں کہ جس میں یہ بتلایا گیا ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت غیرمستقلہ کا سلسلہ جاری رہے گا اگر ہے تو اسے پیش کیا جائے؟

**:4**

نبوت غیرمستقلہ کے ملنے کا معیار اور ضابطہ کیا ہے؟

**:5**

کیا وہ معیار حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالی اجمعین میں نہ تھا؟

اور اگر تھا جیسا کہ مرزاقادیانی کا اقرار ہے تو وہ نبی کیوں نہ بنے؟

**:6**

اس چودہ سوسال کی طویل وعریض مدت میں آئمہ حدیث وآئمہ مجتہدین، اولیائے کرام، عارفین، اقطاب وابدال،

مجددین میں سے کوئی ایک شخص ایسا نہ گزرا جو علم وفہم، ولایت ومعروفت میں مرزاقادیانی کے ہم پلہ ہوتا، اور نبوت غیرمستقلہ کا منصب پاتا؟
کیا رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری امت میں سوائے قادیان کے دہقان کے کوئی بھی نبوت کے قابل نہ تھا؟

**:7**
نبی کریمﷺ کے بعد بہت سے لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے
بعض ان میں سے تشریعی نبوت کے مدعی تھے
جیسے ''صالح بن ظریف اور بہاء للہ ایرانی!
اور بعض غیر تشریعی نبوت کے مدعی تھے
جیسے ابوعیسیٰ وغیرہ تو ان سب کے جھوٹا ہونے کی کیا دلیل ہے؟

**باب نمبر 3:۔**
قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ نبی کریمﷺ کے بعد مسیح علیہ السلام نزول فرمائیں تو یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔
کیونکہ نبی کریمﷺ کے بعد ایک نبی مسیح علیہ السلام آگئے اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزاقادیانی نبی تھا بلکہ اپنی شان میں مرزاقادیانی، حضرت مسیح علیہ السلام سے شان میں بڑھ کر ہے(معاذاللہ)
قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ اگر نبی کریمﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے صرف پہلے کے نبی آئیں تو ختم نبوت کے منافی؟
اور نبی کریمﷺ کے بعد ایک شخص (مرزاقادیانی ملعون) جو نبوت کا دعٰوی کرے اور قادیانی اسے پہلے نبیوں سے شان میں بڑھ کر سمجھیں تو کیا وہ ختم نبوت کے منافی نہیں؟ کیا یہ کفر نہیں؟

ہے کوئی قادیانی جو اس معمہ کو حل کرسکے؟

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

**باب نمبر 4:۔**
اسود عنسی یمنی کو حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا!

اسود کے قتل کی وجہ اور اس کا جرم کیا تھا؟

مسیلمۂ کذاب کے خلاف اعلان جہاد اور عملاً جہاد ہوا
آخر کیوں؟
ان دونوں کا جرم اور قصور کیا تھا جس کی بناء پر ان کے خلاف ایسی کاروائی ہوئی؟

اگر مرزاقادیانی کا بھی وہی جرم اور قصور ہے جو اسود عنسی اور مسیلمہ کا تھا تو مرزے ملعون پر کیا حکم ہوگا؟

مسیلمہ کذاب کے ماننے والے مرتد، انکے خلاف جہاد اور مسیلمہ پنجاب کے ماننے والے مسلمان کیوں؟

ہے کوئی قادیانی جو ان سوالات کا عقلی، منطقی اور دلیل والا جواب دے سکے؟

ہم جانتے ہیں کہ قادیانی اس بات کو سمجھ کر بھی قیامت تک نہیں مانیں گے!

سمجھ، سمجھ کر جو نا سمجھے
میری نظر میں وہ ناسمجھ ہے!

## باب نمبر 5:۔

مرزاغلام احمد قادیانی ملعون نے اپنی کتاب
(ازالہ اوہام ص۴۱۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱)
میں لکھا ہے کہ؛ قرآن کریم بعد خاتم النبیین ( صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا"

جبکہ اپنی دوسری کتاب (حقیقت الوحی ص، خزائن ج۲۲ ص۴۰۷)
میں لکھا ہے کہ؛
"پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیاگیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"

کیا قادیانی بتا سکتے ہیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی دونوں باتوں میں سے کون سی سچی ہے؟
اگر پہلی سچی اور دوسری جھوٹی ہے تو کیا جھوٹا آدمی منصب نبوت پر فائز ہوسکتا ہے؟

اگر دوسری سچی ہے تو کیا مرزاغلام احمد قادیانی اپنے قول کے مطابق ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں'' کے مطابق خود مرتد ہوا یا نہیں؟

آؤ جواب دیو یا فیر بندے دے پُتر بنڑ کے دینِ اسلام دی آغوش اچ آجاؤ!

**باب نمبر 6:۔**

قرآن کریم کی آیات اور احادیث کثیرہ سے مطلقاً نبوت مستقلہ ہو یا غیرمستقلہ، تشریعی نبوت ہو یا غیر تشریعی وغیرہ کا انقطاع اور اختتام ثابت ہوتا ہے۔

کیا قادیانی ایسی کوئی آیت یا حدیث پیش کر سکتے ہیں، جس میں مرزاغلام احمد قادیانی کے لئے نبوت غیر مستقلہ یا غیر تشریعی ملنے کی صراحت ہو؟
اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا پھر ہمت سے کام لے کر کہہ سکتے ہو کہ مرزاقادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے جھوٹ بولا ہے اور مرزا ملعون کذاب تھا ؟
نادانو، اب بھی وقت ہے تائب ہوکر دائرۂ اسلام میں آجاؤ!

**باب نمبر 7:۔**

قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ مرزا کو نبوت غیر مستقلہ ملی تھی اور یہی دعویٰ مرزاقادیانی اور مرزا قادیانی کے نام نہاد خلفاء نے کیا ہے!
تو سوال یہ ہے کہ نبوت غیرمستقلہ ملنے کا معیار اور ضابطہ کیا ہے؟
نیز وہ معیار چودہ صدیوں کے اہل بیت اطہار علیہم السلام، صحابہِ کرام رضوان اللہ اجمعین ، تابعین رحمۃُ اللہ علیہ، اولیائے کرام، اکابرین اور بزرگان ملت میں پایا جاتا تھا یا نہیں؟
اگر پایا جاتا تھا تو انہوں نے دعویٰ نبوت کیوں نہ کیا؟

**باب نمبر 8:۔**

مرزا قادیانی ملعون نے لکھا ہے کہ؛

”ہر گز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہو اور اللہ پر افتراء کر کے نبی کریمﷺ کے زمانۂ نبوت کے موافق یعنی تیئس برس تک مہلت پاسکے، ضرور ہلاک ہو گا“
(اربعین نمبر۴ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۳۴)

مرزاقادیانی نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا اور ۱۹۰۸ء میں آنجہانی جہنم مکانی ہوگیا۔
اب سوال یہ ہے کہ مرزاقادیانی دعویِٰ نبوت کے بعد تیئس برس تک مہلت نہ پاسکا اس سے پہلے آنجہانی ہوگیا تو کیا باقرار خود جھوٹا ثابت ہوا یا نہیں؟
اگر ہوا تو تمہاری طرف سے اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان کب ہوا ؟ کب ہوگا؟

اگر اسکے کذب کا اعلان اور اعتراف نہیں کرتے ہو تو اس کے سچا ہونے کی دلیل پیش کرو؟

## باب نمبر 9:۔

مسیح علیہ السلام کے متعلق ہے کہ نزول کے وقت دو زردرنگ کی چادریں پہنی ہوں گی۔

مرزاقادیانی نے کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خواب میں جو زردرنگ کی چادریں دیکھے اس سے مراد دو بیماریاں ہوتی ہیں

اب بتائیں جس حدیث شریف میں مسیح کی آمد کے وقت دو چادروں کا ذکر ہے کیا اس حدیث میں کسی خواب کا ذکر ہے؟ دلیل کے ساتھ ثابت کریں خواب والی حدیث کا حوالہ دیں!

اگر نہیں دے سکتے اور یقیناً نہیں دے سکیں گے تو پھر قادیانی کی یہ تحریف دجل کا شاہکار ہے اور کذاب نے مکر کیا تھا!

## باب نمبر 10:۔

قرآن وحدیث تو یہ بتلاتے ہیں کہ اللہ کا نبی اللہ تعالیٰ سے تعلیم پاتا ہے، اور دنیا کو علوم کی خیرات کرتا ہے اور احکامات الٰہیہ امت تک پہنچاتا ہے۔
نبی کا معلم خود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک کی متعدد آیات اور ذخیرۂ احادیث اس پر شاہد ہے

مگر قادیان کا دہقان ایک طرف اپنی کتاب
(کتاب البریہ ص۱۸۰، خزائن ج۱۳)
میں لکھتا ہے کہ
"میرے معلم فضل الٰہی، فضل احمد، گل علی، حکیم غلام مرتضیٰ ہیں اور دوسری طرف نبوت کا مدعی بھی ہے کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟

آپ سے سوال یہ ہے کہ کوئی ایک نبی ایسا مل سکتا ہے جس نے دنیا کے معلمین کے پاس تعلیم حاصل کی ہو اور ان معلمین کے آگے دوزانو بیٹھا ہو؟
یا سرکاری ملازمت یا منشی گیری کی ہو؟
قرانُ حدیث سے کوئی دلیل دے سکتے ہو؟
اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو مرزاقادیانی نبی کیسے؟ اس نے نبوت کا دعٰوی کس بنیاد پر کیا؟

## باب نمبر 11:۔

قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم کلمہ گو ہیں، اہل قبلہ ہیں قبلہ کی طرف ہم اپنا رخ کرتے ہیں لہٰذا مسلمان ہیں
تو سوال یہ ہے کہ اہل قبلہ کی شرعاً کیا تعریف ہے؟

نیز یہ بتائیں کہ اگر کوئی انسان ضروریات دین کا انکار کرے!
متواترات میں تاویل کرے!
عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرے! حیات ونزول مسیح علیہ السلام کو نہ مانے!
تب بھی وہ اہل قبلہ میں سے ہے؟
چاہے وہ کلمہ بھی پڑھتا ہو؟
تو کیا اس کے کلمہ کا اعتبار ہوگا جب کہ وہ ضروریات دین کا انکار یا ان میں تاویلات سے کام لیتا ہے؟

نیز یہ بھی بتائیں کہ لاہوری مرزائی تمہارے نزدیک کیوں کافر ہیں؟
کیا وہ اہل قبلہ ہونے کا دعٰوی نہیں کرتے؟
لاہوری مرزائیوں کے نزدیک دوسرے قادیانی کیوں کافر ہیں؟ کیا تم اہل قبلہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے؟

**باب نمبر 12:۔**

قادیانی کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے وہ بھی دو ہزار سال پہلے لیکن، مرزے ملعون کے مطابق وہ ۱۸۸۴ء میں کیسے زندہ تھے؟

مرزاقادیانی نے

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

پر لکھا ہے کہ؛

''جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا''

موت صرف ایک بار ہے فوت شدگان واپس نہیں آسکتے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں!

دونوں باتوں میں سے کون سی سچی اور کون سی جھوٹی ہے؟

مرزاقادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں دوبارہ تشریف لائیں گے!

قادیانیو! تم کہتے ہو فوت ہوگئے!

بتاؤ! مرزاقادیانی کی بات سچی ہے یا تمہاری؟

اگر مرزاقادیانی کی بات سچی ہے تو تم جھوٹے؟

اگر تمہاری بات سچی ہے تو مرزاقادیانی جھوٹا؟

تصفیہ مطلوب ہے؟

**باب نمبر 13:۔**

مرزاقادیانی تحریر کرتا ہے کہ؛ ''احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۸، خزائن ج۲۱ ص۳۵۹)

علاوہ ازیں مرزا قادیانی ملعون تحریر کرتا ہے کہ؛

''احادیث صحیحہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے!

(آئینہ کمالات ص۳۴۰، خزائن ج۵ ص۳۴۰)

مرزاقادیانی نے صریح کذب بیانی سے کام لیا ہے یہ مرزاقادیانی کا واضح جھوٹ ہے

اب کیا مرزاقادیانی کے افتراء علی الرسول میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

قادیانیو! اگر مرزاقادیانی کو ''افتراء علی الرسول (ﷺ)'' سے بچانا ہے تو حدیث صحیح پیش کرو؟

ورنہ مانو کہ مرزاقادیانی جھوٹا تھا!
نیز، احادیث لفظ حدیث کی جمع ہے
جمع قلت تین سے دس تک اور جمع کثرت دس سے اوپر کے لئے استعمال ہوتا ہے
سوال یہ ہے کہ احادیث صحیحہ نہیں بلکہ فقط ایک صحیح حدیث میں چودھویں صدی کا لفظ دکھا سکتے ہیں؟
اگر نہیں دکھا سکتے توکیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ لفظ احادیث جمع قلت ہے اور جمع قلت ہے کا اطلاق تین سے دس تک، تو مرزاقادیانی نے اپنی اس عبارت میں تین سے دس جھوٹ بولے؟
اگر نہیں تو احادیث صحیحہ کجا صرف ایک حدیثِ صحیحہ امت مسلمہ کے سامنے لاؤ؟
یا پھر تائب ہوکر دائرۂ اسلام میں داخل ہوجاؤ!

## باب نمبر 14:۔

مرزاقادیانی
(اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴)
پر لکھتا ہے؛
''لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو؛

1۔ اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا
2۔وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔
3۔ اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے
4۔اور اس کی سخت توہین کی جائے گی
5۔اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا جائیگا
6۔ دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا''
مسیح موعود کی یہ چھ علامتیں جو مرزاقادیانی کذاب نے قرآن مجید اور حدیث سے منسوب کی ہیں
قرآن کریم کی کس آیت اور کس حدیث میں لکھی ہیں؟
اس کا حوالہ دیجئے؟

ورنہ سوال یہ ہے کہ کیا مرزاقادیانی قرآن کی طرف نسبت کر کے اللہ تعالیٰ پر افتراء اور احادیث کی طرف نسبت کر کے حضور ﷺ پر افتراء کر کے بہت سے جھوٹوں کا مرتکب نہیں ہوا؟

**باب نمبر 15:۔**

مرزا قادیانی مکار لکھتا ہے کہ؛ ''وفات مسیح کا بھید صرف مجھ پر کھولا گیا ہے''
(اتمام الحجہ ص۳،خزائن ج۸ص۲۷۵)

علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے؛
1۔ اپنی پہلی تصنیف ''براہین احمدیہ'' میں قرآن مجید سے استدلال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آسمان سے تشریف لائیں گے

2۔''ازالہ اوہام'' میں کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن کی تیس آیات دلیل ہیں اور یہ کہ وفات مسیح پر اجماع صحابہ ہے

3۔اب اس کتاب ''اتمام الحجتہ'' میں کہا کہ وفات مسیح کا بھید صرف مجھ پر کھولا گیا

اس بات پر دو سوال اٹھتے ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید کی رو سے زندہ تھے تو پھر تیس آیات وفات مسیح پر دلیل کیسے؟
ان دو باتوں میں سے ایک صحیح ایک غلط!

اگر وفات مسیح پر اجماع تھا تو پھر بھید کیا؟
دونوں باتوں میں سے ایک صحیح ایک غلط!

اور اگر تینوں اقوال کو سامنے رکھا جائے تو اس کی تثلیث کو قادیانی حل کریں گے؟

کیا قادیانی ہمت کا مظاہرہ کرکے مرزے کذاب کو جھوٹا اور مکار تسلیم کرتے ہیں؟

**باب نمبر 16:۔**

مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے ''براہین احمدیہ'' میں لکھا تھا کہ
(سورۂ صف:۱۰)
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں پیش گوئی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس پیش گوئی میں ابتداء ہی سے مجھے بھی شریک کررکھا ہے۔

اس کے برعکس اعجاز احمدی میں لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ میں؛
''مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے؛
''ھوالذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (صف:۱۰)!
(اعجاز احمدی ص۱۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

مرزا قادیانی کذاب کے یہ دونوں بیان آپس میں ٹکراتے ہیں

کیونکہ ''براہین'' میں کہتا ہے کہ اس پیش گوئی کا مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہیں لیکن، اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس میں شریک کررکھا ہے
اور ''اعجاز احمدی'' میں کہتا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اس پیش گوئی میں کوئی حصہ نہیں بلکہ میں ہی اس کا مصداق ہوں، اور لطف یہ کہ دونوں جگہ اپنے الہام کا حوالہ دیا ہے
سوال یہ ہے کہ؛
ان دونوں میں سے کون سی بات سچی اور کون سی جھوٹی؟

دوسرا سوال یہ ہےکہ؛ کون سا الہام صحیح ہے اور کون سا غلط؟
اگر پہلا الہام صحیح ہے تو مرزا قادیانی مسیح نہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں
اگر دوسرا الہام صحیح ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح نہیں بلکہ مرزا قادیانی ہے(معاذاللہ)

سوال یہ ہے کہ دونوں باتوں میں سے کونسی صحیح اور کونسی غلط ہے؟
نیز دونوں میں سے کونسی شخصیت صحیح اور کونسی غلط ہے اور غلط ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

قادیانیو! نادانو بغض کا چشمہ اتارو اور حق کی پہچان کرو ایک ملعون، کذاب ہرگز نبی، مسیح یا مجدد نہیں ہوسکتا لہذا تائب ہوجاؤ!

**باب نمبر 17:۔**

قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کی وہی حیثیت ہے جو مسلمانوں کے نزدیک حقیقی مسیح ابن مریم علیہ السلام کی!

گویا کہ مسلمانوں کے نزدیک جس مسیح ابن مریم علیہ السلام نے دوبارہ تشریف لانا ہے وہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی شکل میں آگیا ہے۔

بقول قادیانی جماعت کے کہ مرزا قادیانی حقیقی مسیح کی جگہ پر آگیا ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے حقیقی مسیح کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ بعد نزول کے ۴۵سال دنیا میں گزاریں گے جبکہ مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں جہنم واصل ہوگیا!

یوں مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کی مدت کل تقریباً سترہ یا ساڑھے سترہ سال بنتی ہے تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی مسیح کیسے ہوا؟

اگر مرزا قادیانی حقیقی مسیح نہیں اور یقینا نہیں تو حقیقی مسیح کیوں مانتے ہو؟

بندے دے پُتر بنڑو تے توبہ کرکے مسلمان ہوجاؤ نہیں تے اگے پہنچ کہ سوائے پچھتاوے تے جہنم دے عذاب توں ککھ نہیں جے لبھڑاں!

**باب نمبر 18:۔**

قادیانی مرتدین کے لئے نزول مسیح علیہ السلام اور آمدِ سیدنا مہدی علیہ الرضوان سے منسلک احادیث کو ماننا اور رد کرنا دونوں دشوار ہیں۔

اگر یہ روایات غلط ہیں اور مسیح و مہدی نے نہیں آنا تو مرزاقادیانی نرا کذاب!

اگر ان دونوں نے آنا ہے تو علامات کے مطابق مسیح کا نام عیسیٰ، بغیر باپ، ماں کا نام مریم، جائے نزول دمشق! کوئی ایک علامتِ مسیح جو حدیث میں بیان ہوئی مرزا میں نہ پائی گئی! لہذا مرزا ملعون اور اسکے حمایتی جھوٹے!

اسی طرح امام مہدی کہ ان کا نام محمد والد کا نام عبداللہ، مدینہ میں پیدائش، مکہ میں آمد، دمشق میں ورود!

مرزاقادیانی کذاب میں ایک علامت بھی مہدی کی جو احادیث میں بیان ہوئی نہ پائی گئی
مرزاقادیانی نے قادیانی جماعت کو عجیب مخمصہ میں مبتلا کر دیا کہ وہ نہ تو احادیث کا انکار کر سکتے ہیں نہ مان سکتے ہیں

اس مخمصہ کا نام قادیانیت کا گورکھ دھندہ ہے
للہ، خود کو بھی اور امت مسلمہ کو بھی اس مخمصہ سے نکالو ورنہ اعلان کرو کہ مرزاقادیانی نے جھوٹ بولا ہے کذاب تھا اور تائب ہوکر مکمل ضابطہ حیات دینِ اسلام میں داخل ہوجاؤ!

## باب نمبر 19:۔

مرزاقادیانی لکھتا ہے؛
''دانیال نبی بتاتا ہے کہ اس نبی آخرالزمان کے ظہور سے جب بارہ سو نوے برس گذر جائیں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور ۱۳۳۵ھ تک اپنا کام چلائے گا''
(تحفہ گولڑویہ ص۱۱۷ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۹۲)

مرزاقادیانی اگر مسیح موعود تھے تو ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہتا لیکن وہ تو ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گیا
تو اس حوالہ کے لحاظ سے وہ اپنے دعویٰ مسیح موعود میں سچا نہیں!
ہے کوئی قادیانی جو اس کا جواب دے؟

## باب نمبر 20:۔

مرزے کا مکر؛
مرزاقادیانی (آئینہ کمالات اسلام ص۴۵۶) میں لکھتا ہے کہ؛
''دمشق سے مراد دمشق شہر کیونکر مراد ہوسکتا ہے؟
کیا حضورﷺ علماء کے ساتھ دمشق گئے؟
اور وہاں جاکر ان کو مینارہ اور موضع نزول مسیح دکھایا ہے؟
یا اس مقام کا نقشہ بنا کر دکھایا؟
دمشق کے کئی معنی ہیں یہ کنعان کی نسل کے سردار کے لئے بولا جاتا ہے ۔
ناقہ اور جمل کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔
مرد چابک دست کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔
اس کے علاوہ اور بھی کئی معنی ہیں۔

اس خاص معنی (یعنی شہر) میں کیا خاص بات ہے کہ علماء اس پر اصرار کرتے ہیں اور دیگر معانی سے اعراض کرتے ہیں"

یہاں پر قادیانیوں سے سوال ہے کہ مرزاقادیانی نے دمشق کے کئی معنی بیان کئے
شام کا شہر، کسی قوم کا سردار، ناقہ، جمل، ہوشیار آدمی وغیرہ!
لیکن مرزاقادیانی نے ان معنوں سے یہ متعین نہیں کیا کہ حدیث میں لفظ دمشق سے کیا مراد ہے۔

قادیانی وہ معنی متعین کر دیں کہ حضورﷺ نے جب حدیث میں مسیح علیہ السلام کے اترنے کی جگہ کے لئے دمشق کا لفظ، منارۃ البیضاء کا لفظ بولا، تو اس سے حضورﷺ کی مراد کیا تھی؟
شہر دمشق یا کچھ اور؟

اگر دمشق کے علاوہ کچھ اور ثابت نہ کرسکو تو مرزے مکار کے مکر سے بچو اور اسلام قبول کرلو!

## باب نمبر 21:۔

مرزاقادیانی نے لکھا تھا کہ؛
"مجھ پر ظاہر کیاگیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے دراصل وہ مقام مراد ہے جس میں دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہو اور اللہ تعالیٰ نے مسیح کے اترنے کی جگہ (پیدائش کی نہیں) جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصل مسیح نہیں (بلکہ نقلی) جس پر انجیل نازل ہوئی تھی"
(ازالہ اوہام ص٦٦، خزائن ج٣ ص١٣٥)

اس میں کئی چیزیں توجہ طلب ہیں۔
اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا، اترنے کی جگہ نہ کہ پیدائش کی، مرزاقادیانی نے خود تسلیم کر لیا۔
مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں تو کیا نقلی مسیح مراد ہے؟

وہ مسیح جس پر انجیل نازل ہوئی تھی مرزا مسیح علیہ السلام کے نزول سے اپنی پیدائش مراد لیتا ہے!

قادیانیوں سے سوال ہے کہ اگر بقول مرزے کذاب نزول کا معنی پیدائش ہے تو کیا انجیل بھی پیدا ہوئی تھی؟
اگر نہیں تو سمجھ لو کہ الفاظ کے ہیر پھیر کیساتھ مرزا کذاب آپکو بیوقوف بنا کر ہلاک ہوا

**باب نمبر 22:۔**

مرزا قادیانی کذاب نے لکھا ہے کہ؛

"قل سبحان ربی ہل کنت الا بشراً رسولاً"

یعنی جب کافروں نے نبیﷺ سے آسمان پر چڑھنے کی درخواست کی کہ یہ معجزہ دکھلائیں کہ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائیں تو ان کو یہ جواب ملا کہ

"قل سبحان ربی"

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا اللہ اس بات سے پاک ہے کہ اپنے عہد اور وعدہ کے برخلاف کرے وہ پہلے کہہ چکا ہے کہ کوئی جسم عنصری آسمان پر نہیں جائے گا "

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۴، خزائن ج۲۱ ص۴۰۰)

اس پر قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں یہ بات کس پارے میں، کس سورہ میں، کس آیت میں ہے کہ کوئی جسم عنصری آسمان پر نہیں جائے گا؟

اسکی دلیل دیں، عدم دلیل کی صورت میں تسلیم کریں کہ مرزے کذاب نے قران پر جھوٹ باندھا تھا!

**باب نمبر 23:۔**

مرزا قادیانی مکار کذاب نے تحریر کیا کہ؛

"میرا دعویٰ مسیح موعود کا نہیں"

(ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

حالانکہ اسی کتاب میں پہلے لکھا کہ؛

"اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ مسیح موعود کو آسمان سے اتار کر دیکھائیں"

(ازالہ اوہام ص۱۸۵،۱۵۴، خزائن ج۳ ص۱۸۹،۱۷۹)

اب ایک ہی شخص کے دو دعوے ایک دوسرے کے مخالف ومتضاد ہیں!

دونوں میں سے ایک جھوٹ ایک سچ!

اب قادیانی بتا دیں کہ سچ کونسا ہے جھوٹ کونسا؟

پھر یہ بھی بتا دیں کہ جھوٹے کو نبی، مسیح یا مجدد ماننے والے دانشمند کیسے کہلائیں گے؟

## باب نمبر 24:۔

مرزا قادیانی کذاب نے تحریر کیا کہ؛
''سچا اللہ وہی اللہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''
(دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

مرزاقادیانی نے اپنی رسالت سے اللہ تعالیٰ کی سچائی کو باندھنے کی کوشش کی ہے
گویا مرزاقادیانی رسول قادیان نہیں تو اللہ بھی سچا نہیں(معاذاللہ)

قادیانی بتائیں کہ مرزا قادیانی کا ایسا کرنا ان کے نزدیک غیرمعقول ہے تو پھر قادیانی اس غیرمعقول اور عقل کے کورے انسان کو نبی کیوں مان رہے ہیں؟
کیا نبی کی یہی شان ہے؟

## باب نمبر 25:۔

مرزا قادیانی ملعون نے لکھا ہے؛ ''سمعت ان بعض الجھّال یقولون ان المھدی من بنی فاطمۃ''
میں نے سنا بعض جاہلوں سے کہ وہ کہتے ہیں بیشک مہدی علیہ السلام بنی فاطمہ سے ہوں گے!
(خطبہ الہامیہ حاشیہ، خزائن ج۱۶ ص۲۴۱)

''ان المھدی من ولد فاطمۃ'' یہ حدیث شریف میں واقع ہے اس فرمان رسالتﷺ کو مرزاقادیانی جاہلوں کا قول بتاتا ہے
اب اس ملعونِ قادیان کا یہ فتویٰ براہ راست آنحضرتﷺ پر ہے جو سرتاپا اہانت پیغمبرﷺ پر مشتمل ہے
کیا قادیانی مرزے ملعون کے اس ملعون قول کو دیکھ کر قادیانیت کو ترک کرنے کی جرأت اپنے اندر رکھتے ہیں؟
کیا للہ کا سچا نبی اپنے سے پہلے نبی کی شان میں ایسی گستاخی کا ارتکاب کر سکتا ہے؟
تاریخ میں کہیں کوئی ایک لفظ دکھا دیں جو کسی بھی نبی نے اپنے سے پہلے گزرے کسی نبی کے بارے بے ادبی کو ثابت کرتا ہو
اگر نہ دکھا سکو تو تسلیم کرلو کہ مرزا ملعون کذاب اور بھٹکا ہوا تھا۔

**باب نمبر 26:۔**
لاہوری مرزائیوں سے سوال کریں کہ کیا غیر نبی کسی نبی سے افضل ہوسکتا ہے؟ توان ان کا جواب نفی میں ہوتاہے!

تو پھر مرزاقادیانی کا یہ حوالہ پڑھیں جہاں وہ اپنی شان میں قصیدہ گوئی کررہا ہے؛
''اللہ نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا، جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے''
(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)
اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ مرزاقادیانی خود کو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ شان والا سمجھتا تھا

اگر مرزاقادیانی نبی نہیں تھا تو غیر نبی، نبی سے افضل کیسے؟

جب کہ لاہوری مرزئی بھی مانتے ہیں کہ غیر نبی، نبی سے افضل نہیں ہوسکتا!
تو ثابت ہوا کہ مرزاقادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا
اس کا لاہوری مرزئیوں کے پاس کوئی جواب نہیں!

اس حوالہ میں جزوی فضیلت کی بھی نفی ہے تمام شان میں یعنی من کل الوجوہ بہت بڑھ کر!

پھر آؤ لاہوری مرزئیو، مرزے کذاب کے کذب کو تسلیم کرکے تائب ہوجاؤ اور دینِ اسلام میں داخل ہوجاؤ۔

**باب نمبر 27:۔**
مرزا قادیانی ملعون نے اپنے کو مثیل محمد ﷺ بھی قرار دیا!

جیسا کہ اس کی تمام کتب میں ہے قادیانی ویب سائٹ پر ''کلمۃ الفصل'' مرزابشیراحمد پسر مرزاقادیانی کا تو شاید کوئی صفحہ اس سے خالی نہیں۔

اب توجہ فرمایئے کہ رحمت عالم ﷺ تو دشمنوں کے مقابلہ میں پہاڑ پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں
''ہل وجدتمونی صادقا اوکاذبا۔ قالوا جربناک مرارا ماوجدنا فیک الا صدقا وعدلا''

معاذ للہ اگر مرزاقادیانی مثیل تھا تو ایسے ہوتا مگر وہ تو دادا کی اس زمانہ کی سات سو روپیہ کی رقم ادھر ادھر کے کاموں میں اڑا کر خیانت کا مرتکب ہوا کیا اس کو مثیل کہہ سکتے ہیں؟

جو صبح کچھ دعٰوی کرے شام کو صبح والے دعوے کے خلاف دعٰوی کرے کیا ایسے دوغلے لوٹے کو مثیل کہہ سکتے ہیں؟

## باب نمبر 28:۔

مرزاقادیانی نے
(اربعین نمبر۲ ص۷، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳)
پر اپنا الہام نقل کیا
''یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ''
اس کا ترجمہ
(اربعین نمبر۲ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۳۶۴) میں یوں کیا
''اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو''
سوال یہ ہیں کہ تیرے دوست کس لفظ کا ترجمہ ہے؟
پھر مریم کی بیوی کا کیا معنی؟ کیا عورت کی بیوی ہوتی ہے؟

اگر ''زوج'' کا معنی شوہر ہو تو مرزاقادیانی کا شوہر کون؟
نیز اگر مرزا مریم ہے تو سر پر پگڑی اور چہرے پر داڑھی کا کیا بنے گا؟
کیا خواتین کے لئے پگڑی اور داڑھی شرعاً و فطرتاً ہے؟
اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا آپ تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا ملعون کذاب تھا؟ اگر کذاب تسلیم نہیں کرتے تو سچا ثابت کرو!
اگرکذاب تسلیم کرتے ہو تو تائب ہوکر اسلام میں داخل ہوجاؤ۔

## باب نمبر 29:۔

مرزا قادیانی معلون نے لکھا؛ ''خسف القمر والشمس فی رمضان• فبای الاء ربکما تکذبان''

الاء سے مراد میں ہوں اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے

نقل کر رہے ہیں گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش رفوگر امرتسری ہے
(ریویو برمباحثہ چکڑالوی ص۴، خزائن ج۱۹ ص۲۰۹ حاشیہ)

فرمایئے! مرزاقادیانی کا یہ الہام وکشف صحیح ہے یا غلط؟

اور پھر دیکھئے یہ ملعون قرآن شریف پر افتراء کرتا ہے اور پھر اس پیوند کاری کی روایت کے لئے رفوگر کا انتخاب بھی قابل توجہ ہے؟
کیا قادیانی ایسے مکار کو نبی مانتے ہیں؟

عقل نوں ہتھ مارو توبہ کرو تے دینِ اسلام دی آغوش اچ پناہ لو!

## باب نمبر 30:۔

مرزا قادیانی ملعون لکھتا ہے کہ؛ ''خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ للہ المہدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب للہ ہے''
(شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

دوسری جگہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ؛
''اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لئے ایک لازم غیرمنفک ہوتا اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگ شیخ اور امام حدیث یعنی حضرت محمد اسماعیل صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنے صحیحوں سے اس واقع کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلادیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہوگا
لیکن امام محمد اسماعیل بخاری نے مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا''
(ازالہ اوہام ص۵۱۸، خزائن ج۳ ص۳۷۸)

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ پہلے حوالہ میں مرزا قادیانی کذاب بڑے شدومد سے کہتا ہے کہ مہدی کے متعلق بخاری میں روایت ہے
دوسرے حوالہ میں مکار کہتا ہے کہ مہدی کا بخاری نے نام نہیں لیا!

دونوں باتیں مرزا قادیانی کی ہیں جو آپس میں متعارض ہیں دونوں سچی نہیں ہوسکتیں۔

اب قادیانی بتائیں کہ مرزاقادیانی کی کون سی بات جھوٹی ہے اور کونسی بات سچی ہے؟
دونوں صورتوں میں مرزا کذاب ٹھہرے گا اور کذاب کو نبی یا مجدد ماننے والے گمراہ!

## باب نمبر 31:۔

مرزا قادیانی ملعون نے لکھا ہے کہ
''دجال کے اعور یعنی ایک آنکھ سے کانا ہونے سے مراد یہ ہے کہ دینی اور دنیوی علوم کی دونوں آنکھوں میں سے اس قوم (انگریز) کی ایک آنکھ روشن ہوگی اور دوسری ناکارہ اور یہ ظاہر ہے کہ افرنگ کو زمینی علوم میں نہایت درجہ کی مہارت حاصل ہے لیکن روحانیت سے بے بہرہ ہے''
(ازالہ اوہام ص۵۰۱، خزائن ج۳ص۳۶۹ملخص)

لیکن حدیث میں جہاں دجال کے اعور ہونے کا ذکر ہے
وہاں للہ تعالیٰ کے اعور ہونے کی نفی ہے
تو للہ تعالیٰ کے اعور نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟
کیا اللہ تعالیٰ کی نسبت دینی ودنیوی علوم میں مہارت ہونے یا نہ ہونے کے سوال کا بھی تصور ہوسکتا ہے؟(معاذاللہ)

پھر اسی حدیث شریف میں حضور علیہ السلام نے دجال کے اعور ہونے کے بارہ میں صحابہ کرام کو کسی شبہ میں نہیں چھوڑا، بلکہ فرمایا کہ ایک آنکھ انگور کے ابھرے ہوئے دانے کی مانند ہوگی اور ساتھ نمونہ بھی بتادیا کہ ابن قطن کو دیکھو، دجال کی آنکھ اس کی آنکھ کی مانند ہوگی

مرزا قادیانی روایت کے اس حصہ کو کیوں ڈکار گیا؟
چونکہ حدیث کی تحریف کی گئی لہذا جوابی حوالہ بھی حدیثِ نبویﷺ سے مطلوب ہے

کوئی ہے قادیانی عقل کا قطب مینار جو حوالہ مہیا کرسکے؟

## باب نمبر 32:۔

مرزا قادیانی کذاب اپنے کشف کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ؛ ''قادیان کا نام قرآن مجید میں درج ہے''
(ازالہ اوہام ص۷۷، خزائن ج۳ص۱۴۰)
بسم اللہ سے لے کر والناس تک پورے قرآن مجید میں کہیں قادیان کا نام ہے؟
کوئی قادیانی دکھا دے تو اسکی شاگردی اختیار کرلونگا!

اگر نہیں تو مرزے ملعون کو کذاب اور گستاخ تسلیم کرکے تائب ہوجاؤ۔

## باب نمبر 33:۔

مرزا قادیانی شرابی نے اپنے ایک مرید کے ہاتھوں لاہور سے عمدہ قسم کی شراب ''ٹانک وائین'' منگوائی
(خطوط امام بنام غلام ص۵ ، از حکیم محمد حسین بٹالوی)
کیا مرزائی اس بات کا انکار کرسکتے ہیں؟
کیا شراب پینے والا نبی، مسیح، مہدی، مجدد، ملہم من اللہ بن سکتا ہے؟

جب کہ قرآن واشگاف الفاظ میں بتاتا ہے کہ شراب پینا شیطانی عمل ہے اور احادیث بتلاتی ہیں کہ شرابی جنت میں نہیں جائے گااس کی دنیا میں عبادت قبول نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ!
جب شرابی اس قدر اللہ کی رحمت سے بعید ہوتا ہے تو مرزا قادیانی اتنا مقرب کیسے بنا؟ کہ نبی، مہدی، مسیح موعود بن بیٹھا؟
قادیانیو؛ بندے دے پتر بنو تے تائب ہوجاؤ ورنہ سوائے پچھتاوے اور جہنم دے کجھ ہتھ نہیں جے آؤنڑاں!

## باب نمبر 34:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا

مرزا غلام احمد قادیانی خائن نے اس کے برعکس کہا کہ جہاد منسوخ ہوگیا چنانچہ مرزا قادیانی ''ضمیمہ تحفہ گولڑویہ'' میں لکھتا ہے کہ؛
اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص۴۱، خزائن ج۱۷ص۷۸،۷۷)

سوال یہ ہے کہ کیا قادیانی قرآن وسنت کی روشنی میں جہاد بالسیف کی منسوخی پر کوئی عقلی اور نقلی دلیل پیش کرسکتے ہیں، جو اہل عقل کی دانست میں بھی آسکے؟

نیز مرزا قادیانی کے اس شعر سے پتہ چل رہا ہے کہ مرزا قادیانی کا نبوت تشریعہ کا دعویٰ تھا
مرزائیو! تم کہتے ہو غیر تشریعی کا؟ تو سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی سچا ہے یا تم؟
علاوہ ازیں مرزا قادیانی کے مذکورہ دعویٰ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنے آپ کو حضورﷺ سے افضل سمجھتا تھا
کیونکہ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ جہاد قیامت تک! اور مرزا لعین کہتا ہے کہ منسوخ!

تو اب بتاؤ! مرزا قادیانی کے کفر اور دجل میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے
اگر نہیں تو قرانُ احادیث نبویہ سے ثابت کرو ورنہ اس خائن کے کذب کو تسلیم کرلو!

جاؤ، رہتی زندگی تک نہ ثابت کرسکو گے!

## باب نمبر 35:۔

مرزاقادیانی انگریز کا نوکر!
بقول مرزے محمود کے جو کذاب ملعون کا خلیفہ بھی رہا!

[1]؛ اپنے گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی اور گزارہ کے لئے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی‘‘
(تحفہ شہزادہ ویلز ص۵۳)

[2]؛ جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو اس وقت حکومت برطانیہ پنجاب میں مستحکم ہوچکی تھی اور لوگ سمجھ رہے تھے کہ اب اس گورنمنٹ کی ملازمت میں ہی عزت ہے
اس لئے شریف خاندانوں کے نوجوان اس کی ملازمت میں داخل ہو رہے تھے حضرت صاحب بھی اپنے والد صاحب کے مشورہ سے سیالکوٹ بحصول ملازمت تشریف لے گئے‘‘
(سیرۃ مسیح موعود ص۱۳، روایت نمبر۴۹)
[3]؛ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت صاحب (مرزاقادیانی) تمہارے دادا کی پنشن (مبلغ سات صد روپے) وصول کرنے گئے
تو پیچھے پیچھے مرزا امام دین بھی چلا گیا

جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا
پھر جب سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو وہ آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا
حضرت صاحب اس شرم کے مارے گھر نہیں آئے بلکہ سیالکوٹ پہنچ کر ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ (پندرہ روپیہ ماہوار) پر ملازم ہوگئے"
(سیرۃ المہدی ج۱ ص۴۳، روایت نمبر۴۹)
یہ دونوں عبارتیں مرزامحمود خلیفہ قادیان کی تحریر کردہ ہیں
پہلی عبارت میں ہے گھر والوں کے طعن سے قادیان کو چھوڑ کر باہر چلے گئے اور سیالکوٹ میں ملازمت کر لی
دوسری عبارت میں ہے کہ والد صاحب کے مشورہ سے گئے
ان دونوں میں سچ کون سا ہے اور جھوٹ کون سا؟

تیسری عبارت مرزابشیر بحوالہ زوجہ مرزاقادیانی میں ہے کہ سات صدروپیہ پنشن کے اڑا کر کھا گئے مارے شرم کے قادیان آنے کی بجائے سیالکوٹ جاکر قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے!

ان تینوں باتوں میں سے کون سی بات سچی ہے؟
ہے کوئی قادیانی جو مرزاقادیانی کے باپ، مرزا کے دو بیٹوں، مرزا کی گھر والی کی ان باتوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے بتا سکے کہ ان تینوں باتوں میں سے کس بات میں کذب محض ہے اور کس کی بات سچی ہے؟

نیز نبی کی متوکلانہ زندگی ہوتی ہے اور امت کو توکل کی تعلیم دیتا ہے
تو پھر مرزاقادیانی تو نبی نہیں ہوسکتا؟
اگر نبی ہوتا تو سرکار انگریزی کا ملازم کیوں؟

جب کہ انگریز دشمنِ اسلام ہے اور یہ بھی نقاب کشائی کریں کہ کیا نبی پنشن وصول کر کے آوارہ گردی کرتا ہے؟

**باب نمبر 36:۔**
مرزا قادیانی کذاب نے لکھا کہ؛

''ازاں جملہ ایک بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے
جس کے بین الاذلاذنین
(دو کانوں کے درمیانی فاصلہ)
کا اندازہ ستر باع اور ریل گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ لازمی ہوتا ہے''
(ازالہ اوہام ص۷۳۰، خزائن ج۳ ص۴۹۳)
کانوں کے درمیان کا فاصلہ ستر باع (قریباً ۱۴۰ گز) ہوگا مرزاقادیانی کانوں کے درمیان کا فاصلہ سے مراد سر اور دم کی لمبائی لیتے ہیں!
ہے کوئی اس کا جواز؟

پھر گدھے کا رنگ سفید بیان کیاگیا گاڑیوں کی رنگت ہر جگہ سفید ہو تو یہ بھی فٹ نہیں آتا!

چلو فرض کیا، ایک کان سے مراد سر دوسرے کان سے مراد دم ریل دجال کا گدھا، رنگ سفید، چلو اس کو چھوڑ دیں دجال کی سواری ریل اس پر جو سوار ہوئے وہ کون؟
پھر مرزاقادیانی مر کر بھی دجال کے گدھے پر سوار ہوکر قادیان گیا
سواری دجال کی، سوار ہوئے مرزاقادیانی! رہ گئی مرزا قادیانی کے مثیلِ دجال بننے میں کوئی کسر؟

**باب نمبر 37:۔**
مرزا قادیانی جاہل نے
(اعجاز المسیح ٹائٹل، خزائن ج۱۸ ص۱)
میں لکھا؛
''وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوماً من شہر رمضان''
کہ یہ کتاب مطبع ضیاء الاسلام میں ماہ رمضان کے ستردنوں میں چھپی ہے''!

حالانکہ رمضان کے دن انیتس یا تیس ہوتے ہیں
ستر دن کبھی نہیں ہوسکتے!

ایسے جاہل کی فصاحت وبلاغت پر قادیانی کیا کہتے ہیں؟
جس شخص کی علمی سطح یہ ہو اسے جاہل نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے؟

## باب نمبر 38:۔

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی جب مرزا قادیانی دوغلے کے مرید تھے تب انہوں نے تفسیر لکھی تو مرزاقادیانی نے اس کی تعریف میں کہا؛
''ڈاکٹر صاحب (عبدالحکیم پٹیالوی) کی تفسیر القرآن بالقرآن ایک بے نظیر تفسیر ہے جس کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان بی۔اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا ہے
نہایت عمدہ شیریں بیان اس میں قرآنی نکات خوب بیان کئے گئے ہیں یہ تفسیر دلوں پر اثر کرنے والی ہے''
(اخبار بدر مورخہ ۹؍اکتوبر ۱۹۰۳)

یہی ڈاکٹر صاحب مرزا قادیانی دوغلے کے کرتوت دیکھ کر مرزا قادیانی سے باغی ہوگئے

مرزاقادیانی اور قادیانیت پر لعنتکعنت بھیج کر مسلمان ہوگئے تو اب اس تفسیر کے متعلق کہا
''ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا اگر تقویٰ صحیح ہوتا تو وہ کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا کیونکہ وہ اس کا اہل ہی نہیں تھا اس کی تفسیر میں ذرہ برابر روحانیت نہیں اور نہ ہی ظاہری علم کا حصہ''
(اخبار بدر مورخہ ۷؍جون ۱۹۰۶)

قادیانی حضرات! اس دو رُخے شخص کا رخ صحیح کردیں
کیا اب بھی مرزاقادیانی کے دجل وفریب میں کوئی شبہ ہے؟

علاوہ ازیں یہ بتائیں کہ جو شخص مرزاقادیانی کو مانتا ہو وہ صاحب علم بھی ہے اور تفسیر لکھنے کا اہل بھی، اور جو نہ مانے تو وہ بے علم ہے؟
تفسیر لکھنے کا اہل بھی نہیں اور اس میں تقویٰ بھی نہیں؟

کیا تقویٰ اور تفسیر لکھنے، اہل علم میں سے ہونے کے لئے معیار مرزاقادیانی ملعون ہے؟

میں تو سمجھا تھا کہ دور چار ہی ہوتے ہوں گے
پر ترے شہر کا تو ہر شخص ہی منافق نکل۔

## باب نمبر 39:۔

مرزا قادیانی کذاب نے تحریر کیا کہ؛
''تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیش گوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہوچکی ہیں''
(حقیقت المہدی ص۱۵، خزائن ج۱۴ ص۴۴۱)
نوٹ؛ یہ تحریر اس کی مورخہ ۲۱؍فروری ۱۸۹۹ء کی ہے

لیکن اس تحریر کے پونے تین سال بعد مورخہ ۵؍نومبر ۱۹۰۱ء کو تحریر کیا؛
''پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب اللہ کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں''
(ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ مورخہ ۲۱؍فروری ۱۸۹۹ء میں مرزاقادیانی کی تین ہزار پیش گوئیاں پوری ہوچکی تھیں
اس کے پونے تین سال بعد پوری شدہ پیش گوئیوں کی تعداد ڈیڑھ سو ہوگئی
یہ ترقی معکوس کے علاوہ مرزاقادیانی کے کذب پر کھلا نشان نہیں؟
کیا قادیانی مرید ان عبارتوں کے واضح تضاد وکذب بیانی سے مرزاقادیانی کے دامن کو بچا سکتے ہیں؟
اگر نہیں تو آؤ تائب ہوکر، دامنِ اسلام میں آجاؤ!

## باب نمبر 40:۔

مرزا قادیانی احمقوں کے فلاسفر نے لکھا ہے کہ؛
''نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے... بلندی پر... زندہ رہنا ممکن نہیں''
(ازالہ اوہام ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶)

اس حوالہ میں فلسفیوں کے فلسفہ کو بنیاد بنا کر سیدنا مسیح علیہ السلام کی وفات پر استدلال کر رہا ہے لیکن
(کشتی نوح ص۲۲، خزائن ج۱۹ ص۲۴)
میں لکھا؛
''تمہیں اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے''

اب قادیانی فرمائیں کہ مرزا قادیانی پہلے حوالہ میں فلسفیوں کے قول سے استدلال کر رہا ہے دوسرے میں فلسفیوں کی پیروی سے انکار کر رہا ہے

کیا مرزاقادیانی کی مثال اس عیار کی طرح نہیں؟ کہ مطلب کی بات جھوٹی گھڑے اور مطلب کے خلاف کی حقیقت کو بھی جھٹلادے؟

مرزاقادیانی کی اس دو رخی کا قادیانیوں کے پاس کوئی علاج ہے؟
اس موقعہ پر مرزا قادیانی کا یہ حوالہ بھی مدنظر رکھنا مفید ہوگا جو (ازالہ اوہام ص۸۶۲، خزائن ج۳ ص۵۷۲) میں ہے

''جھوٹے پر ہزار لعنت نہ سہی پانچ سو سہی''!

کوئی قادیانی فلاسفر ہے جو اس گتھی کو سلجھا سکے؟

## باب نمبر 41:۔

مرزاقادیانی ملعون تحریر کرتا ہے کہ؛
''تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں''
(تذکرۃ الشہادتین ص۶۲، خزائن ج۲۰ ص۶۴)

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا مسیح ابن مریم تک تمام انبیاءؑ علیہ السلام سے رحمت عالمﷺ کی بشارت دینے اور مدد کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے لیا

مرزاقادیانی اس اعزاز کو آنحضرتﷺ سے سلب کر کے اپنے لئے ثابت کر رہا ہے کیا ساری دنیا کے قادیانی مل کر

مرزاقادیانی کے اس دعویٰ کو سچا ثابت کر سکتے ہیں؟
نہیں اور ہر گز نہیں تو پھر مرزاقادیانی کے کذاب اعظم ہونے میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

## باب نمبر 42:۔

مرزاقادیانی ریاکار نے اپنے الہام اور ٹیکہ کا بیان کرتے ہوئے کہا کہ؛

''ہمیں تو اپنے الہام پر کامل یقین ہے کہ جب افسران گورنمنٹ ہمیں ٹیکہ لگانے آئیں گے تو ہم اپنا الہام ہی پیش کر دیں گے میرے نزدیک تو اس الہام کی موجودگی میں ٹیکہ لگانا گناہ ہے کیونکہ اس طرح تو ثابت ہوگا کہ ہمارا ایمان اور بھروسہ ٹیکہ پر ہے للہ تعالیٰ کے کرم اور وعدہ پر نہیں''
(ملفوظات مرزا حصہ چہارم، پنجم ص۲۵۶)

مرزاقادیانی کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ الہام حفاظت از طاعون کی موجودگی میں ٹیکہ وغیرہ دنیاوی اور مادی احتیاط سے کام لیں گے تو الہام الٰہی سے بے یقین ثابت ہوں گے
ناظرین مندرجہ عبارت کو ذہن نشین رکھئے اور صاحبزادہ مرزابشیر احمد ایم۔اے کا مندرجہ ذیل بیان پڑھئے کہ؛

''طاعون کے ایام میں حضرت مسیح موعود فینائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جاکر ڈالتے تھے
نیز گھر میں ایندھن کا بڑا ڈھیر لگوا کر آگ بھی جلوایا کرتے تھے تاکہ ضرر رساں جراثیم مر جاویں اور آپ نے بہت بڑی آہنی انگیٹھی بھی منگوائی ہوئی تھی جس میں کوئلے اور گندھک وغیرہ رکھ کر کمروں کے اندر جلایا جاتا تھا اور تمام دروازے بند کر دیئے جاتے تھے اس کی اتنی گرمی ہوتی تھی کہ جب انگیٹھی کے ٹھنڈا ہو جانے کے ایک عرصہ بعد کمرہ کھولا جاتا تھا تو کمرہ اندر بھٹی کی طرح تپتا ہوتا تھا''
(سیرۃ المہدی ج۲ ص۵۹، بروایت نمبر۳۷۹)

مزید پڑھیں؛
''حضور کو بٹیر کا گوشت بہت پسند تھا۔ مگر جب سے پنجاب میں طاعون کا زور ہوا بٹیر کھانا چھوڑ دیا بلکہ منع کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کے گوشت میں طاعونی مادہ ہوتا ہے'' (سیرت المہدی ج۲ ص۱۳۲، بروایت نمبر۴۴۴)

علاوہ ازیں؛

”وبائی ایام میں حضرت صاحب اتنی احتیاط فرماتے کہ اگر کسی خط کو جو وبا والے شہر سے آتا چھوتے تو ہاتھ ضرور دھو لیتے"
(الفضل قادیان مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ئ)

مرزائیو! اگر ٹیکہ لگانے سے الہام الٰہی پر ایمان نہیں رہتا تو یہ احتیاطیں کرنے والا کون ہوا؟ فرق صرف یہ ہے کہ ٹیکہ لگوانے سے خطرہ تھا کہ لوگ اعتراض کریں گے اور یہ احتیاطیں اندرون خانہ ہوتی تھیں
جہاں سب کے سب جی حضورئے ہوتے تھے کیا سچا انسان اسی شان کا مالک ہوتا ہے؟
اسی کو ریاکاری کہتے ہیں!

## باب نمبر 43:۔

انبیائے کرام علیہم السلام کو سب سے پہلے اپنے الہام پر ایمان ہوتا ہے۔
اور وہ ”بلغ ما انزل“ کے تحت مامور ہوتے ہیں کہ اللہ کا لہام بلاکم وکاست لوگوں تک پہنچا دیں،
خواہ انہیں اس جرم کی پاداش میں بھڑکتی ہوئی آگ یا تختہ دار سے ہمکنار ہونا پڑے!

مگر مرزا قادیانی کذاب اس مقام پر بھی بالکل فیل ہوا ہے

۱۸۶۰ء کے زمانہ میں ایک دفعہ اسے الہام ہوا تھا کہ سلطنت برطانیہ ۷،۸سال تک کمزور ہو جائے گی
الہام کے اصل الفاظ یہ تھے کہ؛ ”سلطنت برطانیہ تاہشت سال بعدازاں ایام ضعف واختلال“
ان کے کسی مرید نے یہ الہام مولانا محمد حسین بٹالوی کو بتادیا اور انہوں نے اپنے اخبار ”اشاعۃ السنہ“ میں شائع کر دیا

مرزاقادیانی کو فکر پڑ گئی کہ انگریز بہادر ناراض ہوکر خودکاشتہ پودا کی جڑ ہی نہ اکھڑوا دے
فوراً ایک رسالہ
”کشف الغطائ“
لکھ ڈالا جس کے ٹائٹل پر بحروف جلی لکھا کہ؛
”یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام سے باادب گذارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری وکرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سنا جائے“

پھر دوسرے صفحے پر الہامِ مذکورہ سے انکار کرتے ہوئے لکھا کہ؛
”میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے اپنی عاجزانہ عرض کو گورنمنٹ پر ظاہر کروں کہ مجھے اس شخص کے ان خلافِ واقعہ کلمات سے کس قدر صدمہ پہنچا ہے اور کیسے درد رساں زخم لگے ہیں، افسوس کہ اس شخص نے عمداً اور دانستہ گورنمنٹ کی خدمت میں میری نسبت نہایت ظلم سے بھرا ہوا جھوٹ بولا ہے اور میری تمام خدمات کو برباد کرنا چاہا ہے، خدا جھوٹے کو تباہ کرے“
یہاں نہ صرف مرزے ملعون نے اپنے سابقہ دعوے کی تردید کی بلکہ فرنگی کی خدمات کا اعتراف بھی کیا اور ان خدمات کی بربادی کا اظہار بھی کیا!

چونکہ مولانا بٹالوی کے پاس مرزاقادیانی کی کوئی تحریر متعلقہ الہام نہیں تھی اس لئے انہیں خاموش ہونا پڑا اور عرصہ ۲۵سال تک اس الہام پر انکار کا پردہ پڑا رہا!
مگر ”نہاں ماند کجا رازے کزد سازند محفلہا“ کہی ہوئی بات کو چھپانا ذرا مشکل ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہو ہی جایا کرتی ہے
مذکورہ الہام کے سلسلہ میں بھی ایسا ہی ہوا کہ مرزاقادیانی نے انکار کیا اور دعا کی کہ؛ ”جھوٹے کو خدا تباہ کرے۔“
مگر ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادہ مرزابشیر احمد ایم اے نے
(سیرۃ المہدی ج۱ ص۷۵، روایت نمبر۹۶)
میں تسلیم کر لیا کہ مرزا صاحب کو واقعی یہ الہام ہوا تھا

اب آپ یہ بتائیں کہ مرزاقادیانی کو کذاب نہ کہیں تو کیا کہیں؟

مرزائیو! یہ کیا بات ہے کہ باپ اپنے الہام سے منکر ہے اور صاحبزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ الہام واقعی ہوا تھا؟ دونوں میں سے جھوٹا کون ہے؟

## باب نمبر 44:۔

مرزا قادیانی جاہل نے لکھا ہے؛
”میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔ ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ صریح نقیض میں پڑا ہو اہے“
(ایام الصلح ص۴۲، خزائن ج۱۹ ص۲۷۲)

مزید مرزا قادیانی ملعون لکھتا ہے؛

”پرلے درجہ کا جاہل جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے“
(ست بچن ص۲۹، خزائن ج۱۰ ص۱۴۱)

مزید لکھا کہ؛
”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے“
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

قادیانی حضرات خود توجہ فرمائیں! کہ مرزاقادیانی اپنے الہامات میں صریح نقیض کا معترف ہے اور متناقض الکلام کو پرلے درجہ کا جاہل اور جھوٹا قرار دیتا ہے تو جاہل اور جھوٹے شخص کو اپنا مقتداء ماننا اور اسکی پیروی کرنا کیسا ہے؟

کیا جاہل اور کذاب کی پیروی کرنے والے دانشمند کہلائیں گے؟

## باب نمبر 45:۔

مرزا قادیانی کذاب نے اپنی کتاب (حقیقت الوحی ص۳۳۲، خزائن ج۲۲ ص۳۴۶) میں لکھا؛
”مورخہ ۵؍مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام پوچھا؟
اس نے کہا نام کچھ نہیں میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا
اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی“

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر نام کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے؟
اگر نام ٹیچی تھا تو یہ کیوں کہا کہ میرا نام کچھ نہیں؟
دو باتوں سے ایک بات ہی سچی ہوسکتی ہے دوسری جھوٹ!

تو قادیانی فرمائیں! کہ مرزا قادیانی کذاب کتنا مقدس نبی تھا جس کا فرشتہ بھی جھوٹ بولتا تھا؟
جھوٹوں پر اللہ کی لعنت!

## باب نمبر 46:۔

مرزا قادیانی مکار لکھتا ہے کہ؛
''میں انگریزی خواں نہیں ہوں اور اس زبان سے ناواقف ہوں''
(حقیقت الوحی ص۳۰۴، خزائن ج۲۲ ص۳۱۷)

مزید لکھتا ہے کہ؛
''اور یہ بات بالکل غیرمعقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو اور زبان میں ہو، جس کو وہ سمجھ نہیں سکتا! کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق ہے''
(چشمہ معرفت ص۲۰۹، خزائن ج۲۳ ص۲۱۸)

اس کے برعکس خود لکھا کہ؛ ''زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں
جیسے انگریزی، سنسکرت اور عبرانی وغیرہ''
(نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵)

انگریزی، عبرانی، سنسکرت کے الہامات کی توضیح وترجمہ کے لئے مرزاقادیانی اپنے مرید ''میرعباس علی شاہ'' سے مدد طلب کرتا تھا
(مکتوبات احمدیہ ج۱ ص۶۸)

اب مرزاقادیانی کی اس غیرمعقولیت وبیہودگی کے متعلق مریدانِ مرزا کیا ارشاد فرماتے ہیں؟
پھر خود مرزاقادیانی نے غیرزبانوں میں اپنے الہامات کو اپنے منجانب للہ ہونے کی دلیل قرار دیا
(نزول المسیح ص۵۷، خزائن ج۱۸ ص۴۳۵)
جو بیہودہ امر ہو وہ منجانب للہ ہونے کی کیا دلیل ہے؟

ہے کوئی قادیانیوں جو مرزے کے مکار کو سہارا دے سکے؟

## باب نمبر 47:۔

مرزاغلام احمد قادیانی ملعون نے اپنی کتاب
(ازالہ اوہام حصہ دوم ص۳۵۶، خزائن ج۳ ص۴۵۶)
میں لکھا ہے کہ؛

''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں، مؤمن لعان نہیں ہوتا''

دوسری جگہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب
(نور الحق ص۱۱۸تا۱۲۲، خزائن ج۸ ص۱۵۸تا۱۶۲)
میں نمبرشمار کر کے ایک ہزار مرتبہ صرف ''لفظ لعنت'' لکھا ہے
اب سوال یہ ہے کہ پہلے حوالہ کے مطابق ''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں اور مؤمن لعان نہیں ہوتا اور دوسرے حوالہ کے مطابق مرزا قادیانی ملعون نے ایک ہزار مرتبہ لعنت کی ہے تو کیا مرزائی تسلیم کریں گے کہ مرزاقادیانی جھوٹا اور کذاب تھا؟
صدیق اور راست باز نہ تھا؟

دوسرا یہ کہ مرزاقادیانی بقلم خود لعنت کرنے کی وجہ سے مؤمن نہ رہا؟

اب مرزے کذاب کو ملعون، خائن اور جھوٹا تسلیم کرلو یا پھر مزکورہ بالا اونٹ کو کسی کروٹ بیٹھا کر مرزے کے دونوں افعال صحیح ثابت کرو!

## باب نمبر 48:۔

مرز اغلام احمد قادیانی اپنی کتاب
(شہادۃ القرآن ص۲، خزائن ج۶ ص۳۹۶) میں لکھتا ہے؛
''مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے''
اب قادیانی بتائیں کہ وہ درندہ رہنا پسند کریں گے؟ یا مرزاغلام احمد قادیانی کو چھوڑ کر اشرف المخلوقات بننا پسند فرمائیں گے؟

نیز مرزا قادیانی نے اپنی جماعت کو بے تہذیب وغیرہ کہا ہے
کیا اب مرزائیوں میں تہذیب آچکی ہے؟
جب کہ مرزاقادیانی کی موجودگی میں نہیں تھی؟
اگر تمہیں کچھ تہذیب اور سمجھ ہے تو مرزاقادیانی کی جماعت کو کیوں نہیں چھوڑتے؟

وہ تمہیں بے تہذیب وغیرہ لکھے اور تم اسے نبی مانو؟

واقعی تمہاری حسِ محسوسات اور شعور ختم ہوچکا ہے!

**باب نمبر 49:۔**

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب
(ملفوظات ج۹ ص۱۷۰) میں لکھا ہے کہ;
''سوہمارے نزدیک سب سے اوّل قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی نسبت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے
کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی ہے''

سوال یہ ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی اپنی کتاب
(ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ص۲۰۷) میں لکھتا ہے کہ؛
''اس وحی الٰہی میں للہ نے میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی''
معلوم ہوا مرزاقادیانی مدعی نبوت ہے اور پھر ایک نبی کا یہ کہنا کہ قرآن وسنت کے بعد حنفی مذہب پر عمل کیا جائے
کیا اس سے غیرنبی کا نبی پر فائق ہونا لازم نہیں آتا؟
کیا مرزاقادیانی کا یہ کہنا نبوت کے منصب کی توہین نہیں؟
کیا کسی نبی کا امتی کی تقلید کرنا یہ نبی کی توہین نہیں؟

مزید یہ کہ مرزے ملعون نے قرانُ احادیث کی تائید اور فقہ حنفی کی تائید پر زور دیا ہے
کیا کوئی قادیانی قرانُ احادیث یا فقہ حنفی سے مرزے کی حمایت میں کوئی دلیل پیش کرسکتا ہے؟

**باب نمبر 50:۔**

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب
(ملفوظات ج۲ص۲۰۸)
میں لکھا ہے کہ؛
''لوگوں نے جو اپنے نام حنفی شافعی وغیرہ رکھے ہیں یہ سب بدعت ہیں''
اسکے باوجود اس نے اپنی کتاب
(ملفوظات ج۹ص۱۷۰)

میں لکھا ہے کہ؛
''میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جائے''

سوال یہ ہے کہ ایک جگہ مرزا قادیانی حنفی نام کو بدعت کہہ رہا ہے(حدیث کے مطابق بدعت گمراہی ہے) اور دوسری جگہ خود حنفی مذہب کی تائید کررہا ہے
اب سوال یہ ہے کہ کیا نبی بدعت کو ختم کرنے کے لئے آتے ہیں یا اپنے قول وعمل سے اس کی تائید کرتے ہیں؟

## باب نمبر 51:۔

مرزا قادیانی مکار لکھتا ہے کہ؛ ''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا''
(تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

پھر اس کے بعد مسلمانوں کو کافر کہنے والے با تقاضہِ شریعت مسلمان کیسے ہوئے؟
اس کذاب کے کذب کا اندازہ اسکے اسی عقیدے سے لگالیں

اگر سچا نبی ہوتا تو اسکا انکار سراسر کفر ہوتا ہے اور یہاں نبوت کا مدعی خود کہتا ہے کہ اس کے انکار سے کوئی کافر نہیں!

## باب نمبر 52:۔

مرزا قادیانی سلطان الجہلاء نے لکھا ہے کہ؛
''یہ اعتقاد بالکل مشرکانہ اور فاسد خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر ان کو سچ مچ کے جانور بنادیتا تھا بلکہ یہ صرف عمل الترب تھا''
(ازالہ اوہام ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے؛ ''انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ (آل عمران:۴۹)
کہ میں بنا دیتا ہوں تم کو گارے سے پرندہ کی شکل پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو ہو جاتا ہے وہ اڑتا جانور اللہ کے حکم سے!

اب سوال یہ ہے کہ بقول مرزا قادیانی جاہل اگر یہ عمل التراب ہے جسے وہ مسمریزم کہتا تھا تو کیا معاذاللہ، قرآن مجید میں للہ تعالیٰ مسمریزم کو اپنے نبی کا معجزہ قرار دے رہا ہے؟

پھر اگر قرآن مجید سچا ہے اور بیشک سچا ہے تو مسیح کا مٹی کے پرندے بنا کر پھونک مارنا اور ان کا اڑنے لگ جانا معجزہ ہے اس معجزہ کو مسمریزم کہنے والا کون ہے، مسلمان یا کافر؟

مرزا مزید قلمدرازی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ؛
''حضرت مسیح کے عمل مسمریزم سے وہ مردے زندہ ہوتے تھے''
(ازالہ اوہام ص۳۱۱، خزائن ج۳ ص۲۵۸)

حالانکہ قرآن مجید میں ہے؛
''واحی الموتی باذن اللہ (آل عمران:۴۹)'' {اور جلاتا ہوں مردے للہ کے حکم سے}

اس آیت میں مردوں کو باذن الٰہی زندہ کرنا مسیح علیہ السلام کا معجزہ قرار دیا گیا ہے

جب کہ مرزاقادیانی ملعون اسے مسمریزم قرار دیتا ہے
قادیانی حضرات فرمائیں، کہ کیا للہ تعالیٰ صحیح فرماتا ہے کہ مردے زندہ کرنا واقعی مسیح علیہ السلام کا معجزہ تھا یا مرزاقادیانی صحیح بکتا ہے کہ وہ مسمریزم تھا؟
اسکا جواب بھی قرانُ حدیث سے دیں عدم دلیل کی صورت میں تائب ہوکر دائرہ اسلام میں آجائیں!

## باب نمبر 53:۔

مرزا قادیانی گستاخ نے لکھا؛ ''اگر یہ عاجز (مرزا) اس عمل مسمریزم/عمل التراب کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سیے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم(علیہ السلام) سے کم نہ رہتا''
(ازالہ اوہام ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۸)

مرزاقادیانی نے پہلے حوالوں میں مسیح کے معجزات کو مسمریزم وعمل التراب کہا
اس حوالہ میں اس مسمریزم وعمل التراب کو مکروہ وقابل نفرت کہا
قادیانی حضرات فرمائیں؟ کہ کیا قابل نفرت اور مکروہ عمل للہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے ہاتھوں پر ظاہر کرتا تھا؟

پھر قرآن میں اسے اپنا انعام قرار دے کر اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ میں نے یہ انعام کیا، یہ انعام کیا، واہ! اگر وہ انعام الٰہی تھے تو قابل نفرت اور مکروہ نہیں!
اگر مکروہ ہیں تو انعام الٰہی نہیں؟
مرزائی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن پاک سچا ہے یا مرزا قادیانی؟
قیامت تک مرزے کو سچا ثابت نہیں کر سکتے!

## باب نمبر 54:۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے؛
"مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے"
(ازالہ اوہام ص۳۰۸، خزائن ج۳ ص۲۵۷)
گزشتہ باب میں ثابت ہوچکا کہ مرزا قادیانی نے عمل الترب یعنی مسمریزم کو مکروہ وقابل نفرت کہا، پھر اس حوالہ میں کہا کہ مسیح ابن مریم اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس عمل ومسمریزم میں کمال رکھتے تھے!

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ قابل نفرت ومکروہ اعمال کرنے کا اپنے نبیوں کو حکم دیتے تھے اور نبی ان قابل نفرت ومکروہ اعمال میں کمال حاصل کر لیتے تھے؟
کیا فرق رہ گیا کفارِ مکہ میں جو قران کو جادو کہتے تھے اور اس ملعون میں جو قران پر افتراء باندھتا ہے؟

تسلیم کرلو کہ سلطان الجہلاء مرزا ملعون کذاب اور بہتان تراش تھا آؤ مکمل ضابطہ حیات دینِ اسلام میں داخل ہوجاؤ ورنہ تمھاری داستاں بھی نہ رہیگی داستانوں میں!

## باب نمبر 55:۔

مرزا قادیانی گستاخ نے لکھا؛ "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں"
(کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

پھر اسی کذاب مرزا قادیانی نے لکھا؛
"عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں"
(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

قادیانی بتائیں؟ کہ خود مرزاقادیانی کو اعتراف ہے کہ نبیوں کی پیش گوئیاں نا ممکن ہے کہ ٹل جائیں، پھر دعویٰ کرتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں غلط نکلیں؟

کیا اس کا یہ مطلب ہے معاذاللہ، کہ مرزاقادیانی کے نزدیک سیدنا مسیح علیہ السلام للہ تعالیٰ کے سچے نبی نہ تھے؟
اگر سچا نبی مانتا ہے تو ان کی پیش گوئیاں جھوٹی نکلنے کا دعویٰ کس بنیاد پر کرگیا؟

## باب نمبر 56:۔

بقول مرزے ملعون کے؛
اسی مضمون کے لکھنے کے وقت خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ یلاشُ خدا کا ہی نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اسکو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا اس کے معنے میرے پر یہ کھولے گئے"
(روحانی خزائن جلد 17تحفہ گولڑویَّہ صفحہ 203)
اس میں منحوس نے خدا بھی لکھا اور یلاش بھی!

جبکہ اللہ ربّ العزت فرماتا ہے کہ؛
آپ کہہ دیں کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس سے بھی تم پکاروسب اسمائے حسنہ اُسی کے ہیں اورآپ اپنی صلاۃ میں آواز نہ بُلند کریں اور نہ ہی اسے آہستہ رکھیں بلکہ ان دونوں کے درمیان کاراستہ تلاش کریں!
سورۃ بنی اسرائیل
آیت 110
ہے کوئی فتنہ قادیانیت میں ایسا علم رکھنے والا جو قرانُ احادیث سے اللہ کا نام یلاش یا خدا ثابت کرسکے؟

قیامت تک نہ کرسکو گے سوائے تاویلیں دینے کے، لہذا اجے وقت ہے جے، اللہ کولوں معافی منگو تے انسان دے پُتر بنڑ کے دعوتِ اسلام قبول کرلو!

## باب نمبر 57:۔

اللہ کے حبیب آخری رسول ﷺ حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے؛
"منافق کی تین نشانیاں ہیں
(1) جب بات کرے تو جھوٹ بولے

(2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے
(3) جب معاہدہ کرے تو بدعہدی کرے‘‘
قادیان کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کذابوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا

مرزا قادیانی انتہائی بے باکی سے اللہ، رسولﷺ اور آسمانی کتابوں کے بارے میں بھی جھوٹ و غلط بیانی سے کام لیتا رہا!
پہلے جھوٹ نہ بولنے کے بارے میں اس کے ’’اقوال زریں‘‘دیکھتے ہیں اور بعدازاں اس کے ’’سفید جھوٹ‘‘ ملاحظہ کرتے ہیں
[1]؛ ’’جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘
(چشمۂ معرفت صفحہ 222 روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

[2]؛ ’’جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا، یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا‘‘
(انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43 از مرزا قادیانی)

[3]؛ ’’جھوٹ بولنے سے بدتر دُنیا میں اور کوئی برا کام نہیں‘‘
(حقیقتہ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459 از مرزا قادیانی)

[4]؛ ’’ایسا آدمی جو ہر روز اللہ پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ اللہ کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے
پھر کب ممکن ہے کہ اللہ اس کی حمایت کرے‘‘
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 126 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 292 از مرزا قادیانی)

[5]؛ ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں‘‘
(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

[6]؛ ’’وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں، وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں‘‘
(شحنۂ حق صفحہ 60 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 386 از مرزا قادیانی)

[7]؛ ’’فضولیاں اور جھوٹ بولنا مردار خواروں کا کام ہے"
(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 88 طبع جدید از مرزا قادیانی)

8؛ ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے''
(حقیقتہ الوحی صفحہ 206 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 215 از مرزا قادیانی)

مزکورہ بالا تحاریر کو دوبارہ پڑھ لیں تاکہ کسی قسم کا کوئی مغالطہ نہ رہے

آیئے، اب مرزا قادیانی کذاب کے ان ''فرمودات عالیہ'' کی روشنی میں دیکھتے ہیں کہ جھوٹ بولنے پر خود اس کا شمار کن لوگوں میں ہوتا ہے

انبیا گذشتہ کے کشوف:

1؛ ''انبیا گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا"
(اربعین نمبر 2 صفحہ 23 از مرزا قادیانی)

اولیائے گذشتہ کے کشوف؛
2؛ ''اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا"
(اربعین نمبر 2 صفحہ 29 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 371 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کے دور میں جب یہ کتاب شائع ہوئی تو یہاں لفظ ''انبیا'' تھا
بعدازاں قادیانی قیادت نے انبیا کی جگہ لفظ ''اولیاء'' کر دیا مزید براں یہ اولیائے کرام پر جھوٹ باندھا گیا ہے

چودھویں صدی کا مجدد:
3؛ ''احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا، اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا''
(براہین احمدیہ حصہ پنجم (ضمیمہ) صفحہ 188 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 359 از مرزا قادیانی)
''احادیث'' عربی میں جمع کثرت کا وزن ہے اور جمع کثرت کم از کم دس سے شروع ہوتی ہے اگر جمع قلت کا معنی بھی لیں تو کم از کم تین سے شروع ہوتی ہیں
لہٰذا مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق کم از کم تین احادیث ایسی ہونی چاہئیں حالانکہ تین احادیث تو کجا احادیث کے پورے ذخیرہ میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں پائی جاتی جس میں حضور اکرم ﷺ نے چودھویں صدی کا ذکر کیا ہو اور

کہا ہو کہ اس کے سر پر مسیح موعود ظاہر ہوگا
مرزا قادیانی، حضور نبی رحمت ﷺ پر یہ افترا باندھ کر آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکا ہے

ہے کوئی مرزے کا چشمُ چراغ جو ایک بھی حدیث دکھا دے؟
اگر نہیں تو مزکورہ بالا آٹھ حوالہ جات کی روشنی میں وہ سارے القابات مرزے کو دے کر آؤ اسلام قبول کرلو!!

## باب نمبر 58:۔

کذاب کا ایک اور باطل دعویٰ مرزا لکھتا ہے کہ؛

ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو ردر گوپال بھی کہتے ہیں (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ"
(حقیقت الوحی ص86 روحانی خزائن جلد 22 ص 521، 522)

اب قادیانی ثابت کریں کہ کرشن نامی کوئی پیغمبر گزرا ہے اگر گزرا ہے تو توریت، انجیل اور قران سے کوئی حوالہ؟
اگر ان کتب سے کوئی حوالہ نہیں تو کیا احادیث نبویہ سے ایک بھی دلیل پیش کرسکتے ہیں؟
اگر نہیں کرسکتے تو تسلیم کریں کہ مرزا کذاب تھا اور بقول مرزے کہ وہ آریوں کا پیشوا تھا!

## باب نمبر 59:۔

کذاب کا ایک اور کذب، مرزا لکھتا ہے کہ؛
"کتاب سوانح یوز آسف جس کی تالیف کو ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے، اس میں صاف لکھا ہے کہ ایک نبی یوز آسف کے نام سے مشہور تھا اور اس کی کتاب کا نام انجیل تھا" (تحفہ گولڑویہ صفحہ 14 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 100 از مرزا قادیانی)

قادیانی اس ٹائٹل کی کوئی کتاب دکھا دیں یا پھر تسلیم کریں کہ مرزا قادیانی نے اپنی طرف سے فرضی نام لکھ کر جھوٹ بولا ہے
کذاب کے کذب کو تسلیم کرکے تائب ہوجائیں یا پھر خود کو جماعتِ کاذبین لکھا، بولا اور سمجھا کریں!

لَّعۡنَةَ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ!

**باب نمبر 60:۔**

قادیانی، مرزا قادیانی کے جھوٹوں پر شرمندہ ہونے کے بجائے نہایت ڈھٹائی سے الٹا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر الزام لگا دیتے ہیں کہ انھوں نے بھی جھوٹ بولے تھے ۔

لہٰذا اگر مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے تو کوئی حرج نہیں ۔

قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی کی توہین ہے۔

قرآن مجید، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس بہتان سے پاک کر رہا ہے؛

انہ کان صدیقا نبیا (مریم:41)

کہ وہ مجسم سچائی تھا اور اللہ کا نبی!

سو، ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جسے قرآن نے صدیق (بہت زیادہ سچ بولنے والا) کہا ہے، اس کی زبان صداقت ہی کی ترجمان تھی

اس لیے مرزا قادیانی کو خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معاملہ پر قیاس کرنا ہرگز صحیح نہیں ہے۔

یاد رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جھوٹ کا الزام لگانے والے کو خود مرزا قادیانی نے خبیث، شیطان اور پلید کہا ہے

ملاحظہ فرمائیں؛

نبیوں کی توہین کرنے والا خبیث، شیطان اور پلید ہے

”حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا، یا حضرت مسیحؑ کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا یا حضرت ابراہیمؑ کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغگوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے“

(آئینہ کمالات اسلام ص 598 روحانی خزائن جلد 5 ص 598)

اب قادیانی کیا کہیں گے اس بارے؟

**باب نمبر61:۔**

مرزاقادیانی مغل تھا اس نے رجل فارس ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا
اب مشکل یہ تھی کہ مغل کبھی ''فارس النسل'' نہیں رہے تو مرزاقادیانی نے کہا؛
''میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں''
(تحفہ گولڑویہ ص۱۸، خزائن ج۱۷ ص۱۱۶)

اب سوال یہ ہے کہ مرزاقادیانی کے دعوے صحیح تھے یا غلط اس کو جانچنے کے لئے ضروری ہے دیکھیں کہ وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے یا نہیں!
شرائط میں سے یہ کہ رجل فارسی تب ثابت ہوتا کہ فارسی النسل ہوتا!
وہ ہے نہیں!
اس کے لئے ثبوت میں پیش کرتا ہے اپنا الہام جو سرے سے ہمارے نزدیک ناقابل تسلیم ہے

اس لئے مرزا فارسی النسل ہی نہیں تو ''رجل فارس'' کیسے؟

یا تو قادیانی مرزے کو فارسی النسل ثابت کریں یا پھر اسکے جھوٹ کو تسلیم کریں!
ویسے ہمارے یہاں پنجاب میں ذات بدلنا باپ بدلنے کے مترادف سمجھا جاتا ہے، لہذا سوچ سمجھ کر جواب دینا!

## باب نمبر 62:۔

مرزے ملعون کا مختصر تعارف!

مرزا کا نام غلام احمد والد کا نام غلام مرتضی
آبائی وطن؛ قصبہ قادیان
تحصیل بٹالہ
ضلع گورداس پور پنجاب ہے،
اس کی پیدائش ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ میں ہوئی
قرآن پاک فارسی اور عربی کی کتب مختلف اساتذہ سے پڑھیں، فن طبابت اپنے والد سے سیکھا

25/26/ سال کی عمر میں مرزا سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں ملازم تھا
یہاں کی ملازمت کے دوران مرزا نے یورپین مشنریوں اور انگریز افسران سے تعلقات بڑھانے شروع کیے اور مذہبی بحث کی آڑ میں عیسائی پادریوں سے خفیہ ملاقاتیں کیں اور انھیں حمایت و تعاون کا یقین دلایا

مرزا نے کچھ ہی دنوں بعد ملازمت ترک کرکے تصنیف و تالیف شروع کردی،
مرزا نے ۱۸۸۰ میں اپنے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا!
۱۸۸۲ میں مجدد ہونے کا!
۱۸۹۱ میں مسیح موعود ہونے کا!۱۸۹۸ میں مہدی ہونے کا
۱۸۹۹ میں ظلی بروزی نبی ہونے کا
۱۹۰۱ میں باقاعدہ نبوت کا دعویٰ کیا
مرزا کی تین بیویاں تھیں پہلی بیوی اوراس سے پیدا ہونے والے دونوں مرزا کے بیٹے مرزا کے بیہودہ دعووں سے بیزار تھے،

دوسری بیوی سے دس اولاد ہوئیں
مرزا ابتدائے عمر ہی سے مالیخولیا کے مریض تھے

مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ میں ہیضہ اور پیچش میں مبتلا ہوکر نہایت عبرت ناک موت مرگیا!
تفصیل کے لیے سیرۃ المہدی، روحانی خزائن، کتاب البریہ دیکھیں یا پھر رد قادیانیت کے زریں اصول کا مطالعہ کریں!

ہے کوئی قادیانی جو اس تعارف کا رد کرسکے؟

## باب نمبر 63:۔

پچاس سال قادیانیت کے غلیظ عقائد کا پیروکار رہنے والا شیخ راحیل نے مرزے منصور کو متعدد کھلے خط لکھے ہیں

شیخ راحیل کا دوسرا کھلا خط ملاحظہ فرمائیں؛
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نُصَلِّی علی رسُولِہِ الکریم
مرزا مسرور کے نام دوسرا کھلا خط!
منجانب؛ شیخ راحیل احمد
سابق احمدی، سکنہ ربوہ (حال مقیم) جرمنی
بنام؛ مرزا مسرور احمد
واحباب جماعت احمدیہ

خاکسار آپ میں سے بہت سوں کی طرح احمدی ماں باپ کے گھر میں پیدا ہوا، ربوہ میں پلا بڑھا، اور آپ ہی کی طرح کچھ عرصہ قبل تک اندھے یقین اور جماعت کے بزرجمہروں کے پھیلائے ہوئے پروپیگنڈہ کا شکار ہوکر مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی موعود، مسیح موعود اور نبی خیال کرتا تھا۔

مگر اچانک ایک واقعہ نے مجھے توجہ دلائی اور میں نے مرزا غلام احمد صاحب کی کتب اور سیرت کا مطالعہ غیر جانبدار ہوکر کیا تو مرزا صاحب کے دعویٰ جات صرف اور صرف تضادات کا شاہکار نظر آئے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے خود لکھا ہے کہ ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم، ر. خ، ج:۲۱، ص:۲۷۵)

اور انہی تضادات سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جناب مرزا صاحب کے دعویٰ جات نہ صرف بے بنیاد ہیں بلکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ان کے مقام نبوت پر حملہ ہیں چونکہ میری عمرکا ایک بڑا حصہ آپ لوگوں میں گزرا ہے اس لئے قدرتی طور پر میں آپ کیلئے ایک للّٰہی لگاؤ محسوس کرتا ہوں اور اسی وجہ سے یہ چند سطور آپ کی خدمت میں پیش ہیں۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ انہیں پڑھئے اور ایک بار غور ضرور کیجئے۔

جناب مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ براہین احمدیہ میں ہی خدا نے ان کا نام نبی اور رسول رکھا ہے، فرماتے ہیں: ''کہ خدا تعالیٰ کی وہ جو پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں ..... اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کرکے پکاراگیا ہے''۔ (ایک غلطی کا ازالہ، ر۔خ، ج:۱۸/۲۰۶)

آیئے قرآن کریم، احادیث اور مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے جائزہ لیں کہ مرزا صاحب کا مقام کیا ہے؟ اور وہ اپنی تحریروں کے آئینے میں کیا ہیں؟

قرآن کریم میں واضح طورپر لکھا ہے: ''نہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النّبیین ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔ الاحزاب:۴۱ (یہ ترجمہ تفسیر صغیر سے لیاگیا ہے جو جماعت احمدیہ نے شائع کیا ہے)

جب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ نے بڑی وضاحت اور مثال دے کر بتادیا کہ جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی مرد کے باپ نہیں، اسی طرح وہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ تو آیئے دیکھیں کہ حدیث ان معنوں کی تصدیق کرتی ہے یا نہیں۔ اس سلسلے میں تین مختلف ادوار کی احادیث پیش خدمت ہیں:

(1) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور آراستہ و پیراستہ بنایا، مگر ایک زاویئے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے ارد گرد گھومتے اوراسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگادی گئی''؟ حضور پاک صلی

اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا (قصر نبوت کی) یہ اینٹ میں ہوں، میں نے اس خالی جگہ کو پر کردیا، قصر نبوت مجھ سے ہی مکمل ہوا اور میرے ساتھ ہی انبیاء کا سلسلہ ختم کردیاگیا۔ (بخاری، مسند احمد، نسائی، ترمذی، ابن عساکر) اس کا مطلب ہے وہ ایک اینٹ جو رکھ دی گئی اس میں اب کوئی اینٹ نہ لگے گی اور نہ نکلے گی۔

(2) حجۃ الوداع کے اہم ترین موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''لوگو! حقیقت یہ ہے کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی امت! تو تم اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ بخوشی ادا کرو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، تم اپنے مالک وآقا کی جنت میں داخل ہوسکو گے۔ (کنزل اعمال، علی حامش، مسند احمد صفحہ ۲۹۱)
اب آپ دیکھیں کہ یہ حدیث انتہائی وضاحت سے بتارہی ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا نہ ہونے پر ایمان پہلی شرط ہے اور اس کے بعد دوسری باتوں پر یعنی پنج ارکان اسلام پر ایمان ضروری ہے۔ یہ اعلان اس وقت کے مسلمانوں کے سب سے بڑے اجتماع میں کیا تھا۔

(3) اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرض وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں، عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ایسا دکھائی دیتا تھا کہ حضور ہمیں الوداعی خطاب فرمارہے ہیں، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ''میں اُمی نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں جب تک میں تم میں موجود ہوں، میری بات سنو اور اطاعت کرو اور مجھے دنیا سے لے جایا جائے تو کتاب اللہ کو تھام لو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔ (رواہ احمد)

یعنی وقت وصال کے وقت بھی یہی تاکید تھی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اوپر دیئے گئے حوالوں سے ایک بات واضح ہوجاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا

لیکن کیا اوپر دیئے گئے حوالوں کی کوئی تاویل ہوسکتی ہے؟ قبل اس کے ہم ختم نبوت کے موضوع پر مرزا صاحب کے ارشادات پیش کریں مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے بارے میں اور ان کی کتاب براہین احمدیہ کے بارے میں اور مجدد کے متعلق کچھ ان کے اپنے ارشادات بیان کردیں، کیونکہ یہ ارشادات آپ کو ممکن ہے کہ میرا مافی الضمیر سمجھنے میں مدد کریں

براہین احمدیہ: مرزا صاحب نے سب سے پہلی کتاب براہین احمدیہ لکھی، براہین احمدیہ کی پہلی چار جلدیں ۱۸۸۴/ میں شائع ہوئیں، اور پانچویں جلد ۲۳ سال کے بعد شائع ہوئی اور اس کتاب کے بارے میں ان کے یہ دعویٰ جات ہیں (

دعوے تو بہت ہیں صرف چند کا ذکر کررہا ہوں)

(۱) ''اس عاجز نے ایک کتاب .... ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے۔'' (اشتہار اپریل ۱۸۷۹/، تبلیغ رسالت حصہ اول صفحہ۸)۔ (۲) ''اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے مشابہ ہیں.... اگراس اشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اتمام حجت ہے۔'' (بحوالہ اشتہار نمبر ۱۱، مجموعہ اشتہارات جلد ۱، ص: ۲۳ تا ۳۵) (۳) ''اس پراگندہ وقت میں وہی مناظرہ کی کتاب روحانی جمعیت بخش سکتی ہے کہ جو بذریعہ تحقیق عمیق کے اصل ماہیت کے باریک دقیقہ کی تہہ کو کھولتی ہو۔'' (بحوالہ اشتہار نمبر۱۶، مجموعہ اشتہارات، ج:۱، ص: ۴۳) (۴)
سو اب اس کتاب کا متولی اور متہم ظاہراً و باطناً حضرت رب العالمین ہے۔'' (اشتہار نمبر۱۸، مجموعہ اشتہارات، ج:۱، ص: ۵۶)

مجدد کی تعریف میں مرزا صاحب فرماتے ہیں: جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخواں فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں
خدا تعالیٰ انہیں تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں .... اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلی انکے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار و کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کلی مصفا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے۔ (فتح اسلام حاشیہ، روحانی خزائن، ج:۳، ص: ۷)

اپنی ذات کے بارے میں معصوم عن الخطا ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(۱)''اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھی باقی نہیں رہنے دیتا۔ اور مجھے ہر ایک غلط بات سے محفوظ رکھتا ہے۔''
(نورالحق حصہ دوم، ر۔خ، ج:۸، ص:۲۷۲) (۲) ''میں نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ خدا کے امر سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا'' (مواہب الرحمن، ر۔خ، ج:۱۹، ص: ۲۲۱)

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب آیت خاتم النّبیین کی کیا تفسیر کرتے ہیں، مرزاصاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:

(۱) ''یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے، مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں

کا۔ دوسری جگہ ''سورہ الاحزاب کی آیت ۴۱ (مندرجہ بالا) کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (۲) کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لانبی بعدی سے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو بالبداہت باطل ہے
جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا'' (حمامۃ البشریٰ، ر۔خ، ج:۷، ص: ۲۰۰ و ۲۰۱) (۳)
''قرآن کریم بعد خاتم النّبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا، خواہ وہ نیارسول ہو یا پرانا ہو۔'' (ازالہ اوہام، ر۔خ، ج:۳، ص:۵۱۱) (۴)
حسب تصریح قرآن کریم، رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرائیل کے ذریعہ حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے، کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی؟ (ازالہ اوہام، ر۔خ، ج:۳، ص: ۳۸۷)

ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ وہ مجدد ہیں اور قرآن انکو خدا نے سکھایا ہے اور ہر قسم کے دلائل سے، تحقیق سے اثبات صداقت اسلام پیش کرنے کے دعوے دار ہیں اور کوئی لفظ خدا کی مرضی کے بغیر نہیں نکالتے، اور تجدید دین کیلئے خدا ان کو ایک لمحہ بھی غلطی پر نہیں رہنے دیتا، اس حیثیت میں وہ ختم نبوت کا انہی معنوں میں اقرار کررہے ہیں جن معنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ اور ائمہ دین و مسلمان تیرہ صدیوں سے ایمان رکھتے تھے۔ اور اس کے علاوہ کسی بھی دوسرے قسم کے معنی کو کفر قرار دے رہے ہیں، مرزا صاحب کے بیٹے خلیفہ ثانی بھی ہمارے اس یقین کی تصدیق کرتے ہیں، فرماتے ہیں ''الغرض حقیقۃ الوحی کے حوالہ نے واضح کردیا کہ نبوت اور حیات مسیح کے متعلق آپ کا (مرزا غلام احمد صاحب۔ ناقل) عقیدہ پہلے عام مسلمانوں کی طرح تھا مگر پھر دونوں میں تبدیلی فرمائی'' (بحوالہ الفضل، ۶/ستمبر۱۹۴۱ء، خطبہ جمعہ کالم۳)۔

اب ہوتا کیا ہے کہ کچھ علمائے حق نے اللہ کی دی ہوئی فراست سے اندازہ لگالیا کہ ان صاحب کا ارادہ نبی بننے کا ہے اور انھوں نے جب اعتراض اٹھائے تو مرزا صاحب کے جوابات ملاحظہ ہوں۔ ''ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔'' (اشتہار، مجموعہ اشتہارات، ج:۲، ص: ۲۹۷ و ۲۹۸) اس طرح وقتی طور پر مخالفت کو کم کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، لیکن علمائے حق کے خدشات صحیح نکلتے ہیں کہ ان صاحب (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) کا مالیخولیا ومراق جیسے جیسے ترقی کرے گا، اسی طرح ان کے دعویٰ جات بھی بڑھیں گے
مرزا صاحب کو مراق تھا یا نہیں؟ میرے خیال میں یہ حوالہ کافی ہے! ''ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے

تھے

(سیرت المہدی حصہ دوئم، ص: ۵۵، از مرزا بشیر احمد ایم اے) اور مراق کیا چیز ہے یہ حوالہ میرے خیال میں کافی رہے گا: ''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تواس کے دعویٰ کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔'' (مضمون ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیانی، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، ص:۶ و۷، بابت ماہ اگست ۱۹۲۶/، بحوالہ قادیانی مذہب صفحہ ۱۴۵) اب دیکھئے کہ مرزا صاحب کس طرح اپنے دعووں میں آگے بڑھتے بڑھتے نہ صرف رسول کریم کے مقام تک پہنچتے ہیں (نعوذ باللہ) بلکہ ان کو پرے ہٹانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں

(۱) ''میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ نبی بھی ہوجائے .... اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں''۔ (جنگ مقدس، ر۔خ، ج:۶، ص: ۱۵۶)

(۲) ''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانے میں براہ رست نبیوں کو ملی ہے، لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔'' (حقیقۃ الوحی حاشیہ ر۔خ، ج:۲۲، ص: ۱۵۴)

(۳) ''یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا اس میں اس بندہ کی نسبت نبی اور رسول اور مرسل کے لفظ بکثرت موجود ہیں سو یہ حقیقی معنوں پر محمول نہیں .... مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا رسول کے لفظ سے یاد کرے'' (سراج منیر، ر۔خ، ج:۱۲، ص:۵) اب جب ہر طرف سے شور اٹھا تو کیا وضاحت پیش کی جارہی ہے۔

(۴) ''نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیاگیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے۔'' (ازالہ اوہام، ر۔خ، ج:۳، ص:۳۲۰)

(۵) محدث جو مرسلین میں سے امتی بھی ہوتاہے اور ناقص طور پر نبی بھی .... وہ اگرچہ کامل طور پر امتی ہے مگر ایک وجہ سے نبی بھی ہوتا ہے اور محدث کے لئے ضرور ہے کہ وہ کسی نبی کا مثیل ہو اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی نام پاوے جو اس نبی کا نام ہے۔'' (ازالہ اوہام، ر۔خ، ج:۳، ص: ۴۰۷)

(۶) ''یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے ..... اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اوراس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔'' (توضیح مرام، ر۔خ، ج:۳، ص:۶۰)

(۷) مسیح موعود جو آنے والا ہے، اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا، یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں .... سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے۔'' (ازالہ اوہام، ر۔خ، ج:۳، ص: ۴۷۸)

اب ہوتا کیا ہے ان بے سروپا دعووں کی وجہ سے مخالفت بے انتہا بڑھ جاتی ہے، اس کو وقتی طور پر ٹھنڈا کرنے کیلئے، ۲/اکتوبر ۱۸۹۱/ کو ایک عاجز مسافر کا اشتہار کے نام سے ایک اشتہار شائع کرتے ہیں۔

(۸) ''میں نہ نبوت کا مدعی ہوں۔ اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنّت والجماعت کا عقیدہ ہے، ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اورحدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:۱، ص: ۲۳۰) اس کے بعد ۳/ فروری ۱۸۹۲/ کو علمائے کرام سے بحث کے دوران گواہان کے دستخطوں سے تحریری راضی نامہ کرتے ہیں، اس میں لکھتے ہیں

(۹) ''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ ''فتح اسلام'' و ''توضیح المرام'' و ''ازالہ اوہام'' میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے، یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حاشا و کلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں .... سو دوسرا پیرایہ، یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کالفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اوراس کو یعنی لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:۱، ص: ۳۱۲و ۳۱۳) اسی طرح کبھی اقرار، کبھی انکار، کبھی تاویلات کے ذریعہ قدم آگے بڑھاتے بڑھاتے آخر اس دعوے پر آپہنچے کہ

(۱۰) ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (رافع البلا، ر۔خ، ج:۱۸، ص: ۲۳۱)

(۱۱) ''تو بھی ایک رسول ہے جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا'' ملفوظات، ج:۸، ص: ۴۲۴) لیکن مرزا غلام احمد صاحب کی نبی و رسول بننے کے بعد بھی تشفی نہیں ہوتی بلکہ اب اپنے تاج نبوت پر مزید میناکاری کرتے ہوئے صاحب الشریعت بن جاتے ہیں۔

(۱۲) شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی روسے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین۴، ر۔خ، ج:۱۷، ص: ۴۳۵) لیکن ابھی بھی ان کا مالیخولیا مرزا صاحب کو چین نہیں لینے دیتا، کہ ابھی جہاں اور بھی ہیں کہ مصداق اب مزید آگے بڑھنے کیلئے کس ہوشیاری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے مقام سے ہٹاکر خود بیٹھنے کی تیاری ہے۔

(۱۳) ''اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں، یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہوچکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔'' (اربعین ۴، ر۔خ، ج:۱۷، ص: ۴۴۵ و ۴۴۶) اب ہوتا کیا ہے کہ بندہ سوچتا ہے کہ شاید بزعم خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تو لے ہی چکے ہیں، نعوذ باللہ۔ اب تو مرزا صاحب یہاں رک جائیں گے، مگر وہ مالیخولیا اور مراق ہی کیا جو رکنے دے۔ اب رسول کریم سے اپنا مقام کیسے بڑھایا جاتا ہے؟ فرماتے ہیں

(۱۴) ''آسمان سے بہت سے تخت اترے پر میرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔'' (تذکرہ صفحہ ۶۳۸) لیکن کیا یہاں بھی قیام کرتے ہیں یا نہیں؟ نہیں جناب ابھی ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں، فرماتے ہیں۔
(۱۵) ''اسمع ولدی، اے میرے بیٹے سن'' (البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۹) لیکن وہ اولوالعزمی ہی کیا ہوئی جو کہیں چین لینے دے، اسی طرح بغیر پلٹ کر دیکھے منازل طے کرتے فرماتے ہیں۔
(۱۶) میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں .... سو میں نے پہلے توآسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ (کتاب البریہ، ر۔خ، ج:۱۳، ص: ۱۰۳ تا ۱۰۵) افسوس اس سے آگے منزلیں ناپید ہوگئیں ورنہ تفنن طبع کو اور بھی کچھ ملتا۔ جب اب آپ دیکھیں اور غور کریں کہ ایک شخص جو مجدد، ملہم اور معمور ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے قسم کھاتا ہے اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہے، شیطانی الہامات کی زد میں آکر نہ صرف نبوت بلکہ خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے نہ صرف اپنی بلکہ کئی نسلوں کی عاقبت خراب کرتا ہے، میرے ان سوالوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں:-
(۱) کیا اللہ سے الہام پانے والے کے کلام میں تضاد ہوتا ہے؟
(۲) کیا ایک مدد روح القدس سے مصفا ہونے اور معصوم عن الخطاء ہونے کے بعد اسی طرح پینترے بدلتا ہے جس طرح مرزا صاحب نے بدلے ہیں؟
(۳) کیا مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت نہیں ہوتا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اسلامی عقائد کو رگیدتے ہوئے ایک ایسی نبوت کا اعلان کیا ہے جس کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں؟
(۴) کیا اس طرح وہ تیس جھوٹے مدعی نبوت پیدا ہونگے والی حدیث کی زد میں نہیں آگئے؟
(۵) کیا آپ مرزا صاحب کی نبوت پر ایمان لاکر، دین اسلام، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تو نہیں چل رہے؟

میرے احمدی دوستو! آخر آپ کو کس چیز کی مجبوری ہے جو ایک نبوت کے اگر جھوٹے نہیں تو کم از کم غلطی خوردہ شخص کے پیچھے لگ کر اس دنیامیں اپنی برادریوں، رشتہ داروں سے کٹ گئے ہو، بجائے خدا کی رضا کے عہدیداروں اور ایک خاندان کی رضا اور خواہش کو ماننے پر مجبور ہو۔ اس خاندان نے خدا کے نام پر تم سے تمہارا ایمان، خاندان، اولاد، عزت و آبرو، وقت، مال، جائداد، غرضیکہ ہر چیز پر قبضہ کرکے تمہیں مزارعوں کی حیثیت دے دی ہے۔ جس خاندان کی حالت بقول مرزا غلام احمد صاحب کے ایک کمتر درجے کے زمینداروں جیسی ہوگئی تھی اور جس کی جائداد پر قرضہ تھا، آج وہ خاندان تمہارے چندوں کی بنیاد پر ارب پتی بن گیا ہے، لیکن تمہارے پاس کیا ہے؟
سب سے بڑھ کر نہ صرف اپنی عاقبت گنوائی بلکہ اپنا نام دشمنان رسول میں لکھوالیا۔ اللہ کے لئے مرزا غلام احمد کی کتابیں غور سے پڑھو اور جماعت کے پروپیگنڈہ سے آزاد ہوکر پڑھو تو تمہیں سوائے تعلیوں کے اور ہر پیشینگوئی کی تاویلوں کے اور گالیوں کے کچھ نہیں ملے گا، یا پھر مسیح کی خوشامد دجال کے دربار میں نظر آئے گی!
سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد صاحب کو پڑھو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو بیعت لیتے وقت بھی کسی عورت کے ہاتھ چھوجانے سے بھی سختی سے پرہیز فرماتے تھے اور یہ (نعوذ باللہ)

بزعم خود محمد ثانی پوری پوری رات ناکتخدا لڑکیوں سے اور نامحرم عورتوں سے جسم دبواتا تھا اور خدمت کراتا تھا۔
رسول کریم حسن صفائی کا نمونہ تھے اور یہ صاحب سلوٹوں بھرے کپڑے و پگڑی، واسکٹ کے بٹن کوٹ کے کاج میں، کوٹ کے بٹن کو قمیص کے کاجوں میں اور قمیص کے بٹن کہیں اور اٹکے ہوئے، واسکٹ اور کوٹ پر تیل کے داغ، اور جرابیں اس طرح پہنی ہوئی کہ ایڑی اوپر اور پنجہ آگے سے لٹکا ہوا، جوتے کا بایا پاؤں دائیں میں اور دایاں پاؤں بائیں میں، ایڑی بٹھائی ہوئی اور جب چلے تو ٹھپ ٹھپ کی آواز آئے، وٹوانی کی مٹی کے ڈھیلے اور گڑ کی ڈلیاں ایک ہی جیب میں۔ (مزید تفصیل کیلئے سیرت مہدی مصنفہ مرزا بشیر احمد جلد اول، دیکھئے)
اپنے ایمان سے کہو کہ کیا نبی کا حلیہ ایسا ہی ہوتا ہے؟ ایسا تو ایک نارمل انسان کا بھی حلیہ نہیں ہوتا! اس حلیہ اور جھوٹی قسموں کے بل پر یہ دعویٰ کہ سب رسول میرے کرتے میں ہیں! سوچو کس کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔
یہ ایک نیا مذہب ہے جو اسلام پر ڈاکہ مار کر اسلام کے لباس میں پیش کیا جارہا ہے۔
اپنے ایمان سے کہو کہ جتنی بیعتوں کے دعوے ہر سال تمہارے خلیفہ صاحب کرتے ہیں اس کا ہزارواں حصہ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا؟
ہر احمدی یہی سوچ رہا ہے کہ ہمارے شہر میں نہیں لیکن دوسرے شہر میں بڑی بیعتیں ہوئی ہیں ہمارے ملک میں تو نہیں مگر دوسرے ملک میں ہوئی ہیں، جہاں تک تم سے ممکن ہے جائزہ تو لو، اپنے شہر میں دیکھو، دوسرے شہروں و ملکوں میں اپنے سنجیدہ رشتہ داروں سے پوچھو تو ہر کوئی دوسرے شہر کی بات کرے گا، اور یہی کہے گا ''نہیں یا تمہاری طرف اور دوسرے شہروں میں بڑا کام ہورہا ہے لیکن ہمارے شہر میں لوگ سست ہیں۔''
حیران نہ ہوں! جس جماعت کی بنیاد جھوٹے الہامات، جھوٹی قسموں، جھوٹی پیشینگوئیں اور مال و زر کی خواہش پر رکھی گئی ہو اس میں ایسے ہی کاغذی کام، پروپیگنڈہ کیلئے ہوتے ہیں! یک طرفہ پروپیگنڈے سے جان چھڑاؤ اور اپنی اوراپنے خاندانوں کی عاقبت خراب ہونے سے بچاؤ!

میں اپنی اپیل اس بات پر ختم کرتاہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے بھی حق کو پہچاننے اور سمجھنے کی توفیق دے اور جعلی مدعیان نبوت سے بچائے اور آپ کا اور میرا خاتمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص اور اصلی دین پر ہو نہ کہ انگریزوں کے پٹھو کے دین پر یا کسی اور، راہ گم کردہ کی پیروی میں! آمین ثم آمین

آپ کا مخلص
راحیل احمد (سابق قادیانی)

حوالہ؛ ماہنامہ دارالعلوم ، شمارہ5، جلد: 89 ، ربیع الاول ، ربیع الثانی1426ہجری مطابق مئی 2005ء

**قادیانیوں سے گزارش ہے کہ اس خط کو باربار پڑھ کر سوچیں اور تائب ہوجائیں۔**

*وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ*

ختم شد۔۔۔